میوقوم کا واحد نمائندہ ترجمان

بانی: شہید اجمل خاں میو

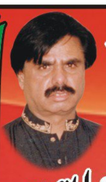

ماہنامہ

صدائے میو

لاہور پاکستان

جولائی 2025

چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو 300-2481227

جلد نمبر 15 | سالانہ ممبر شپ :/1000 لائف ٹائم :/10000 خصوصی ممبر سالانہ /10000 | شمارہ نمبر 2

E-Mail:sada.e.mayo@gmail.com..Page FB:Sada-e-Meo News

پاکستان میں پہلی بار لوک ورثہ میوزیم اسلام آباد میں میواتی کلچر کے ڈسپلے کیلئے میواتی کلچر ڈائیوراما کی منظوری

صدائے میو فورم کا تین روزہ تربیتی کنونشن 11 تا 13 جولائی مری میں منعقد ہوگا

شجاع آباد میں بُنیانٌ مرصُوص آپریشن کی تاریخی کامیابی پر عظیم الشان جشن فتح پاکستان

پاکستان صدائے میو فورم شجاع آباد کی تقریب میں علاقہ کی معروف سیاسی و سماجی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں معززین برادری کی شرکت

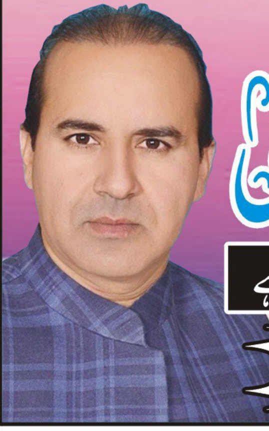

یہ تلخ حقیقت ہے کہ ہماری قوم نے آج تک اپنی

تاریخ کو سنجیدگی سے سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی!

میو اتحاد اور برادری کی دیگر تنظیموں میں زمین آسمان کا فرق ہے میو قوم میں شعور کا سارا کریڈیٹ اجمل خاں کو جاتا ہے

نامور ادیب و مؤرخ **سردار عظیم اللہ خاں میو** کا خصوصی انٹرویو

پنجاب میں میو ایمپلائز ڈیٹا شماری مہم کا آغاز

THE COUNTRY
REAL ESTATE AND BUILDERS

پرکشش اور منافع بخش ہاؤسنگ سوسائٹیز میں رہائشی و کمرشل پلاٹس کی خرید و فروخت کا

بااعتماد نام

کنٹری رئیل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز

جاوید اقبال
0321-3330433

چوہدری اشرف خاں میو CEO
0300-7535661 0345-9005678

B-36 مین بلیووارڈ سنٹرل پارک مین فیروزپور روڈ لاہور

سب سے اعلیٰ معیار

پہلے آئیں پہلے پائیں

BARKAT-PALACE

بکنگ جاری ہے

خوشخبری

علاقہ بھر میں تمام سہولیات سے آراستہ شاندار مارکی اینڈ شادی ہال

لگژری سٹائل

برکت پیلس

ایونٹ کمپلیکس

ڈائریکٹر برکت علی میو

مکمل صوفہ سیٹ

مکمل ایئرکنڈیشن

چوہدری سرور شاہین
0333-4426402
0300-0074172

چوہدری بابر محمود
0333-4426403
0321-4426403

ایڈریس

نصف کلومیٹر مین کوٹ رادھا کشن روڈ رائیونڈ

ZOOM

معیار اور مقدار
100%

نزد للیانی ٹول پلازہ فیروزپور روڈ مصطفےٰ آباد

حاجی نیاز اینڈ جاوید پٹرولیم

حاجی جاوید میو
0300-8463843

حاجی نیاز احمد باگھوڑیا
(شیرا پوتا) 0300-8463844

بزمِ روشنی

فرمان الٰہی

غفلت میں ڈوبے لوگ!

جنوں اور انسانوں میں بہت سے ایسے بھی ہیں جن کو ہم نے صرف جہنم ہی کیلئے پیدا کیا ہے کیونکہ ان کے پاس دل ہیں مگر سمجھتے ہی نہیں، اُن کے پاس آنکھیں ہیں مگر دیکھتے ہی نہیں، اُن کے پاس کان ہیں مگر سنتے ہی نہیں اُن کی مثال جانوروں کی سی ہے بلکہ وہ اُن سے بھی زیادہ بر تر ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو غفلت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔〈سورۃ الاعراف آیت 179〉

...کیا ہم جانتے ہیں لعنت کبھی ضائع نہیں جاتی...

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:۔ ''جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص یا چیز پر لعنت بھیجتا ہے تو یہ آسمان پر جاتی ہے، آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر یہ زمین پر آتی ہے تو زمین کے دروازے بھی بند ہو جاتے ہیں پھر یہ دائیں بائیں جاتی ہے اگر اُسے کوئی راستہ نہ ملے تو یہ اس پر پڑ جاتی ہے جس پر بھیجی گئی ہو اور اگر وہ لعنت کا مستحق نہ ہو تو یہ واپس اُسی کی طرف پلٹ آتی ہے جس نے لعنت بھیجی ہوتی ہے''

(ابوداؤد)

ترمذی شریف کی حدیث ہے کہ ''مسلمان نہ لعن طعن کرتا ہے اور نہ ہی نازیبا بولتا اور گالی بھی نہیں دیتا''، ہم دن میں کتنی دفعہ ایک دوسرے پر لعنت بھیجتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں۔ کیا ہم مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں؟۔

فرمان نبویؐ

خودکشی کی سزا؟

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص خود کو نیزہ مار کر ہلاک کرتا ہے وہ جہنم میں بھی خود کو نیزہ مارتا رہے گا اور جو خود کو گرا کر ہلاک کرتا ہے وہ جہنم میں بھی اپنے آپ کو گراتا رہے گا اور جو شخص خود کو گلا گھونٹ کر (پھندا ڈال کر) ہلاک کرتا ہے وہ جہنم میں بھی اپنا گلا گھونٹتا رہے گا''〈السلسلۃ الصحیحہ〉

......گناہوں کا جھڑنا

جب مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے، اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے پانی کے استعمال کے ساتھ ہی یا آخری قطرہ آب کے ساتھ وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اُس نے اپنی آنکھوں سے کئے ہیں۔ پھر جب اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے پانی کے استعمال کے ساتھ ہی یا آخری قطرہ آب کے ساتھ وہ سب گناہ نکل جاتے ہیں جو اُس نے ہاتھوں کو استعمال کر کے کئے ہیں۔ پھر جب وہ اپنے قدم دھوتا ہے تو پانی کے استعمال کے ساتھ ہی یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اُس کے وہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں جو اُس نے پیروں سے چل کر کئے ہوں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔〈صحیح مسلم〉

ہمیشہ کا ثواب!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کا عمل موقوف ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے۔ ایک صدقہ جاریہ، دوسرا علم جس سے لوگ فائدہ اُٹھائیں، تیسرا نیک بخت بچے جو اس کے لئے دعا کریں''〈صحیح مسلم〉

......وضو کرنے کی فضیلت

حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''

''جو شخص اچھی طرح وضو کرے تو اس کے جسم سے گناہ جھڑ جاتے ہیں یہاں تک کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں ایک دوسری روایت میں ہے کہ سیدنا عثمانؓ نے نے وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ اپنے اس وضو کی طرح وضو کرتے دیکھا ہے (وضو مکمل کرنے کے بعد) رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے اس طرح (اچھے طریقے سے) وضو کیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کردئے جاتے ہیں اور مسجد کی طرف چل کر آنا اور نماز ادا کرنا اس کیلئے مزید اجر و ثواب کا باعث ہوگا''۔〈صحیح مسلم〉

......والدین کو گالی دینا!

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ''کبیرہ گناہوں میں ایک گناہ والدین کو گالی دینا بھی ہے'' صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کوئی اپنے ماں باپ کو گالی دیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں دیتا ہے' کوئی گالی دیتا ہے دوسرے کے باپ کو پھر وہ گالی دیتا ہے اُس کے باپ کو اور یہ گالی دیتا ہے دوسری کی ماں کو اور وہ گالی دیتا ہے اس کی ماں کو یہ سب والدین کو گالی دینے کے ذمرے میں آتا ہے''〈صحیح مسلم〉

اللہ تعالیٰ کو گالی دینا (معاذ اللہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''مجھے ابن آدم نے جھٹلایا حالانکہ اُس کیلئے یہ بھی مناسب نہیں تھا۔ مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ (ابن آدم) کہتا ہے کہ میں اُس کو دوبارہ پیدا نہیں کرونگا حالانکہ میرے لئے دوبارہ پیدا کرنا اس کے پہلی مرتبہ پیدا کرنے سے زیادہ مشکل نہیں۔ اس کا مجھے گالی دینا یہ ہے کہ کہتا ہے کہ اللہ نے اپنا بیٹا بنایا ہے حالانکہ میں ایک ہوں، بے نیاز ہوں، نہ میرے لئے کوئی اولاد ہے اور نہ میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ ہی کوئی میرے برابر ہے''۔

〈صحیح بخاری〉

جنت کی ہمواری

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک شخص پیدل کسی راستے پر جا رہا تھا راستے میں اُسے کانٹے دار ٹہنی نظر آئی اُس نے وہ راستے سے ہٹا دی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کی قدردانی کی اور اس کی مغفرت فرمادی''〈صحیح بخاری〉

قابل رشک آدمی!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:۔

''رشک کے قابل دو ہی آدمی ہیں ایک وہ آدمی جسے اللہ نے قرآن دیا اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا ہے اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اُسے دن رات (صدقہ خیرات کرکے) خرچ کرتا ہو''۔

〈صحیح بخاری〉

دل کو نرم کرنیکا طریقہ!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''اگر تم اپنے دل کو نرم کرنا چاہتے ہو تو مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اور یتیموں کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھو۔ تمہارے دل نرم ہو جائیں گے (الحدیث)

ہر صورت جواب دینا ہوگا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں پاؤں نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ اس سے یہ نہ پوچھ لیا جائے کہ اپنی عمر کو کن کاموں میں فنا کیا، اپنے علم پر کتنا عمل کیا اور مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اس کے جسم کے بارے میں کہ اُسے (کن کاموں میں) لگایا''۔

(جامع ترمذی: 2417)

میں امتِ محمدیؐ کے ہر فرد سے 70 گنا زیادہ محبت کرتا ہوں!

حضرت یوسفؑ جب 32 سال بعد اپنے باپ سے ملے تو باپ بیٹا گلے لگ کر اتنا روئے کہ بے ہوش ہو گئے پھر اُٹھے اور اتنا روئے کہ بے ہوش ہو گئے۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت جبرائیلؑ نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا (یا اللہ) اتنی محبت بھی کوئی کسی سے کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جبرائیلؑ! میں امتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فرد سے اس سے 70 گنا زیادہ محبت کرتا ہوں''۔

سونے کی انگوٹھی!

ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تو دوسرے لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تھی یہ فرما کر نبی کریمؐ نے انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا کہ میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

〈صحیح بخاری〉

اللہ کی نگاہ میں گرنا!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

''جب میری اُمت آپس میں گالم گلوچ اختیار کرے گی تو اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جائے گی''۔

یقین کے ساتھ دعا کریں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:۔

''تم میں سے کوئی بھی شخص اس طرح نہ کہے کہ یا اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کردے میری مغفرت کردے بلکہ یقین کے ساتھ دعا کرے کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں''۔〈صحیح بخاری〉

جمعہ کی نماز کیلئے جانے والے نمازیوں کے درجات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:۔

''جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کر کے نماز پڑھنے جائے تو گویا اُس نے ایک اونٹ کی قربانی دی (اگر اول وقت میں مسجد میں گیا) اگر بعد میں گیا تو گویا اس نے گائے کی قربانی دی، جو تیسرے نمبر پر گیا تو گویا اس نے ایک سینگ والے میڈھے کی قربانی دی اور جو چوتھے نمبر پر گیا تو گویا اس نے ایک مرغی کی قربانی دی اور جو پانچ ویں نمبر پر گیا تو گویا اس نے انڈا اللہ کی راہ میں دیا لیکن جب امام خطبہ کیلئے باہر آجاتا ہے تو فرشتے خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں''۔〈صحیح بخاری〉

پاکستان صدائے میوفورم کے زیرِ اہتمام
مری کے سیاحتی ٹوور کے موقع پر
دوسرا تین روزہ
تربیتی و اصلاحی
کنونشن
مری
ہمارا نعرہ، امن محبت، بھائی چارہ
خدمت بلاتفریق
پاکستان صدائے میوفورم
SMF
11 تا 13 جولائی 2025ء
جمعہ، ہفتہ، اتوار
ہفتہ کی نشست کے علاوہ کنونشن میں صرف پاکستان صدائے میوفورم کے رجسٹرڈ ممبر ہی شامل ہو سکیں گے
ڈیرہ
چوہدری صابر حسین بلا میو
ٹھنڈی چھاؤں نیو مری
0300-4421184,0300-4304220,0300-8585711,0307-4089919
پاکستان صدائے میوفورم (رجسٹرڈ)

ماہنامہ
صدائے میو
لاہور
جولائی 2025ء

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو
300-2481227

ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی
0321-4990135

ڈپٹی ایڈیٹر
شہاب الدین مالبیا
(حیدرآباد)

سب ایڈیٹر
چوہدری ناصر محمود میو
(شجاع آباد)

☆☆☆ ہیڈ آفس: فسٹ فلور پراپرٹی چینل طاہر ٹریڈرز (کوٹ میلہ رام) مین فیروز پور روڈ لاہور........... خط و کتابت کا پتہ: یاسین پبلک ہائی سکول میو کالونی چونگی امر سدھو لاہور ☆☆☆

سرکاری اداروں کے میو ایمپلائز کا ڈیٹا جمع کرنا کیوں ضروری ہے؟

ماضی قریب میں تعلیم اور کاروبار سے دور میو قوم اب کسی بھی میدان میں پیچھے نہیں رہی۔کوئی سرکاری ادارہ ایسا نہیں جس میں کوئی میو افسر یا ملازم نہ ہو اور کوئی ایسا بزنس بھی نہیں جس سے میو برادری کے لوگ وابستہ نہ ہوں اس کے باوجود بے شمار تعلیم یافتہ نوجوان ملازمت اور کاروبار کرنے سے قاصر ہیں کیونکہ ہماری قوم میں رہنمائی اور سپورٹ کا ایسا کوئی ذریعہ ہی نہیں جس سے تعلیم یافتہ اور صاحب حیثیت لوگ فائدہ اُٹھا سکیں۔دوسری برادریوں کے افسران اپنوں کی سپوٹ اس لئے کرتے نظر آتے ہیں کہ ان کی کامیابی میں کہیں نہ کہیں ان کی برادری کا نہ صرف کردار نظر آتا ہے بلکہ ہر برادری کے پاس اپنے سرکاری ملازمین کا ریکارڈ بھی موجود ہے اُن کے افسران اس لئے اپنوں کی عزت کرتے ہیں انہیں عزت دی جاتی ہے جبکہ ہمارے ہاں ایسا نہیں ہمارے جتنے بھی لوگ کسی میدان میں قابل ستائش مقام پر پہنچے ہیں اُس میں برادری کے کسی بھی فرد یا تنظیم کا کوئی کردار نہیں اور نہ ہی ہماری طرف سے ان کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے اسی لئے برادری اور ایمپلائز کے درمیان ایک خلاء ہے جس کی طرف آج تک کسی نے توجہ نہیں دی۔اس کمی کو دور کرنے کیلئے دو سال پہلے صدائے میو کی طرف سے میو ایمپلائز کا ڈیٹا جمع کرنے کی مہم کا اعلان کیا گیا تو میو ایمپلائز لاہور کی ایک تنظیم نے اس پر اعتراض کیا کہ یہ تو ہمارا کام ہے صدائے میو والے کیوں کر رہے ہیں۔صدائے میو کی ٹیم نے میو تنظیمات کونسل کے کہنے پر ذمہ داری اعتراض کرنے والوں کے حوالے کر دی اور ڈیڑھ ماہ بعد جمع ہونے والے ڈیٹا کی تفصیل کونسل کو بتانے کا وعدہ کیا گیا لیکن ڈیڑھ ماہ کی بجائے ڈیڑھ سال ہو گیا مگر میو تنظیمات کونسل نے پوچھنا گوارہ کیا اور نہ ہی ذمہ داری لینے والوں نے بتانے کی زحمت کی اس لئے مجبوراً صدائے میو نے دوبارہ سے میو ایمپلائز کا ڈیٹا جمع کرنے کا فیصلہ کر کے باقاعدہ اس پر کام شروع کر دیا ہے۔میو ایمپلائز کا ڈیٹا جمع کرنا کیوں ضروری ہے اور یہ اجتماعی معاملات میں کس قدر فائدہ مند ثابت ہوگا اسکا نتیجہ انشاءاللہ جلد ہی سب کے سامنے آجائے گا۔میو تنظیمات اور معززین برادری سے بس اتنی گزارش ہے کہ اس معاملے میں اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کریں تاکہ جلد یہ کام مکمل کیا جاسکے۔اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو (چیف ایڈیٹر)

سرپرست
سالانہ خصوصی ممبران

- ڈاکٹر فرزانہ الطاف میو — کراچی
- نجم الحسن میو — لاہور
- بیرسٹر کے بی خاں میو — لندن
- غلام نبی میو ایڈووکیٹ — میرپور خاص
- محمد عامر میو — کراچی
- چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ — لاہور
- ڈاکٹر محمد اقبال میو — کھروڑپکا

سرپرست
سالانہ خصوصی ممبران

- راؤ غلام محمد میو — اسلام آباد
- چوہدری طاہر اسلام — لاہور
- چوہدری سرور شاہین — رائیونڈ
- حاجی محمد عثمان میو — میرپور خاص
- راشد خاں ایڈووکیٹ — حیدرآباد
- عبدالعزیز نکو میو — حیدرآباد
- حاجی عبدالحکیم میو — حیدرآباد

صدائے میو کسی مخصوص تنظیم کا ترجمان نہیں اس لئے میو تنظیمات کا کوئی بھی ذمہ دار میگزین کیلئے اپنی خبریں اور مضامین بھیج سکتا ہے

بُنیانٌ مرصُوص

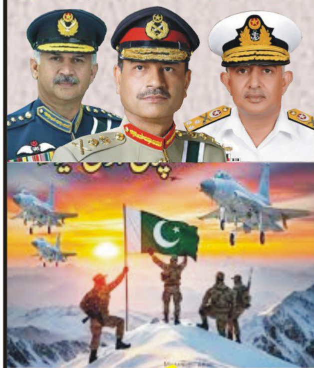

بے شک اللہ ان لوگوں سے محبت فرماتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح صفیں باندھ لڑتے ہیں گویا وہ "سیسہ پلائی ہوئی دیوار" ہیں (القرآن)

ہمارا تعلق کسی بھی مذہب یا مسلک سے ہو، قوم یا برادری کوئی بھی ہو لیکن جب مسئلہ وطن عزیز کی بقاء اور سلامتی کا ہو تو ہم مذہب و مسلک اور سیاست و برادری وابستگی سے بالاتر ہو کر صرف اور صرف پاکستانی ہیں

خوشخبری

ماہنامہ صدائے میو
0300-2481227

عزت کرینگے تو عزت ملے گی

پنجاب بھر کے میو ایمپلائز کا مکمل ریکارڈ بنانے اور ایک سسٹم کے تحت جائز مسائل کے حل کیلئے ماہنامہ "صدائے میو" لاہور کی طرف سے

یکم جولائی سے..................!

میو ایمپلائز کا ڈیٹا جمع کرنیکا آغاز

ہر محکمے کا الگ الگ ریکارڈ بنایا جائے گا

ہر ضلع میں میو ایمپلائز کے پروگرامز منعقد کئے جائیں گے

ایمپلائز کے ڈیٹا کی تشہیر نہیں کی جائے گی

..... برادری کی کوئی بھی تنظیم ڈیٹا جمع کرنے کی مہم کا حصہ بن سکتی ہے .....

آن لائن فارم فِل کرنے کی بجائے گھر گھر جا کر فارم پُر کئے جائیں گے، کوئی بھی تنظیم یا کاروباری شخص اپنے ادارہ کی طرف سے فارم چھپوا کر ڈونیٹ کر سکتا ہے

انوکھی مثال

میو قوم میں صدیوں سے بھات کی رسم چلی آرہی ہے بھائی اپنی بہنوں کے بچوں کی شادی میں منوں کے حساب سے بھات بھرتے آرہے ہیں

گزشتہ دنوں لاہور میں دختر میوات محترمہ ناصرہ میو کے بیٹے کی شادی ہوئی تو حقیقی بھائیوں کے علاوہ پاکستان صدائے میو فورم کی ٹیم سمیت دیگر معززین برادری نے بھی ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بھات ڈالا

ماہنامہ صدائے میو لاہور

ڈی ایچ اے لاہور میں دختر میوات محترمہ ناصرہ میو کی طرف سے پاکستان صدائے میوفورم کی ٹیم کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیہ میں پروفیسر سرفراز احمد میو، چوہدری سرورساہین میو، چوہدری صابر حسین بلا میو، انجینئر امین خاں، کبیر خاں میو، چوہدری طاہر اسلام، پروفیسر محبوب عالم، چوہدری سعید اقبال، ماسٹر محمد عرفان میو، عبدالستار جمعہ خاں، چوہدری سلیم خاں ایڈووکیٹ، چوہدری طاہر عثمان، اکمل جاوید، محمد جمیل ڈھنگل، حافظ سلمان طارق اور میزبان محترمہ ناصرہ میو شریک ہیں ....

صدائے میو کی طرف سے پنجاب بھر میں میو ایمپلائز ڈیٹا شماری کا آغاز کردیا گیا

مختلف اضلاع میں ٹیمیں تشکیل دے دی گئیں، ہر محکمہ کا الگ الگ ریکارڈ بنایا جائے گا، ڈیٹا قوم کی امانت ہے اس لئے اس کی کسی بھی سطح پر تشہیر نہیں کی جائے گی، اہم اداروں کے پرائیویٹ ملازمین کی بھی ڈیٹا شماری کی جائے گی

لاہور (سٹاف رپورٹر) اعلان کے مطابق صدائے میو کی ٹیم کی طرف سے پنجاب بھر میں میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کا کام شروع کردیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق ڈیٹا شماری کیلئے مختلف اضلاع میں ٹیمیں تشکیل دے دی گئی ہیں۔ صدائے میو کی ٹیم اور مختلف علاقوں میں بنائے گئے نمائندے گاؤں گاؤں جاکر میو ملازمین کا ڈیٹا جمع کریں گے۔ ہر محکمہ کا الگ الگ ریکارڈ بنایا جائے گا اور سرکاری اداروں کے ملازمین کے ساتھ نامور پرائیویٹ کمپنیز کے ملازمین کی بھی ڈیٹا شماری کی جائے گی۔ صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو نے کہا ہے کہ میو ایمپلائز کا ڈیٹا ہمارے پاس قوم کی امانت ہوگی اس لئے اس کسی بھی سطح پر تشہیر نہیں کی جائے گی اور جیسے ہی میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کا کام مکمل ہوا ہر ضلع میں میو ایمپلائز کی گیدرنگ کے پروگرامز کرکے ایسا سسٹم بنایا جائے گا جس کے ذریعے میو ایمپلائز اپنی برادری کے پڑھے لکھے نوجوانوں کے روزگار اور جائز مسائل کے حل میں ذمہ داری سمجھ کے اپنا کردار ادا کرسکیں۔ انہوں نے بتایا کہ ابھی برادری کی کسی بھی تنظیم نے اس اجتماعی مفاد کے کام میں اپنا کردار ادا کرنے کیلئے رابطہ نہیں کیا لیکن یہ کام ہر صورت پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے گا۔

ڈی ایچ اے لاہور میں محترمہ ناصرہ میو کی طرف سے پاکستان صدائے میوفورم کی ٹیم کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیہ کے موقع پر شرکاء کا میزبان کے ہمراہ گروپ فوٹو

محترمہ ناصرہ میو کی طرف سے پاکستان صدائے میوفورم کی ٹیم کے اعزاز میں پرتکلف عشائیہ

لاہور (نمائندہ صدائے میو) میوقوم کی معروف سیاسی وسماجی شخصیت دختر میوات محترمہ ناصرہ میو نے پاکستان صدائے میوفورم کی ٹیم کی طرف سے بغیر کسی رشتے داری کے اپنے بیٹے کی شادی میں بھات ڈال کر اپنی قوم کو اچھا پیغام دینے پر صدائے میو کی ٹیم کو اپنی رہائش گاہ ڈی ایچ اے لاہور میں پرتکلف عشائیہ دیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس اللہ کا دیا سب کچھ ہے اس لئے ہمیں پیسوں سے غرض نہیں لیکن صدائے میو کی ٹیم اور دیگر معززین کی طرف سے جو پیغام گیا ہے اس پر خوشی ہوئی ہے

دھم تھل کی معروف سیاسی وسماجی شخصیت عبدالعزیز شاہین ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئے

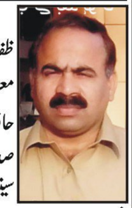

ظفروال (نمائندہ صدائے میو) ظفروال کے نواحی قصبہ دھم تھل کی معروف سیاسی وسماجی شخصیت، حافظ محمد مشتاق عطاری میو کے چچا، صدائے میو رابطہ کمیٹی نارووال کے سینئر ممبر اور آئیڈیل ہائی سکول کے پرنسپل عبدالعزیز شاہین میں ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئے۔ جنازہ میں سیاسی وسماجی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

واں بچھراں میانوالی کے صوبیدار میجر رفیق میو کراچی میں ٹریفک حادثہ میں جاں بحق

میانوالی (نمائندہ صدائے میو) میانوالی کے مشہور قصبہ واں بچھراں سے تعلق رکھنے والے نیوی کے صوبیدار میجر محمد رفیق میو کراچی میں پی آئی ڈی سی کے قریب ٹریفک حادثہ میں جاں بحق ہوگئے جنازہ میں نیوی کے افسران سمیت بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

11 تا 13 جولائی صدائے میوفورم کا تربیتی کنونشن مری میں ہوگا

ٹیم کا قیام چوہدری صابر حسین بلا کے ڈیرہ ٹھنڈی چھاؤں میں ہوگا، صدائے میو کی 11 جولائی کو لاہور سے روانہ ہوگی

تربیتی نشستوں سے کونسی شخصیات کس موضع پر بات کریں گی تمام شیڈول کا اعلان کنونشن سے پانچ دن پہلے کردیا جائے گا

لاہور (نمائندہ صدائے میو) میوقوم کی فلاحی تنظیم پاکستان صدائے میوفورم کی ٹیم 11 سے 13 جولائی تک مری کا سیاحتی دورہ کرے گی۔ اس موقع پر تنظیمی معاملات کے حوالے سے نہ صرف خصوصی اجلاس منعقد ہونگے بلکہ دودن ناشتہ اور رات کے کھانے کے بعد تربیتی نشستیں بھی منعقد ہونگی جن سے تنظیم کے ذمہ داران اور دیگر اہم شخصیات میوقوم کی تاریخ، تنظیم کے فوائد، ذمہ داران کے کردار پر لیکچر دیں گی۔ کنونشن کی تربیتی نشستوں اور کونسی شخصیات کس موضوع پر لیکچر دیں گی اس کے شیڈول کا اعلان کنونشن سے پانچ دن پہلے کردیا جائے گا۔ پاکستان صدائے میوفورم کی ٹیم کا قیام ضلع لاہور کے صدر چوہدری صابر حسین بلا میو کے ڈیرہ ٹھنڈی چھاؤں نیو مری میں ہوگا۔ پاکستان صدائے میوفورم کے مرکزی سیکرٹری جنرل پروفیسر سرفراز احمد میو نے بتایا کہ مری کیلئے صدائے میوفورم کی ٹیم ایک ساتھ 11 جولائی کو روانہ ہوگی۔

الاخوۃ فاؤنڈیشن احمد پور سیال کی طرف سے عیدالاضحیٰ کے موقع پر 40 گھرانوں کو عید پیکج کی تقسیم کے موقع پر میو اتحاد کے صدر حاجی چوہدری اکبر میو، پریس کلب کے صدر عرفان خالد میو اور الاخوۃ کے رہنما اسٹیج پر بیٹھے ہیں

ملتان میں میوقومی یکجہتی کونسل کے میڈیا سیل کے دفتر کے افتتاح کے بعد چیئرمین حاجی غلام رسول، چوہدری اعظم میو حاجی نورالدین، سلیم الرحمٰن میو، چوہدری وسیم اکرم، چوہدری ارشد صابر، ریاض شاکر اور دیگر دعا کرتے ہوئے

شجاع آباد کے گاؤں خوجہ میں 9 سالہ بچی کے ساتھ دکاندار کی زیادتی

شریف میو کی بچی دکان سے سودا لینے گئی تو سلیم بھٹی نے زبردستی زیادتی کر ڈالی

شجاع آباد (نمائندہ صدائے میو) شجاع آباد کے نواحی گاؤں خوجہ میں 9 سالہ بچی کے ساتھ زبردستی زیادتی۔ تفصیلات کے مطابق محمد شریف میو کی نوسالہ بچی سودا لینے کیلئے سلیم بھٹی ولد ظہور بھٹی کی دکان پر گئی تو سلیم بھٹی نے بچی کو بہانے سے اندر بلاکر اس کے ساتھ زبردستی زیادتی کی معلوم ہوا ہے کہ اس گھناؤنی حرکت میں سلیم بھٹی کا ہم شکل بھائی نعیم بھٹی بھی شامل تھا۔ ملزم زیادتی کرنے کے بعد فرار ہوگیا۔ وقوعہ کے بعد شجاع آباد کی برادری میں شدید غم وغصہ پایا جارہا ہے۔ تھانہ راجہ رام میں مقدمہ درج ہونے کے بعد پولیس نے ملزم کو گرفتار کرلیا ہے۔ معززین علاقہ نے حکومت پنجاب سے اپیل کی ہے کہ ملزم سلیم بھٹی کو قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ آئندہ کوئی ایسی گھناؤنی حرکت کرنے کی جرات نہ کرسکے۔

فیضان ٹریڈرز (پیپسی) کے سیلز مین انور میو وفات پاگئے

قصور (نمائندہ صدائے میو) فیضان ٹریڈرز (پیپسی) لاہور کے سیلز مین محمد انور میو چاہ روڈ سنگھ والا قصور میں قضائے الٰہی سے وفات پاگئے۔

ایک ہی ماہ میں آپس کے جھگڑوں میں دو خواتین سمیت پانچ افراد قتل

برادری تنظیموں کے لوگ دعوتوں میں مصروف رہے کہیں بھی جاکر کسی کا حال تک نہ پوچھا

لاہور (رپورٹ/صدائے میو) 15 مئی سے 15 جون تک جہاں برادری تنظیموں کے لوگ دعوتیں کھانے میں مصروف رہے وہیں لاہور کے گاؤں دیوثانی میں معمولی تنازع پر رشتے داروں نے ہی چچا بھتیجے کو فائرنگ کرکے ہلاک کردیا۔ کنگن پور میں آپس کی لڑائی اتنی بڑھی کی دو خواتین کو جان سے مار دیا گیا اور اسی طرح پتوکی کے گاؤں ڈھنگ چک 7 میں فیملی کے لوگوں میں ہی کسی بات پر جھگڑا ہوا جس کے نتیجہ میں ایک شخص مارا گیا افسوس کا مقام یہ ہے کہ ایک بھی جگہ سے اطلاع نہیں ملی کہ برادری کے معززین یا کسی میو تنظیم کی طرف سے آپس کے معاملات کو بیٹھا کر حل کرانے کی کوشش کی گئی ہو تنظیموں کے لوگوں کو تو خودنمائی اور دعوتیں کھانے سے فرصت نہیں ملتی لیکن علاقے کے معززین نے آپس کی دشمنیوں کو قربتوں میں بدلنے کی کوشش نہیں کی۔

ادبی تنظیم میواتی دنیا کے زیراہتمام ایڈن گارڈن لاہور میں ہونے والے ماہانہ مشاعرہ کے موقع پر ڈاکٹر طاہر شبیر میو، کرنل (ر) محمد علی میو، صدیق جوہر، احمد فہیم میو، نصیر احمد نصیر، طاہر محمود ہاشمی، شوکت علی ناز، محمد علی صابری، توقیر احمد شریفی، لیاقت لاہوری، زاہد شفیق چغتائی اور دیگر شعراء ومہمانوں کا گروپ فوٹو

ماہنامہ صدائے میو لاہور
میو قوم کا واحد نمائندہ ترجمان
جولائی 2025

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو 300-2481227
ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی 0321-4990135

ہم نے اپنی قوم کی تاریخ کو سنجیدگی سے سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی!

نامور ادیب و مؤرخ سردار عظیم اللہ خاں میو

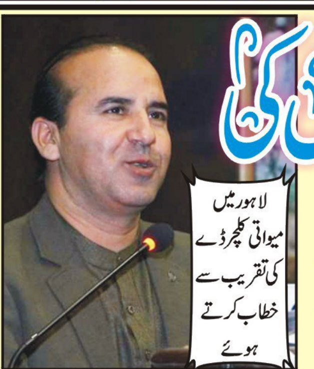
لاہور میں میواتی کلچر ڈے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے

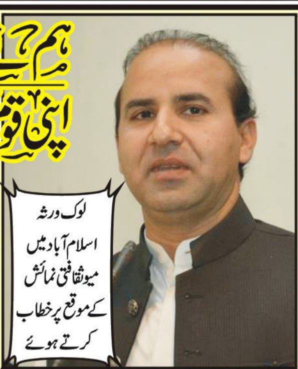
لوک ورثہ اسلام آباد میں میو ثقافتی نمائش کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے

میو اتحاد اور برادری کی دیگر تنظیموں میں زمین آسمان کا فرق ہے میو قوم میں شعور کا سارا کریڈیٹ اجمل خاں کو جاتا ہے

شہید اجمل خاں میو کی انتھک محنت اور اپنی قوم کی اہمیت اور شناخت بنانے کیلئے بے دریغ اخراجات کے نتیجہ میں میو قوم کی ہر میدان میں نہ صرف پہچان ہوگئی بلکہ ایسا شعور بھی پیدا ہوگیا جس کی بنیاد پر قوم ہر حلقہ میں اپنا مقام بنانے میں بھی کامیاب ہوگئی یہی وجہ ہے کہ آج قوم کا ہر فرد میو ہونے پر فخر محسوس کرتا ہے مگر اس ساری صورتحال کے باوجود نئی نسل میں اپنی قوم کی تاریخ کے بارے میں جاننے اور سمجھنے کی وہ سوچ پیدا نہیں ہوئی جس کی ضرورت ہے حالانہ میو قوم میں کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جنہوں نے سالہا سال کی محنت اور کوشش سے اپنی قوم کی تاریخی اور ادب پر ڈھیر ساری کتابیں بھی لکھیں۔ معروف ادیب و شاعر قیس چودھری چھر کلوت اور ان کے بھائی سکندر سہراب جیسے ہیرے آج بھی موجود ہیں اپنی قوم کے حوالے سے انکا مطالعہ اور ادبی خدمات کسی ڈھکی چھپی نہیں اور ایک ایسا شخص بھی موجود جس نے نہ صرف اپنے بڑوں سے بہت کچھ سیکھا بلکہ اپنی قوم کی تاریخ کا نچوڑ نکالنے کیلئے بڑی میوات ہندوستان کے بھی کئی چکر لگائے۔ انکا لکھنے کا انداز ہی عام فہم نہیں اپنی بات کو سننے والوں کے ذہن نشیں کرنا بھی جانتے ہیں۔

تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے سب ہی لوگ سردار عظیم اللہ خاں باگھوڑیا میو کے نام سے بہت اچھی طرح واقف ہیں۔ سردار صاحب نہ صرف پاکستان میو اتحاد پنجاب کے سابق چیف آرگنائزر اور ادبی تنظیم میواتی دنیا کے فاؤنڈر ممبر ہیں بلکہ سیاست میں بھی کسی تعارف کے محتاج نہیں انہوں نے 2024ء کے الیکشن میں پی پی 164 لاہور سے پاکستان تحریک انصاف کی طرف سے صوبائی اسمبلی کا الیکشن بھی لڑا اور جیت کر بھی لاہور میں سب سے کم مارجن سے ہرائے گئے اور ٹکٹوں کی تقسیم میں تحریک انصاف سنٹرل پنجاب کے جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے پہلی بار پر کسی بھی بڑی پارٹی سے سندھ اور پناجب سے اپنی برادری کے آٹھ امیدواروں کو قومی اور صوبائی اسمبلی کے ٹکٹ دلانے میں کامیاب ہوئے۔ سردار عظیم خاں میو ایڈووکیٹ کے والد محترم سردار خاں میو اور چچا لیسین خاں باگھوڑیا کی قومی خدمات بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں اور ان کے بھائی اسداللہ ارشد میو کا شمار بھی نامور شاعروں میں ہوتا ہے۔

سردار عظیم اللہ خاں نے دیس (سفرنامہ) میو راجپوت (تحقیق) تقسیم ہند اور میوات (تحقیق) ملکہ کالاش (باہوک جھیل کے خوبصورت مگر انتہائی دشوار گزار ٹریک کہانی) اَشپاتا (امن ومحبت کی دھرتی چترال، کالاش کا سفر) بی پیارا کا دیس کی (مضمون وخاکہ) کے نام سے ذاتی کتابیں لکھیں اور بھولی داستان (1947ء میں اہل میوات پہ ڈھائے گئے مظالم کی داستان) اور کلیات عصرو (میواتی شاعری) کی کتب مرتب کیں جبکہ تاریخ اور ریاست کے باغی اور ایک زندگی کافی نہیں (آپ بیتی) کا اردو ترجمہ بھی کیا۔

ادبی تنظیم میواتی دنیا کے پلیٹ فارم سے میو تاریخ، تمدن وتہذیب، میواتی لغت اور شاعری پر شائع ہونے والی تمام کتب کی پروف ریڈنگ بھی انہی کا کارنامہ ہے۔ کسی بھی سیاسی شخصیت کا اپنی قوم کی تاریخ وادب پر انتھک محنت کرنے والے کم ہی لوگ ہوتے ہیں۔ میو قوم کے بعض پیچیدہ معاملات کو تاریخ کے تناظر میں اپنی قوم کے سامنے لانے کے لئے ان کے بھائی اسداللہ ارشد میو کے حکم پر ہم سردار عظیم اللہ خاں کا انٹرویو لینے پہنچے تو بات چیت کے دوران انہوں نے اپنے اجداد خاص طور پر اپنے والد اور چچا کے ہاتھوں سے لکھا شجرہ اور ادبی کوشش دکھائی تو انتہائی حیرت اور خوشی ہوئی۔ انکا انٹرویو دو حصوں میں شائع کیا جائے گا۔ پہلے حصہ میں مختصراً ان کی

انٹرویو: حافظ سلمان طارق میو

ذاتی زندگی، سیاسی وادبی اور برادری کے معاملات پر بات چیت کی جائے گی جبکہ دوسرے حصہ میں میو راجپوت کیسے ہیں؟ میو کے سپیلنگ Meo ہیں یا Mayo اور میو نام اور میو قوم کے اسلام لانے پر بات کی جائے گی۔ امید ہے ان کی باتیں قارئین کے علم میں اضافہ کا باعث بنیں گی۔

صدائے میو:۔ عظیم اللہ صاحب سب سے پہلے اپنی گوت، پچھلے گاؤں کے بارے میں بتائیں؟۔

عظیم اللہ خاں:۔ ہماری گوت باگھوڑیا (لنڈاوت) اور پچھلا گاؤں باگھوڑا ہے۔

صدائے میو:۔ میوات سے ہجرت کرنے کے بعد آپ کے اجداد کہاں آکر آباد ہوئے؟۔

عظیم اللہ خاں:۔ پاکستان آکر ہم لاہور کے نواحی گاؤں گھونڈ میں آباد ہوئے چھ ماہ بعد ہی قصور کے گاؤں بدر میں آگئے۔

صدائے میو:۔ آپ نے تعلیم کتنی اور کس کس ادارے سے حاصل کی؟۔

عظیم اللہ خاں:۔ ابتدائی تعلیم بدر پور، میٹرک بیدیاں ہائی سکول، ایل ایل بی، ایم اے ہسٹری اور پولیٹکل سائنس پنجاب یونیوسٹی سے کیا۔

صدائے میو:۔ عملی زندگی کا آغاز کب کیا؟۔

عظیم اللہ خاں:۔ مجھے جون 1999ء میں وکالت کا لائسنس ملا اسی وقت سے اسی شعبہ سے وابستہ ہوں۔

صدائے میو:۔ آپ کی برادری کی کس کس تنظیم سے وابستگی رہی؟۔

عظیم اللہ خاں:۔ میں نے شروعات تو انجمن نوجوانان میوات سے کی لیکن اجلاسوں میں جانے تک ہی محدود تھا بعد میں شہید اجمل خاں نے پاکستان میو اتحاد پنجاب کا چیف آرگنائزر بنایا اور 2008 میں ہم نے ادبی تنظیم میواتی دنیا کی بنیاد خود رکھی

صدائے میو:۔ آپ کے خیال میں پنجاب میں میو اتحاد کے غیر فعال ہونے کی وجہ کیا تھی؟۔

عظیم اللہ خاں:۔ تنظیم کے اندرونی معاملات کا تو کوئی خاص علم نہیں لیکن ایک بات جانتا ہوں کہ آج جتنی بھی تنظیمیں بنی ہوئی ہیں ان میں اور میو اتحاد میں زمین آسمان کا فرق ہے برادری کو جو شعور ملا ہے اسکا کریڈیٹ صرف اور صرف شہید اجمل خاں کو جاتا ہے۔ اجمل خاں نے اپنی قوم کے پڑھے لکھے لوگوں کو شعور دیا تو چوہدریوں کو اپنی چوہدراہٹ کے لالے پڑ گئے اسی لئے ان کی مخالفت کی گئی۔ پہلے صرف دو تین لوگ ہی الیکشن لڑتے تھے جن میں سے ایک دو ہی منتخب ہوتے لیکن اب ہر پارٹی میں میو موجود ہی نہیں اپنی حیثیت بھی رکھتے ہیں اور الیکشن لڑنے اور منتخب ہونے والوں کی بھی کمی نہیں رہی لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس صورتحال کے باوجود آج تک اپنی قوم کے حوالے سے ہم نے سنجیدگی سے سوچنے اور سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔

اجمل خاں میو نے اپنی قوم کے پڑھے لکھے نوجوانوں کو شعور دیا تو چوہدریوں کو اپنی چوہدراہٹ کے لالے پڑ گئے

انجمن نوجوانان میوات سے رسمی تعلق کے بعد میو اتحاد پنجاب کا پہلا چیف آرگنائزر اور میواتی دنیا کا فاؤنڈر ممبر بھی ہوں

صدائے میو:۔ آپنے سیاست کب اور کس پارٹی سے شروع کی؟۔

عظیم اللہ خاں:۔ میں نے سب سے پہلے 2005ء میں ناظم کا الیکشن لڑا اور اسی سال پی ٹی آئی میں شامل ہوگیا۔ کسی اور پارٹی سے وابستگی نہیں رہی البتہ میو ہونے کے ناطے برادری بھائیوں کی حمایت ضرور کی۔ تحریک انصاف قصور کا صدر، پاکستان رول آف لاء مومنٹ کا کوارڈی نیٹر اور پی ٹی آئی سنٹرل پنجاب کا جنرل سیکرٹری رہا جبکہ 2024 میں پی پی 164 سے الیکشن بھی لڑا اور مجھے لاہور میں سب سے کم مارجن 1333 ووٹوں سے فارم 47 کے ذریعہ ہرایا گیا۔

(آئندہ شمارہ میں تاریخی معاملات پر بات کی جائے گی)

گرین کیپ لاہور میں وزیراعظم پاکستان کے کوارڈی نیٹر کشمیر و گلگت بلتستان شبیر احمد عثمانی کی صاحبزادیوں کے نکاح کی تقریب سابق ایم پی اے اختر حسین بادشاہ اور گرین کیپ کے چیئرمین راؤ سرفراز احمد میو کے صاحبزادوں سے سادگی کے ساتھ انجام پائی اس موقع پر وفاقی وزیر رانا مبشر اقبال وزیراعظم کے مشیر طلحہ برکی ممبر پنجاب اسمبلی چوہدری احسن رضا خاں، سابق ایم پی اے اختر حسین بادشاہ، کرنل (ر) محمد علی میو، چیئرمین حمید خاں میو، ملک طاہر اعوان، چوہدری ارشد خاں میو، راؤ سرفراز احمد، چوہدری خوشی محمد، عثمان شبیر میو اور دیگر کا میزبان اور دلہاؤں کے ہمراہ گروپ فوٹو

لوک ورثہ اسلام آباد کی منظوری کے بعد میواتی کلچر ڈائیوراما پر کام شروع

راؤ غلام محمد میو اور چوہدری اسحاق کی محنت رنگ لے آئی

میواتی زبان کی رجسٹریشن کے بعد بڑی کامیابی ہے

لوک ورثہ میوزیم کے حکام کے کہنے پر ''میواتی کلچر ڈسپلے'' کے معاملات کو دیکھنے کیلئے میواتی ہیریٹیج فورم کے نام سے کمیٹی بنادی گئی جس کے چیئرمین راؤ غلام محمد میو اور جنرل سیکرٹری چوہدری اسحاق میو ہونگے

میواتی کلچر ڈسپلے پر کام کیلئے فورم کی طرف سے پہلی قسط ادا کردی گئی، ڈیزائنر کو بھی کام سونپ دیا گیا، جلد ہی میواتی کلچر ڈائیوراما کا افتتاح کیا جائیگا جس میں تمام میو تنظیمات کو بھی دعوت دی جائے گی، راؤ غلام محمد میو

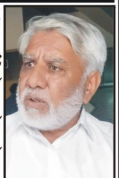

اسلام آباد (نمائندہ صدائے میو) نادار اور محکمہ شماریات میں میواتی کی رجسٹریشن ،لوک ورثہ اسلام آباد کی لائبریری میں میواتی کتب کو جگہ ملنے اور میواتی کلچرل نمائش کے بعد میو تنظیمات کونسل کے ڈپٹی کوارڈی نیٹر راؤ غلام محمد میو اور میواتی ہیریٹیج فورم کے جنرل سیکرٹری چوہدری اسحاق میو کی محنت رنگ لے آئی اور لوک ورثہ میوزیم اسلام آباد میں میواتی کلچر ڈیوراما کی منظوری دیدی گئی۔لوک ورثہ کے ڈائریکٹر انوارالحق کے کہنے پر میواتی کلچر ڈسپلے کے معاملات کیلئے میواتی ہیریٹیج فورم کے نام سے کمیٹی بھی تشکیل دے دی گئی جس کے چیئرمین راؤ غلام محمد میو اور جنرل سیکرٹری چوہدری اسحاق میو ہونگے ۔لوک ورثہ کے ڈیزائنر آصف شاہجہاں سے ملاقات کر کے فورم کی طرف سے میواتی کلچر ڈیوراما پر کام شروع کرنے کیلئے اخراجات کی پہلی قسط کی ادائیگی بھی کردی ہے جس کے بعد میواتی کلچر ڈسپلے پر کام کا آغاز کردیا گیا ہے۔گزشتہ دنوں میو تنظیمات کونسل کے کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو اور معروف ادبی شخصیت سردار عظیم اللہ خاں نے میواتی کلچر ڈسپلے کے سلسلے میں راؤ غلام محمد میو کے ہمراہ لوک ورثہ کے حکام سے ملاقات کی اور میو قوم کے کلچر کو قومی دھارے میں شامل کرنے پر شکریہ ادا کیا۔لوک ورثہ میں میواتی کلچر ڈائیوراما کو جگہ ملنا کوئی عام بات نہیں اس پر راؤ غلام محمد میو اور چوہدری اسحاق میو مبارکباد کے مستحق ہیں۔راؤ غلام محمد میو نے بتایا کہ جلد ہی میواتی کلچر ڈائیوراما کا افتتاح کیا جائیگا جس میں تمام میو تنظیمات کو بھی شرکت کی دعوت دی جائے گی۔

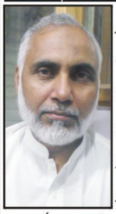

چاہ لشکری والا (مقیم پور) شجاع آباد میں چوہدری بھورے خاں کے ڈیرہ پر منعقدہ میو برادری کے کٹھ سے پاکستان میو اتحاد کے صدر چوہدری حاجی اکبر میو اور پاکستان صدائے میو فورم ضلع ملتان کے چیف آرگنائزر چوہدری ناصر محمود میو خطاب کررہے ہیں جبکہ میزبان چوہدری منور اسلام میو اور چوہدری شاہد رحمان اسٹیج پر بیٹھے ہیں

میو اتحاد کی کھوئی ہوئی ساکھ کو ہر صورت بحال کریں گے

چوہدری اکبر میو

شجاع آباد کی برادری نے ہمیشہ کام کرنے والوں کا ساتھ دیا ہے، چاہ لشکری والا میں چوہدری ناصر محمود میو اور دیگر کا خطاب

شجاع آباد (رپورٹ/چوہدری شاہد رحمان میو) چوہدری بھورے خاں مرحوم کے ڈیرہ چاہ لشکری والا (مقیم پور) شجاع آباد میں میو برادری کا بڑا کٹھ ہوا جس میں پاکستان میو اتحاد کے صدر چوہدری اکبر میو نے بطور مہمان شرکت کی اس موقع پر انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شہید اجمل خاں میو کے مشن کو ہر صورت جاری رکھیں گے اور پنجاب میں میو اتحاد کی کوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ بحال کیا جائے گا۔انہوں نے مزید کہا کہ میو اتحاد کی یونٹ سازی کا عمل پورے ملک میں تیز کیا جائے گا اس سلسلے میں مجھے جہاں بھی جانا پڑا جاؤں گا مجھے یقین ہے کہ برادری میرا ساتھ دیں گے۔پاکستان صدائے میو فورم ضلع ملتان کے چیف آرگنائزر چوہدری ناصر محمود میو نے کہا کہ ہم اجمل خاں کے مشن کے ساتھ ہیں شجاع آباد کی برادری نے ہمیشہ کام کرنے والوں کا ساتھ دیا ہے۔میزبان چوہدری منور اسلام اور چوہدری شاہد رحمان نے کہا کہ مٹوٹلی کی برادری ہمیشہ برادری سرگرمیوں میں پیش پیش رہی ہے۔کٹھ میں چوہدری ربنواز کونسلر، چوہدری شرف علی، شکیل میو، چوہدری خان محمد چوہدری حسن میو، چوہدری فرحان بخش، چوہدری پرویز میو چوہدری صادق، چوہدری شیر محمد، ڈاکٹر طارق، چوہدری توفیق، چوہدری شہزاد اور دیگر نے بھی شرکت کی۔

اسلام آباد میں کریم بخش میواتی کا بیٹا فیصل کریم وفات پا گیا

اسلام آباد (نمائندہ صدائے میو) میو برادری اسلام آباد کی معروف شخصیت کریم بخش میواتی کا بیٹا اور بابر کریم کا بھائی فیصل کریم سواں گارڈن اسلام آباد میں قضائے الٰہی سے وفات پا گیا۔جنازہ میں بڑی تعداد میں معززین برادری نے شرکت کی۔

جوہر آباد میں شازیہ کوثر کے بھائی نادر خاں میو وفات پا گئے

جوہر آباد (رپورٹ/عبدالوحید میو) چک 63/10 ایم بی جوہر آباد کی معروف سیاسی و سماجی شخصیت شازیہ کوثر میو کے بڑے بھائی اور سابق ناظم راؤ شہباز خاں کے کزن نادر خاں میو قضائے الٰہی سے وفات پا گئے جنازہ میں بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

علی ٹاؤن شجاع آباد میں میو سٹوڈنٹس اتحاد نواز شریف یونیورسٹی آف ایگری کلچر ملتان کے رہنماؤں رومان اسلم، اسامہ منیر میو کی پاکستان صدائے میو فورم کی ٹیم سے ملاقات کے موقع پر چوہدری ناصر محمود میو، حافظ سلمان طارق میو، ارسلان ارشد میو، شفیق بلو میو، چوہدری دین محمد عارف، آصف جمیل میو اور دیگر کا گروپ فوٹو

ڈسکہ میں مترانوالی کے مولانا یوسف رشیدیؒ کی صاحبزادی اور حافظ طارق جمیل میو کی ہمشیرہ کی شادی کی تقریب میں وزیراعظم کے کوارڈی نیٹر شبیر احمد عثمانی، چوہدری احسن رضا میو ایم پی اے، سابق ایم پی اے اختر حسین بادشاہ، سابق ناظم چوہدری عبدالوحید میو، چیئرمین حمید خاں اور محمد عرفان میو کا دلہا اور میزبان کے ہمراہ گروپ فوٹو

وزارت مذہبی امور پاکستان کے سیکرٹری حافظ عبیداللہ ذکریا میو کو حج کے بہترین انتظامات پر ایوارڈ دیتے ہوئے

نارووال میں میو ایمپلائز ڈیٹا شماری جلد مکمل کی جائے گی۔شاہد خاں

ڈیٹا شماری کا کام یونین سطح پر تقسیم کیا جائے گا، چیف آرگنائزر صدائے میو فورم نارووال

نارووال (نمائندہ صدائے میو) پاکستان صدائے میو فورم ضلع نارووال کے چیف آرگنائزر شاہد خاں میو نے صدائے میو کی طرف سے میو ایمپلائز کا ڈیٹا جمع کرنے کی مہم کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ نارووال میں میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کا کام جلد مکمل کرلیا جائے گا اس سلسلے میں صدائے میو فورم نارووال کی طرف سے یونین کونسل کی سطح پر کمیٹیاں تشکیل دی جارہی ہیں۔انہوں کہا کہ میو سپوت ایوارڈ اور شہدائے میوات کانفرنس کی طرح ہم اس کام میں بھی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرکے نارووال کا نام سب سے اوپر لانے کی کوشش کریں گے۔

حافظ عبیداللہ میو کو حج کے بہترین انتظامات پر حکومت کی طرف سے ایوارڈ

حافظ عبیداللہ نے جس ثابت قدمی سے ذمہ داری نبھائی وہ قابل تحسین ہے، سیکرٹری مذہبی امور

لاہور (نمائندہ صدائے میو) وزارت مذہبی امور بین المذاہب آف پاکستان کی طرف سے ایڈیشنل سیکرٹری پنجاب حافظ عبیداللہ ذکریا میو جو حج 2025ء شکایات سیل کے نگران تھے کو ان کی بہترین کارکردگی پر خصوصی ایوارڈ سے نوازا گیا۔سیکرٹری وزارت مذہبی امور نے کہا کہ مشکل ترین موسمی حالات اور غیر معمولی دباؤ کے باوجود حافظ عبیداللہ ذکریا میو نے جس ثابت قدمی اور لگن سے اپنی ذمہ داری نبھائی وہ حقیقی معنوں میں قابل تحسین ہے ان کی محنت اور خلوص حالیہ برسوں کے حج میں بہترین کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہے جس پر وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

بستی داد (راجہ رام) شجاع آباد میں ہونے والے ظریف شہید کرکٹ ٹورنامنٹ میں میو الیون اور ملتان سلطان الیون کے درمیان ہونیوالے کانٹے دار مقابلہ میں میو الیون کی شاندار کامیابی پر صدائے میو فورم ضلع ملتان کے چیف آرگنائزر چوہدری ناصر محمود میو، صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو، کسان اتحاد کے صدر اظہر خاں جوئیہ، رانا عبدالرزاق نون، عزیز الرحمٰن میو، نعمان عبداللہ اور دیگر مہمان میو الیون کے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کرتے ہوئے۔چوہدری ناصر محمود میو نے میو الیون کی بھرپور حوصلہ افزائی بھی کی

ماہنامہ صدائے میو لاہور
میو قوم کا واحد نمائندہ ترجمان
چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو 300-2481227
ایڈیٹر محمد اکرم میواتی 0321-4990135
جولائی 2025

پاکستان صدائے میوفورم شجاع آباد کے زیراہتمام چوہدری حسن خاں میو کے ڈیرہ علی ٹاؤن شجاع آباد میں بُنیانُ مرصوص آپریشن کی کامیابی پر پاک فوج سے اظہار یکجہتی کے لئے ہونیوالی جشن فتح پاکستان کی تقریب سے سابق صوبائی وزیر رانا اعجاز احمد نون، چوہدری ناصر محمود میو، حافظ سلمان طارق میو، رانا شاہ زیب، رانا افتخار، تیمور اعوان، خان اظہر خاں جوئیہ، شوکت علی، مبشر اکبر ایڈووکیٹ، چوہدری شاہد رحمان میو، چوہدری دین محمد عارف میو، محمد وقاص میو، محمد اسحاق میواتی، حافظ نعمان اور دیگر خطاب کر رہے ہیں جبکہ پروگرام کے اختتام پر شہدا کیلئے دعا کی جا رہی ہے

پاکستان قیامت تک سلامت رہے گا

پاک فوج نے پوری دنیا کو باور کرا دیا کہ پاکستان کمزور ملک نہیں

رانا اعجاز احمد نون

پاکستان کیلئے میوقوم کی قربانیاں قابل تقلید ہیں، ملک افتخار، پاک فوج کے ہوتے ہوئے ہمیں کوئی خطرہ نہیں، شاہ زیب، ہمیں فخر ہے کہ ہم اس فوج کے سائے تلے ہیں جسے دنیا مانتی ہے، اظہر خاں جوئیہ

پاک فوج نے اپنی طاقت کا لوہا منوالیا، چوہدری ناصر محمود، شجاع آباد والوں کو فخر کرنا چاہیئے کہ اس شہر کے سپوت نے 65ء کی جنگ میں آخری دم تک دشمن کا مقابلہ کیا۔ حافظ سلمان طارق، شاہد رحمٰن، دین محمد عارف اور دیگر کا خطاب

شجاع آباد (نمائندہ صدائے میو) پاکستان صدائے میوفورم شجاع آباد کے زیراہتمام چوہدری حسن خاں میو کے ڈیرہ علی ٹاؤن شجاع آباد میں ''بُنیان مرصوص'' آپریشن کی تاریخی کامیابی پر جشن فتح پاکستان کی عظیم الشان تقریب منعقد ہوئی جس میں علاقہ کے معروف سیاسی وسماجی شخصیات اور دیگر برادریوں کے معززین سمیت بڑی تعداد میں شجاع آباد کی میو برادری نے شرکت کی۔ اس موقع پر مہمان خصوصی سابق صوبائی وزیر رانا اعجاز احمد نون نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی بقا اور سلامتی کا مسئلہ آئے تو سیاسی وابستگی سے بالاتر ہو کر ہم پوری قوم اپنی فوج کے شانہ بشانہ ہوتی ہے۔ فرنگیوں سے آزادی کی جنگ ہو یا ہندو بنیے کسی کو آنکھ دکھانے کی کوشش کریں ہمیشہ مسلمانوں نے ہی انکا مقابلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ صورتحال میں افواج پاکستان نے جس طرح دشمن کے وار کا مقابلہ کر کے اپنی طاقت کا لوہا منوایا ہے اس سے پوری دنیا میں ہماری افواج کی وجہ سے پاکستان کی اہمیت میں اضافہ ہوا ہے اور جس ملک کے بارڈرز پر میو جیسی بہادر قوم آباد ہو اسکا مقابلی کرنا کسی کیلئے آسان کام نہیں دیگر مہمانان گرامی ملک افتخار احمد، چوہدری اظہر خاں جوئیہ، رانا شاہ زیب، تیمور اعوان، شوکت علی، چوہدری شاہد رحمان میو، چوہدری دین محمد عارف، صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو اور میزبان چوہدری ناصر محمود میو نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اپنے ملک کیلئے ہر برادری میں میوقوم جیسا جذبہ پیدا ہو جائے تو کوئی ہماری طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرات نہ کر سکے۔ شجاع آباد والوں کو اس بات پر فخر کرنا چاہئے کہ 65ء کی جنگ میں آخری سانس تک لڑنے والا عبدالشکور شیرا میو شجاع آباد کا سپوت تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں فخر ہے کہ ہم اس فوج کے سائے تلے ہیں جس کی طاقت کو پوری دنیا تسلیم کرتی ہے۔ جو لوگ عوام اور پاک فوج کے درمیان نفرتیں پیدا کرنے کی کوشش کر رہے تھے اسی کا اسی کے اثرات جاننے کیلئے ہندوستان نے اسرائیل کی سرپرستی میں پاکستان پر حملہ کیا لیکن پوری دنیا نے دیکھ لیا کہ عوام اور فوج کے درمیان کوئی نفرت نہیں پاکستان کی خاطر سب ایک دوسرے کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ ہی ایک ساتھ رہیں گے۔

شجاع آباد کی برادری نے ہمیں کبھی مایوس نہیں کیا، ناصر محمود میو

شجاع آباد (نمائندہ صدائے میو) علی ٹاؤن شجاع آباد میں ہونیوالی جشن فتح پاکستان کی تقریب کی شاندار کامیابی پر کہا کہ ہم نے پاکستان اور برادری کے اجتماعی مفاد میں جب بھی پروگرام کیا ہمیں شجاع آباد کی برادری نے کبھی بھی مایوس نہیں کیا۔ اس بات سے قطع نظر کہ کون آئے گا ہمیشہ ہماری آواز پر لبیک کہہ کر ہماری عزت افزائی کی جس پر ہم اپنی قوم کے احسان مند رہیں گے۔

چوہدری حسن خاں نے اپنی طرف سے 600 شرکاء کو کھانا کھلایا

شجاع آباد (نمائندہ صدائے میو) علی ٹاؤن شجاع آباد میں ہونیوالی جشن فتح پاکستان تقریب کے میزبان اور پاکستان صدائے میوفورم ضلع ملتان کے چیف آرگنائزر چوہدری ناصر محمود میو کے والد محترم چوہدری حسن خاں نے تقریب کے اختتام پر مہمانوں سمیت 600 شرکاء کو اپنی طرف سے کھانا کھلایا۔

فائل نہیں پلاٹ
آپکے خوابوں کی تعبیر
رجسٹری / انتقال
رحمت پارک
متصل کوٹ میلہ رام مین فیروزپور روڈ لاہور
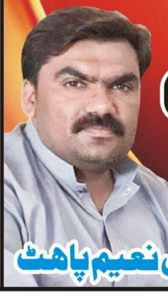
شاہین احمد
0300-8084821

عاطف شریف
0321-4022645
چیئرمین حاجی نعیم پاہٹ
حاجی محسن شریف
PROPERTY CHANNEL
REAL ESTATE CONSULTANTS

ہم مکانوں کی نہیں مکینوں کی بات کرتے ہیں
کراچی میں مارکیٹنگ کی دنیا میں اعتماد اور احساس کا نام
یونائیٹڈ مارکیٹنگ گروپ
UMG
UNITED MARKETING GROUP
نفسانفسی کے اس دور میں الحمدللہ یونائیٹڈ مارکیٹنگ گروپ اپنے کلائنٹس کے ساتھ اعتماد اور دیرپا تعلقات قائم رکھنے پر یقین رکھتا ہے۔ UMG صرف تسلیم شدہ معماروں اور منظور شدہ سوسائٹیوں کے ساتھ ہی کام کر رہا ہے۔ ہم صرف اور صرف رئیل اسٹیٹ میں اعلیٰ ROI کے ساتھ سرمایہ کاری کے مواقع فراہم کرتے ہیں

عبدالوحید میو
چیف ایگزیکٹو
0321-9503570
Office:
FL-3 FALAKNAZNAZ WONDER CITY-3
LDA SCHEME-34 SURJANI TOWN KARACHI

حیدرآباد میں چیئر مین حاجی افضل خاں میو کی صدارت میں ہونے والے پاکستان میو اتحاد کے مرکزی اجلاس سے سینئر وائس چیئر مین شمس العارفین، مرکزی صدر حاجی محبوب علی میو اور مرکزی سیکرٹری جنرل غلام نبی میو ایڈووکیٹ خطاب کر رہے ہیں اجلاس میں محمد الیاس نکہ میو، حاجی عبدالحکیم میو شہاب الدین میو، سردار لیٰسین خاں، محمد عمر میو، محمد جمیل میو، حاجی محمد حیات، عبدالعزیز نکو میو، اشرف خاں میو، شمس الدین میو اور دیگر شریک ہیں جبکہ آخری تصویر میں اجلاس کیا ختتام پر شرکا کے کھانے تناول کر رہے ہیں (تصویر: صدائے میو)

حیدرآباد میں حاجی افضل خاں کی صدارت میں میو اتحاد کا اہم اجلاس، ملک بھر میں تنظیمی کام تیز کرنے کا فیصلہ

میو اتحاد کے پروگرام اور اجلاس بھی ہوتے ہیں مگر ہم آج تک اپنی طاقت کا مظاہرہ نہ کر سکے، ہم تنظیم کو سیاسی بنیادوں پر رجسٹرڈ کرانے کا سوچ رہے ہیں، چیئر مین حاجی افضل خاں میو

شہید اجمل خاں کا مشن پورا کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے، ملک بھر کی برادری آج بھی میو اتحاد سے جڑنے کو تیار ہے، اجلاس سے شمس العارفین، حاجی محبوب علی، غلام نبی میو حاجی عبدالحکیم اور دیگر کا خطاب

حیدرآباد (نمائندہ صدائے میو) پاکستان میو اتحاد کا مرکزی اجلاس حیدرآباد کے مقامی شادی ہال میں منعقد ہوا جس میں چیئر مین حاجی افضل خاں میو، سینئر وائس چیئر مین شمس العارفین، وائس چیئر مین حاجی عبدالحکیم میو، مرکزی صدر حاجی محبوب علی میو سینئر نائب صدر محمد الیاس نکہ اور نشر واشاعت سیکرٹری شہاب الدین میو سمیت بڑی تعداد میں کراچی، حیدرآباد، میرپورخاص اور ٹنڈو الہیار کے رہنماؤں نے شرکت کی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ملک بھر میں تنظیمی کام کو تیز کیا جائے گا اور جلد ہی ملک بھر کے دورے کئے جائیں گے۔ اس موقع پر چیئر مین حاجی افضل خاں میو نے خطاب کہا کہ میو اتحاد کے اجلاس اور پروگرام بھی ہوتے ہیں لیکن آج تک ہم اپنی طاقت کا مظاہرہ نہیں کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ ہم میو اتحاد کو سیاسی بنیادوں پر رجسٹرڈ کرانے کا سوچ رہے ہیں، شمس العارفین، حاجی محبوب علی میو، غلام نبی ایڈووکیٹ، حاجی عبدالحکیم اور دیگر نے خطاب کرتے ہوئے کہ شہید اجمل خاں کا مشن پورا کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے ملک بھر کی برادری آج بھی میو اتحاد سے جڑنے کو تیار ہے بس محنت کی ضرورت ہے۔

لاڑکانہ چوک حیدرآباد میں پاکستان میو اتحاد کے رہنما حاجی عبدالحکیم میو، محمد الیاس نکہ میو، شہاب الدین میو، عبدالعزیز نکو، قاری محبوب احمد میو، صوبیدار میجر (ر) جاوید میو، انسپکٹر شریف میو، محمد شفیق پپو، ماسٹر جان محمد میو اور دیگر کراچی اور ٹنڈو الہیار کے برادری بھائیوں کے تنازع کے مصالحاتی اجلاس میں شریک ہیں

حاجی افضل خاں نے احسان میو کو میو اتحاد کراچی کا صدر نامزد کر دیا

کراچی (نمائندہ صدائے میو) میو اتحاد کے چیئر مین حاجی افضل خاں میو نے میواتی قومی تحریک کے مرکزی صدر محمد احسان میو کو میو اتحاد کراچی ڈویژن کا صدر نامزد کر دیا جس کی منظوری مرکزی اجلاس میں بھی دی دی گئی۔

ٹھیکیدار رمضان میو کی ساس چھمبڑ شہر میں وفات پاگئیں

چھمبڑ (رپورٹ/عبدالرحمٰن میو) سیٹھ حامد میو کی اہلیہ، محمد ایوب میو کی والدہ محترم، میو اتحاد سندھ کے نائب صدر ٹھیکیدار رمضان میو کی ساس اور میو سوشل گیدرنگ کراچی کے لیگل ایڈوائزر نعمان میو ایڈووکیٹ کی نانی چھمبڑ شہر میں قضائے الٰہی سے وفات پاگئیں۔

کھیراؤ شاخ کے ظہور احمد طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے

میرپورخاص (نمائندہ صدائے میو) میو اتحاد خدا کی بستی کراچی کے نائب صدر عمران میو کے والد محترم ظہور احمد میو میرپورخاص کے نواحی گوٹھ کھیراؤ شاخ میں طویل علالت کے بعد قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ جنازہ میں میو اتحاد کے رہنماؤں سمیت بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

امام خاں گوٹھ کے ماسٹر اسحاق کے بھائی شیر محمد میو وفات پاگئے

میرپورخاص (نمائندہ صدائے میو) گوٹھ امام خاں (دس میل موری) کے ماسٹر محمد اسحاق میو کے بڑے بھائی شیر محمد میو قضائے الٰہی سے وفات پاگئے۔ جنازہ میں بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

میو اتحاد کے مرکزی قائدین کا کورنگی اور منظور کالونی کا ہنگامی دورہ

32 اے میں صدر اکرم میو، وائس چیئر مین اصغر میو، منظور کالونی میں صدر شوکت علی میو اور مشتاق احمد اور دیگر نے مہمانوں کا استقبال کیا

مہمانوں میں چیئر مین حاجی افضل خاں، سینئر وائس چیئر مین شمس العارفین، سندھ کے نائب صدر حاجی نور محمد اور لائبہ عرفان شامل تھیں

کراچی (نمائندہ صدائے میو) پاکستان میو اتحاد کے چیئر مین حاجی افضل خاں میو، سینئر وائس چیئر مین شمس العارفین، سندھ کے نائب صدر حاجی نور محمد میو، کراچی کے صدر احسان میو اور لیڈیز ونگ کے جنرل سیکرٹری لائبہ عرفان میو نے میو اتحاد کے ذمہ داران و کارکنان سے ملاقات کیلئے کورنگی 32-A اور منظور کالونی کا ہنگامی دورہ کیا سیکٹر 32-A میں صدر محمد اکرم میو اور وائس چیئر مین محمد اصغر میو کی قیادت اور منظور کالونی میں صدر شوکت علی میو اور مشتاق احمد میو کی قیادت میں مہمانوں کا شاندار استقبال کیا اس موقع پر چیئر مین حاجی افضل خاں میو اور دیگر رہنماؤں نے تنظیم کے ذمہ داران و کارکنان کو ہدایت کی کہ وہ تنظیمی معاملات کو مستحکم بنانے کی بھرپور کوشش کریں

سیکٹر A-32 کورنگی میں چیئر مین اصغر میو، صدر محمد اکرم میو، سابق چیئر مین اسحاق میو اور منظور کالونی میں صدر میو اتحاد شوکت علی میو، مشتاق احمد میو اور دیگر معززین برادری کا میو اتحاد کے قائدین کے ہمراہ گروپ فوٹو

میو اتحاد حیدرآباد کے جنرل سیکرٹری میجر (ر) جاوید میو کے بیٹے حمزہ جاوید کی منگنی کے موقع پر میو اتحاد کے رہنماؤں حاجی عبدالحکیم میو، عبدالعزیز نکو میو، عبدالستار میو، حاجی حیات میو، ماسٹر جان محمد، غلام حسین اور دیگر کا میزبان کے ہمراہ گروپ فوٹو

میرپورخاص میں میو فاؤنڈیشن کے سرپرست حاجی عثمان میو سے ملاقات کے بعد عدنان خرم ایڈووکیٹ، مولانا حاشر میو، محمد عمر میو اور فیصل میو کا گروپ فوٹو

گیریلو کے اصغر میو کی 12 سالہ گونگی بہری بیٹی شیخ مشتاق وغیرہ نے اغوا کر لیا

لاڑکانہ (نمائندہ صدائے میو) لاڑکانہ نواحی قصبہ گیریلو کے اصغر خاں میو کی 12 سالہ پیدائشی گونگی بہری بیٹی کو 8 جون کو شیخ مشتاق احمد وغیرہ نے اغوا کر لیا۔ ملزمان کیخلاف مقدمہ درج ہونے کے باجود تاحال ملزمان کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ بعض سیاسی شخصیات ملزمان کی پشت پناہی کر رہی ہیں جس کی وجہ سے پولیس بھی ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے۔ پیارا لنڈ کے عمران میو کی اطلاع پر صدائے میو کی درخواست پر سابق ایم پی اے چوہدری امجد علی میو اور سردار ابراہیم شاہین کی کوششوں کے باجود ابھی تک مسئلہ حل نہیں ہوا۔

سندھ میں شہید اجمل خاں کے نام پر ایک ہزار پودے لگانے کا اعلان

میرپورخاص (رپورٹ/شہاب الدین میو) پاکستان میو اتحاد کے مرکزی سیکرٹری جنرل غلام نبی میو ایڈووکیٹ نے سندھ میں شجر کاری مہم شروع کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ میو اتحاد کی طرف سے سندھ میں شہید اجمل خاں اور اپنے پیاروں کے نام پر ایک ہزار پودے لگائے جائیں گے اس سلسلے میں کام شروع کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جتنے بھی کارکن ایک سال تک اپنے لگائے گئے پودوں کی نگہداشت کریں گے انہیں سال مکمل ہونے پر پاکستان میو اتحاد کی طرف سے اعزازی سندھ جاری کی جائے گی۔

میو ہاؤس لطیف آباد نمبر 6 حیدرآباد میں پاکستان میو اتحاد کے مرکزی صدر حاجی محبوب علی گڈو میو کی طرف سے دی گئی عید ملن پارٹی میں ممبر سندھ اسمبلی ایڈووکیٹ راشد خاں میو، پاکستان میو اتحاد کے رہنما حاجی عبدالحکیم میو، محمد الیاس نکہ میو، حاجی عبدالعزیز میو، شہاب الدین مالبیا میو، حافظ راشد شریف میو محمد حسن چاندو میو، میجر صوبیدار (ر) محمد جاوید میو، حاجی محمد حیات میو، محرم علی میو، محمد شفیق پپو میو، استاد محمد سلیم میو اور دیگر شریک ہیں ....

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو
300-2481227

میوقوم کا واحد نمائندہ ترجمان ماہنامہ
صدائے میو لاہور

جولائی 2025
ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی
0321-4990135

ڈی ایچ اے لاہور میں محترمہ ناصرہ میو کے بیٹے اُسام میو کے ولیمہ میں شریک وزیراعظم کے مشیر شبیر احمد عثمانی، ممبران اسمبلی سعد وسیم شیخ، چوہدری الیاس گجر، سابق ممبران اسمبلی چوہدری طارق شبیر میو، چوہدری امجد علی میو اور دیگر شخصیات محمد اسلم راؤ، سردار عظیم اللہ خاں ایڈووکیٹ، چوہدری عبدالوحید میو، حاجی محمد خاں ڈوگر، حاجی محمد یوسف میو، بیرسٹر شاہد مسعود، چوہدری ناصر خاں میو، چوہدری وحید اختر، چوہدری انور میو، چوہدری طاہر رشید، راؤ گلزار احمد اور دیگر کا محترمہ ناصرہ میو اور دلہا کے ہمراہ گروپ فوٹو (تصویر: صدائے میو)

باہمن باہمن ہر
کوئی کرے بھائی
بنے کوئی کوئی

محترمہ ناصرہ میو کے بیٹے کی شادی میں صدائے میو فورم دیگر میو بھائیوں کی طرف سے 300 من کا بھات

بغیر کسی رشتے داری کے پاکستان صدائے میوفورم کی ٹیم نے چوہدری عبدالوحید کی قیادت میں 32 من بھات بھرا تو لاہور سے چوہدری انور میو اور لندن کے محمد فیاض ودیگر نے بھی بڑھ چڑھ کر بھات بھر دیا

بغیر جہیز کے شادی کی ہے۔ دختر میوات کہنے والوں نے بھائی ہونے کا حق ادا کر دیا، ہمیں پیسوں سے غرض نہیں لیکن برادری میں جو پیغام گیا اس پر خوشی ہے، میں سب بھائیوں کی شکر گزار ہوں، محترمہ ناصرہ میو

لاہور (رپورٹ/صدائے میو) گزشتہ دنوں دختر میوات محترمہ ناصرہ میو کے بیٹے اُسام میو کی شادی نقوش میوات کے ایڈیٹر شبیر احمد میواتی کی صاجزادی سے انجام پائی جس میں وزیراعظم پاکستان کے کوارڈی نیٹر شبیر احمد عثمانی، ممبر قومی اسمبلی سعد وسیم شیخ، ممبر پنجاب اسمبلی چوہدری الیاس گجر، سابق ممبر قومی اسمبلی چوہدری طارق شبیر میو اور سابق ممبر صوبائی اسمبلی چوہدری امجد علی میو و دیگر سیاسی وسماجی شخصیات سردار عظیم اللہ خاں میو، چوہدری عبدالوحید میو، چوہدری یوسف میو، بر گیڈیئر (ر) ظفر یٰسین بابر میو، حاجی خان محمد ڈوگر، محمد اسلم راؤ، بیرسٹر شاہد مسعود، چوہدری انیس ننھی، چوہدری وحید اختر، چوہدری محمد انور میو، سابق ناظم چوہدری ناصر خاں، راؤ گلزار خاں، فیصل جاوید میو اور پاکستان صدائے میوفورم لاہور، قصور، شجاع آباد اور نارووال کی ٹیم سمیت بڑی تعداد لندن اور پاکستان کی معروف شخصیات نے شرکت کی۔ اس موقع پر پاکستان صدائے میوفورم لاہور، قصور، شجاع آباد اور نارووال کی ٹیم کی طرف سے وڈالہ سندھواں کے سابق ناظم چوہدری عبدالوحید میو کی سربراہی میں 32 من روپے کا بھات ڈالا جس میں سب سے زیادہ چوہدری عبدالوحید میو، دوسرے نمبر پر چوہدری اقبال سحر خاں، تیسرے نمبر پر چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ اور حاجی نعیم پاہٹ کی طرف سے حصہ ڈالا گیا جبکہ صدائے میوفورم ضلع ملتان کے چیف آرگنائزر چوہدری ناصر محمود میو اور صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق کی طرف سے ایک ایک من کا حصہ ڈالا گیا باقی کی رقم سب نے مل جل کر دی۔ پاکستان صدائے میوفورم کی ٹیم کے علاوہ لاہور کے چوہدری انور میو نے 100 من، لندن کے محمد فیاض نے 50 من اور دیگر نے کسی بھی قسم کی رشتے داری نہ ہونے کے باوجود بھات ڈالا۔ حقیقی بھائیوں کے علاوہ برادری بھائیوں کی طرف سے 300 من سے زائد کا بھات ڈالا گیا۔ لندن سے آئے مہمانوں نے میوقوم کی اس چاہت بھری رسم کو دیکھ کر حیرت اور خوشی کا اظہار کیا۔ شادی کے بعد محترمہ ناصرہ میو نے صدائے میو سے بات چیت کرتے ہوئے شادی میں شرکت کرنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ الحمدللہ۔ اللہ کا دیا سب کچھ ہے اس لئے ہم نے بغیر کسی بھی قسم کے جہیز کے بیٹے کی شادی کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں پیسوں سے غرض نہیں لیکن پاکستان صدائے میوفورم، چوہدری محمد انور میو محمد فیاض اور دیگر معززین برادری نے رشتے داری کے بغیر میرا بھائی بن کر جس طرح میری خوشیوں کو دوبالا کیا ہے وہ نہ صرف میرے لئے اعزاز کی بات ہے بلکہ اس سے پوری قوم کو "بہنیں سب کی سانجھی ہوتی ہیں" کا جو پیغام گیا ہے وہ ہم سب کے لئے خوشی اور فخر کی بات ہے۔

دختر میوات محترمہ ناصرہ میو اپنے بیٹے کی شادی کے موقع پر پاکستان صدائے میوفورم اور دیگر معززین برادری کی طرف سے بھات وصول کرنے کیلئے آتے ہوئے اس موقع پر بر گیڈیئر (ر) ظفر یٰسین بابر میو، چوہدری عبدالوحید میو، پروفیسر سرفراز احمد میو، چوہدری اقبال سحر خاں، چوہدری سرور شاہین اور صدائے میوفورم کے دیگر ذمہ داران بھی موجود ہیں

معروف سیاسی وسماجی شخصیت محترمہ ناصرہ میو کے بیٹے کے ولیمہ کے موقع پر سابق ناظم وڈالہ سندھواں چوہدری عبدالوحید میو، حاجی نور محمد میو، فیصل جاوید اور پاکستان صدائے میوفورم کے مرکزی، لاہور، قصور، نارووال اور شجاع آباد کے ذمہ داران پروفیسر سرفراز احمد میو، حاجی عمر فاروق، چوہدری سرور شاہین چوہدری اقبال سحر خاں، پروفیسر محبوب عالم، انجینئر امین خاں، ماسٹر عرفان میو، حاجی محمد اسلم میو، عبدالستار خاں، چوہدری ناصر محمود میو، شاہد خاں میو، محمد اکرم میواتی، چوہدری سلیم خاں، چوہدری نوید خاں ایڈووکیٹ، محمد امجد میو اور دیگر کا محترمہ ناصرہ میو کے ہمراہ گروپ فوٹو

میوا یمپلائز کا ڈیٹا جمع کرنے کی مہم کیلئے پہلے مرحلے میں مختلف علاقوں میں نامزد کئے گئے ذمہ داران

تحصیل پسرور

اعجاز حسین خاں میو
سیہووال تحصیل پسرور
ضلع سیالکوٹ
رابطہ نمبر
0301-6320334

تحصیل شجاع آباد

محمد وقاص میو
چاہ چوہدری والا راجہ رام
تحصیل شجاع آباد
رابطہ نمبر
0300-6797771

تحصیل کہروڑپکا

چوہدری اشفاق میو
لائل پور موضع واہ جبرانی
تحصیل کہروڑپکا
رابطہ نمبر
0300-8748444

شجاع آباد شہر

عزیز الرحمٰن میو
تحصیل شجاع آباد
رابطہ نمبر
0302-9594215

تحصیل قصور

نوید یٰسین میو
نزد امام بارگاہ مصطفےٰ آباد
ضلع قصور
رابطہ نمبر
0301-4922745

تحصیل چونیاں

محمد عاطف میو
گاؤں ہرسہ شہزادہ
تحصیل چونیاں
رابطہ نمبر
0321-9496881

ملتان سٹی

محمد ارشد میو
اریج سنٹر تحصیل چوک
بوسن روڈ ملتان
رابطہ نمبر
0300-8650622

تحصیل ملتان

اسامہ منیر میو
موضع قصبہ مڑل
ضلع ملتان
رابطہ نمبر
0301-1958274

سلسلہ وار

گُھڑ چڑھی میو خاں

گھڑ چڑھی اور میو خاں کی لاہور سُو واپسی پہ پہلی کارستانی

گزشتہ سے پیوستہ

گھڑ چڑھی اور میو خاں لاری اور ریل کو کرایو دیرحلوہ پوری اور لھسّی پیرا آ۔ دو دو بندوق خرید کے بی اُن کے پئے دس بارھے روپیہ بچ گاہا۔ اب وے اپنا من کا ساؤ کار ہا۔ بھاری رقم گوجھا میں ہی۔ دس بارھے روپیان نے کم مت سمجھو۔ روپیہ کو چار سیر دیسی خالص گھی ملے ہو، ایک روپیہ میں دھونؒ (بیس سیر) گھیوں آوے ہا، جو، جوار، چنا اور باجرہ کی تو کوئی اُوکھات ای نہ ہی۔ اب اُن نے اپنا شہر کشن گڈھ کُو جانو ہو اپر پیروج پر کا لڈو اور برفی پوری میوات میں مشہور ہا۔ اُن نے چمن لال حلوائی سُو پانچ سیر لڈو بنوایا اور ہونی کھڑا ہور کھان لگ گا۔ اتنے میں ایک بنْیا چمن لال کی دُکان پہ آیو۔ واسُو رام رام کری اور ساتھ ای والُو بتانؒ لگ گو۔

بھیّا چمن لال! اپنا لالہ شام لال کا تو وارا نیارا ہوگا۔ ایک من روپیہ نگد ملاہاں۔ بہو کو سُتّا چاندی کو گہنو اتیک اے کہ پیلی ہوگی۔ لالہ جی کُو سُتّا کی گونٹھی، بائی جی کو ہاتھن کو سونا کا کڑا، چھورا کو سُتّا کی گونٹھی اور چپکن اور اپنی بیٹی کُو سونا کو نولکھا ہار دیا ہاں۔ میں کہا کہوں اپنی بنْیا برادری میں تو آج تیک ایسو بیاہ نہ ہویو ہے۔ تو آپ برات میں ہو کہ کائی کی کہی کہہ رواَ؟ اور کہا میں آپ براتی ہو اور برات بی پورا ڈیڑھ سو آدمین کی ہی، براتی گیلے روپیہ دیو ہے۔ ای دیکھ۔ ای کہہ کے وانے جیب سُو چاندی کو چمکتو روپیہ نکال کے لالہ چمن لال کُو دِکھایو ساتھ ای بولو:۔

"اور سُنؒ! جب لالہ جی کی سمدھنؒ نے واکُو موتین کی مالا پہرائی تو وا کی جٹھانی بڑبڑائی:۔

"لیو بھلو موتین کی مالا سُور کی ناڑ میں کیسے بھاندے گی۔ ساری سلامی دین والی بیر بانی ہنس پڑی۔ ای بات ہمن نے بی سُن لی اور سبھی ہنس پڑا" صحیح تو کہی ہی بنْینی نے۔ لالہ جی بُڑک سُور کی سی ہے، ناڑ بی کندھان سُو چپکی پڑی اے" چمن لال نے بی اپنا دل کی بھڑاس نکالی۔ دونوں بنْیا بتلاتا رہا۔ یہ دونوں بھائی چپ چاپ مٹھائی کھاتا رہا اپر اُن کی باتن نے دھیان سُو سنتا رہا۔ گھڑ چڑھی نے بتانیا سُو پوچھی:۔

"لالہ جی! ای برات کہاں گئی ہی؟"

"نوگانواں لالہ مُرلی دھر کے"

دونوں بھائی پتّان پہ دھری مٹھائی اے ڈکار گا۔ خالی پتّا ہُونی پھینک دیا اور آگے کو چل دیا۔ کچھ دور جاکے گھڑ چڑھی بولو:۔

"لالہ! کہا صلائے اے؟"

"کس کا بارا میں؟"

"بنْیا کی برات اے لُوٹنا کا بارا میں؟"

کیں؟

"نِنوا کا روپیہ نہ دیتا آں؟"

"ہے آسنگ؟"

ارے بھائی! یہری گُو بی بسم اللہ، بنْیان کے مارے بی آسنگ۔ چل تو پھر ٹھیک ہے۔ دونوں بھائی لاری اڈہ جان کی بجائے پہاڑ مہیں چل دیا۔ کھولاؒ میں پہنچا۔ گھڑ چڑھی ایک سِلا (چٹان) کی اوٹک میں بیٹھ گو میو خاں واسُو دس بارھے پینڈ آگے جاکے دُبک گو۔ وے ایسے بیٹھا کہ وے تو کھولاؒ میں سُو آتا جاتا اے دیکھ سکاں۔ اپر اُن نے کوئی نہ دیکھ سکے۔ دونالی بندوقن میں نیا کارتوس بھرلیا۔ ای پہلی اُجماس (آزمائش) ہی۔

میوات میں تین دن بیٹی والاؒ کے گھر برات رہوے ہی۔ دورات رُک کے تیسرے دن عصر سُو پیچھے بیٹی برات کے ساتھ بِدا کردی جاوے ہی۔ بڈھار بٹتے ای براتی بھگ آوے ہا۔ بس نوسہ کے ساتھ سلام کو دو چار بھائی بند اور خاص رشتے دار ای رہ جاوے ہا۔

میوات میں بنْیا باننو اور دوسری اور جاتی جیسے جاٹ اہیر بنْیا، چمار، چوپڑا، کمہار سب ای میون کی ریت پہ چلے ہا۔ جات الگ الگ ہی، ریت بی الگ الگ ہی اپر رواج ایک ای او۔

برات گاؤں پہنچے ہی تو سارو گاؤں وا کی اگوائی (استقبال) کُو گاؤں باہر آ کھڑو ہووے ہو، سمدھین کی ملنی ہووے ہی، نیگ جوگ ہووے ہا۔ برات لے لی جاوے ہی۔ دو رات راکھ کے تیسرے دن بِدا کردی جاوے ہی۔ برات کی اگوائی کُو گاؤں کا مرد مانْس گاؤں باہر جا کھڑا ہووے ہا تو بیٹی کی بدائی کُو گاؤں کی ساری بیر بانی اور باہر سُو بُلائی سواسنی اور رستے دار بیر بانی نوسی اے بِدا کرن کُو گاؤں سُو باہر آوے ہی۔ گاؤں باہر نوسہ کو رتھ کھڑو ہووے ہو۔ نوسہ رتھ سُو تنک دور اپنا بھائی اور رشتے دارن کے ساتھ کھڑو ہووے ہو جو کہ دس پانچ ای ہووے ہا۔ جب نوسی رتھ / بہلی میں بٹھادی جاوے ہی تو پھر نوسہ بی چڑھ کے بیٹھ جاوے ہو اور رتھ / بہلی نیکا دیا جاوے ہا۔ بیر بانی کھڑی دیکھتی رہوے ہی جب آنکھن سُو اوجھل ہو جاوے ہی تو بگد کے آنکھن سُو آنسو پونچھتی بیاہ والاؒ گھر کُو آجاوے ہی۔ رشتے دار اور سواسنی تو رہ جاوے ہی گاؤں کی بیر بانی اپنا اپنا کھر کو چلی جاوے ہی

ملک میوات میں نُوں تو میون سُو اپرانت اور بی بہت سی جات ہی اپر کہاوتؒ سانُو جات ای کہوواوے ہی، ان سب جاتن میں تین جات گھنْی گندی ہی جن نے میوات کی گنگا کو پانی گدلو کر راکھو ہو۔ بنْیا، ساؤ کار اور مہاجن۔ میو ہل چلاوے ہو دھرتی کو مُھوں پھاڑ کے کھاوے ہو اور باقی کی ساری جات وا کی ٹہل سیوا کر کے واسُو ناج لیوے ہی، نائی بال بناوے ہو، میراسی من بہلاوے ہو، چمار جوتی بناوے ہو، کمہار بھانڈا دیوے ہو

> **لالہ جی، واکا دلہا بیٹا اور ساتھ ای نئی نویلی نوسی نے دونوں گڈھ والان نے دیکھی آگے پیچھے دائیں بائیں بندوق ای بندوق اور نا گہانی مونت ہی**

چوپڑا صفائی کرے ہو اپر یہ تین جات بنْیا، ساؤ کار اور مہاجن حرام کھاوے ہی۔

کوئی غریب میو کار کرنی کی پھاتیا کے مارے اُن سُو قرض لیوے تو یہ بیاج پہ قرض دیوے ہا اور بیاج بی، بیاج در بیاج۔ فارسی جُبان میں "سود مرکب" آدمی مرنے مرجاوے ہو اپر اُن کو قرض نہ اُترے ہو ہین تیک کہ دادا کو قرض پوتا اے بی ادا کرنؒو پڑے ہو۔ اپر وہی بات ہی کہ تو کُو اور ناں مو کُو تھوڑ ناں۔ ان بے ہی مان جانن کے بگیر میون کو گُجر بی نہ ہو کیں کہ میو پوت تو بس ہلؒ جوتتے ای جانے ہو۔ کاروبار وا کا بس کی بات نہ ہی اُن کی جبان میں ای کہاوت ہی:۔

اُتم کھیتی، مدھم بوپار... نِکمو چاکری بھیک مدار

کھیتی باڑی ای سب سُو اُتم اور بڈھیا کسب ہو

یہ جات کاروباری اور دھن وان تو ہی اپر اُن میں دل گُردو نہ ہو۔ جے کدی کوئی میو سُو دو کھڑو ہوگو تو ان کی دھوتی گیلی ہو جاوے ہی پھر یہ ان کو ان کا پرکھان کی دھائی دے کے اپنی جان چھڑاوے ہا، عام طور سُو میوان نے اجمن بی نہ دیوے ہا، جب بی یہ کدی آپا سُو باہر ہو جاتا تو کوئی نہ کوئی ان کا مال پہ ڈاکو مارتو اور یہ بھیگی بلّی بن کے رام، رام کرتا اور ہاتھ جوڑتا رہ جاتا۔ لٹیرا آرام سُو لوٹ کے چلا آوے ہا۔

لالہ شام لال کُو بیاہ میں نگدی۔ گہنا۔ لتّا اور باسنؒ بھانڈا املا۔ اُو اونچی ہوان میں اُڈو بہلی میں بیٹھو اپنا گھر لُو آرو ہو۔ پیچھے رتھ میں وا کا بیٹا بہو آپس میں چھیڑ چھاڑ کرتا، ہنستا شرماتا بے فکر چلا آرا ہا۔ جب ان دو گاڈھین کو قافلو گھاٹی میں پہنچو تو یہ کل پانچ جانا ہا۔ دو گڈھ والا، ایک بہل وان، ایک ارتھ دان، ایک لالہ جی آپ، چوتھو واکو نوسہ بیٹا اور پانچویں نئی بیاہا تا نوسی۔ جب یہ عین گھاٹی کا بیچ میں پہنچ گا تو اچان چک دونالی بندوق تان کے ایک ڈاکو آگے آ کھڑو ہویو۔ وانے اپنو مُھوں ڈھاٹا میں لپیٹ راکھو ہو وانے بہل وان سُو بندوق تان کے للکار کے کہی:۔

"ہُونی رُک جا نہیں تو گولی مار کے چھاتی پھاڑ دوں گو" اُو گھر چڑھی ہو۔ بہل وان نے موت آگے کھڑی دیکھی تو بیلن کا جوڑا کھینچ لیا، بیل ایک دم رُک گا۔ بہلی رکی تو پیچھے آتو رتھ بی رُک گو۔ گھر چڑھی نے یا سُو پہلے ایسی کرلی ہی دس بارھے کیکر موٹی موٹی لکڑی جو بندوق کی نال کے برابر ہی اُوپر سِلان پہ ایسے دھر دی ہی کہ نیچے سُو کوئی اوپر

بالم
0300-4507208
قیس چودھری چھرکلوت میو

دیکھے تو لگے کہ بندوق تنی پڑی اے۔ اتنے میں میو خاں بی رتھ کے پیچھے بندوق تان کے آ کھڑو ہویو۔ بہلی رُکی تو لالہ جی اور وا کا بیٹا نے پردہ سُو جھانک کے دیکھی کہ چلتی گاڈھی کیسے رُک گی۔ آگے دیکھی تو دونالی بندوق تانی ڈاکو کھڑو ہو۔ ڈاکو نے کہی اپنے اُوپر دیکھو دونوں گھاں لُو میرا آدمی بندوق تانی بیٹھا ہاں میرا اسارہ کرنا کی دیر اے ہُونی سُو تم نے بھون کے دھر دیں گا۔ اپنے پیچھے دیکھو ہُون بی مونت مُھوں پھاڑی کھڑی اے۔

لالہ جی، وا کا دلہا بیٹا اور ساتھ ای نئی نویلی نوسی نے دونوں گڈھ والان دیکھی آگے پیچھے دائیں بائیں بندوق ای بندوق کھڑی اور نا گہانی مونت۔ لالہ جی کی تو دھوتی گیلی ہوگی۔ للکار آئی "جے جان سلامت چہیئے ہے تو جو کچھ تیرے اور تیری نوسی کے پئے ہے چپ چاپ دے دے نہیں تو ہم مار کے آپ ای لے لیں گا" رام رام رام مار یو مت جو کچھ چہیئے لے لیو۔ دونوں گڈھ والا اپنا اپنا جوڑان پہ بیٹھا مٹنک راہا۔ اُن نے یا کا لُٹنا کو کہا دُکھ ہو تو۔ وے تو جانے ہا کہ یہ بنْیا تو یا ئی لائیک ہاں جو میون کا خون اے ہر گھڑی چونستا رہوا ہاں، گھر چڑھی نے میو خاں سُو کہی:۔

"جوان آگے بڑھ لالہ جی اور وا کا بیٹا بہون سُو سارا مال گہنا اے لے لے۔ تو ہے پتو ہے ناں کہ یا لُو بدائیگی میں کہا کچھ ملو ہے۔ تیں نے تو اپنی آنکھن سُو سب نگدی اور گہنا لتّا دیکھا ہاں۔ بنْیا کے درس گی کہ ان ڈاکون نے وا کی ساری کار کرنْی اپنی آنکھن سُو دیکھی اے۔ میو خاں پہلے رتھ پہ گیو نوسہ اور نوسی نے سارا گہنا اور نگدی نکال کے دے دی کچھ بی نہ راکھو کہ ڈاکون نے پتو ہے کہ کہا کچھ ملو ہے جے کوئی چیج راکھ لی تو جان بی دینی پڑے گی اور چیج پھر بی چلی جائے گی۔ وانے نوسہ سُو کہی:۔

"اپنا پھینٹا کا پلّا اے پھاڑ کے سب چیجن نے یا میں باندھ دے۔ جلدی کر نہیں تو گولی مار کے ہاتھ توڑ دوں گو۔ گھٹری اے لے کے بہلی پہ پہنچو۔ لالہ جی نے پہلے ای ساری نگدی نکال کے ہاتھن میں پکڑ راکھی ہی۔ اپنا کانن کی مُرکی، گلا کی ہنسلی اور ہاتھن کا بانکڑا نکال راکھا ہا۔ میو خاں پہنچو تو وانے اُو گھٹری لالہ جی کو پکڑا دی اور کہی:۔

"سب کچھ جلدی سُو یا میں باندھ دے"

لالہ جی کو مونت تو پہلے ای نکلو پڑو ہو اب زور زور سُو پاد بی رہو ہو۔ وانے کانپتا ہاتھن سُو گھٹری باندھ کے ڈاکو کے حوالے کر دی۔

دونوں بھائین نے بندوق کندھان پہ ایسے دھری کہ اُن کی نالی رتھ اور بہلی مہیں ای رہی۔ لمبی لمبی ڈگ بھرتا اُوپر پہاڑ پہ چڑھتا چلا گا۔ جب بنْیان کی نگاہن سُو اوجھل ہوگا تو بہل وان نے بہلی ہینک دی۔ لالہ شام لال بے ہوش ہو کے پڑ گو۔ بہلی کے پیچھے رتھ بی چل پڑو۔ نوسی نے جندگی میں پہلی بر مُھوں لپٹا ڈاکو دیکھا ہا۔ اُو تو بے ہوش ہوگی اپر نوسہ رام رام کرتو رہو۔ بہل وان اور ارتھ وان اے کوئی فکر نہ ہی اُن نے پتو ہو کہ ان کُو کرایو اور نیگ ہر حال میں مل کے رہنگا۔

پہاڑ کے دوسری گھاں لُو ناہر بھائی اُترا تو گوالؒ اپنی گائے۔ بھینس اور بھیڈ بکرین نے اپنا گھرن لُو لے جارا ہا۔ وے بی اُن گوالن کا ٹو نگلان میں رلؒ گا۔ گوالن لُو کئی کئی روپیہ دیا گوال نہال ہوگا اُن نے نہ پوچھی کہ بھایا اتیک روپیہ آیا کہاں سُو؟ وے اچھی طرے جانے ہا کہ دونوں بھائی کال تک اُن کے ساتھ ای گائے بھینس اور بھیڈ بکری چراک رے ہا۔ اب اُن کا ہاتھن میں دونالی بندوق دیکھی تو خوش ہوگا دل میں یہی سمجھی کہ کائی مندر اے لوٹ کے لایا ہاں کہ پھر کوئی بنْیا کہ کوئی ساؤ کار ہیٹے پڑ گو ہے۔ میون کے مارے یہ ہانسی کھیل ہا سبن نے مل کے کہی:۔

"دھنؒ اے بائے تہارے! جے گُھتن کر دیو"

دونوں بھائی اپنا پرانا واڑین نے خوش دیکھ کے نہال ہوگا۔

میو بُت نہ پوجے ہا اپر ا یکتا پرست بی نہ ہا۔ خدا کا بارے میں بس اتیک ای پتو ہو کہ اُو پیدا کرے ہے، رجک دیوے ہے اور وہی مارے بی ہے اپر یا کے ساتھ ساتھ وے بھیرو، چاؤنڈ، بھمیا، سیّد، کھیڑا دیوت، میتلاؒ ماتا ہے بی مانے ہا۔ اُن کا بت نہ ہا اُن کا ناؤں کو کوئی بی پھتّر گاؤں میں، گاؤں باہر پینا گُوا پہ دھر دیوے ہا۔ اِن پتھرن پہ اُن اَن دیکھا دیوی، دیوتان کو چڑھاوو چڑھاوے

> **کوئی غریب میو پھاتیا کے مارے قرض لیوے ہو تو آدمی مرنے مرجاوے ہو اپر قرض نہ اُترے ہو ہین تیک کہ دادا کو قرض پوتا اے بی ادا کرنؒو پڑے ہو**

ہا۔ مہادیو اور گور جا بڑا دیوتا اور دیوی بی کالا پہاڑ پہ ای، مہا دیو کو مندر ہے۔

گوالنؒ سُو نمٹ کے دونوں بھائی مہادیو کا مندر پہ جا پہنچا۔ پجاری نے بندوق دیکھی تو سٹّی گم ہوگی اپر سکل سُو پچھان لیا کہ یہ تو خدا بخش کا بیٹا ہاں۔ کھڑو ہو کے سواگت کرو:۔

آؤ ججمان۔ آؤ۔ کئی دنن میں آیا ہو کہا کہیں گیا پڑا ہا؟ گھر چڑھی نے ہنس کے کہی:۔

"ہاں پانڈے جی! پنجاب ملک گیا ہا بندوق لین گو۔ اِن نے پنجاب سُو لایا ہو؟ پجاری نے بندوق کا بارا میں پوچھی یا کے ساتھ ای گھر چڑھی نے مہادیو کا ناؤں پہ پجاری کو بھاری بھیٹ دی اور بولو:۔

"ای ہم بھائین کے مہیں سُو مندر کو چڑھاوو ہے"

مہیا دیو تہاری رکشا کرے، تم تو بڑا ای سپتر پوت ہو۔ پجاری نے دل سُو دعا دی۔

رات گئے دونوں بھائی گھر پہنچا۔ مانے کئی دن پاچھے بیٹان کی سکل دیکھی تو نہال ہوگی۔ اُو تو یہی سمجھی بیٹھی ہی کہ بیٹا کشن گڈھ میں اپنا باپ کے پئے ہاں۔ اُو نہ جانے ہی کہ وے اب تک کہا چاند چڑھا چکا ہاں۔ دونالی بندوق دیکھی تو پوچھی:۔

"تہارا باپ نے لے کے دی ہاں؟"

"مائی باپ نے نہ دی ہم نے آپ خریدی آں، ہم باپ سُو نہ ملا ہم تو لاہور گیا ہا پنجاب ملک میں اور اب ہُونی سُو چلا آرا ہاں۔

تم نے تو بھوک لگ ری ہوئے گی۔ میں اپنا بیٹان کو ابھی سدروٹی پکا دوں۔ ای کہہ کے اُو اُٹھی اور جلدی سُو باجرہ کی دس بارھے روٹی پکا کے بیٹان کے آگے دھر دی۔ پیروج پر کا کھایا لڈو پہاڑ پہ چڑھتے اُترتے ہجم (ہضم) ہوگا ہا۔ ٹِکا کے بھوک لگ ری ہی۔ چنا کو ساگ اور باجرہ کی روٹی دونوں ناہرن نے ڈٹ کے کھائی۔ ڈکار مار کے گھر چڑھی اُٹھو اور نوسی کا سارا گہنا ما کا پاؤن میں دھر دیا۔ مانے آنکھ پھاڑ کے پہلے گہنا اور پھر بیٹا دیکھا اور حیرانگی سُو پوچھی:۔

"یہ کہاں سُو آیا؟"

اللہ نے دیا ہاں۔

"اپر کیسے؟"

"بس ایسے ای تیری دعا سُو" ما چپ رہی تو پھر بولو:۔

"مائی تیری دعا سُو اب سُو پیچھے ایسے ای آتا رہنگا"

جیونی میونی ہی میوات کا ریت اے جانے ہی سمجھ گی کہ بیٹا کہیں کھوڑ و کر کے آیا ہاں۔ من میں خوش ہوگی کہ وا کا بیٹا کھانؒ کمان لائق ہوگا ہاں۔ بچارو تو تین روپیہ مہینہ کی پگار پہ گھر سُو دور پڑو ہو جب کہ بیٹا گھر بیٹھے ای ہجارین روپیہ نگد اور ہجارین کو گہنو لے آیا ہا۔ بولی:۔

"بیٹا اپنی کمیرا اے آپ سمانؒ کے دھر دیو۔ دھرے ایں میں فقیر فقران کو میٹھو دلیو پکا کے کھاواوں گی۔

شام لال بنْیا اے ہوش آیو تو بہلی اور تھا اے سُو دو پیروج پر کا تھانہ میں لے گو۔ گر تو پڑتو اُترو اور دھڑام سُو کوتوال کا میز پہ اوندھو جا پڑو اور رو کے دُہائی دی:۔

رام رام! سرکار لٹ گو، گریب مارو گیو۔ انگریج بہادر کا راج میں ایسو انیاؤ رام رام۔

تھانے دار نے پوچھی:۔

"لالہ جی! ہُو یو کہا؟ تُو تو نوگانواں بیٹا اے بیاہنؒ گیو ہو گھر جان کی بجائے تھانے آ گو؟ بنی کہا؟۔

"ڈاکو؟ یا علاقہ میں ڈاکو کہاں سُو آ گا؟"

"کھجور سالتّا، سِلان کی جُو چوڑی چھاتی، مُھوں پہ ڈھاتا، آنکھن میں جوالا، ہاتھن میں دونالی بندوق، گلان میں کارتوسن کی مالاؒ، اواج میں ناہر کی سی گونج.... لالہ جی! سُپنو اچھوا ے اپر ای سوتا میں دیکھوا ے کہ جاگتا میں؟۔

بنْیا دل جگرا میں دھاپ کے گنڈی ہوا پر دماغ کو تیز ہو۔ اُو سمجھ گو کہ تھانے دار نے وا کی بات ہانسی میں اُڑا دی اے۔ اُو ہُونی سو چلاّ یو۔ او بیٹا بنسی لال آیو اور سنگ میں نوسی اے بی لے آ...... بنسی لال رتھ میں سو پہلے اُترو پھر وانے اُوپر ہاتھ بڑھا کے نئی نویلی نوسی اُتاری۔ بنْیا نے دونوں گڈھ والاؒ ان لُو آواج دی۔ او بھائی ارتھ دان تم بی آیو۔ دونوں گڈھ والا بی گھمبیر سُو مُھوں بنائی نوسہ نوسی کے پیچھے چلا گا۔ بنْیا نے اُن سُو کہی:

"سرکار میری بات اے مجاک میں ٹال روا ے تم بتاؤ کہ میرے گیلے کہا ہوئی اے؟۔ پھر اُوٹھا کر سُو بولو:

"سرکار یہ ارتھ دان اور بہل دان میو ہاں اِن سُو پوچھ لیو کہ وے ڈکیت بی میو ہا۔ یہ سب کچھ صحیح صحیح بتادئیں گا"

تھانے دار نے لالہ کا بیٹا بہو دیکھا۔ بیٹو تو گلاؒ اور کانن سُو ریتو ہو، بہو نے بنْیا کا کہنا سُو دونوں سُونی کلائی گھونگٹ میں سُو نکال کے دکھائی۔ دونوں گڈھ والا باری باری بولا:

"سرکار! ہم تو مدت سُو اِن کھولاؒ ان میں آ را جا را ہاں، دن دیہاڑے بی اور رات برات کو بی کئی کئی گاڈھین کے سنگ بی اور اکیلا دو کلا بی۔ اپر آج تک ایسی نہ ہوئی جیسی آج ہوئی اے۔ اُوپر پہاڑ پہ تو دونوں گھاں لُو بندوق تن ری ہی، نیچے تو بس دو ای ڈاکو آیا ہا دونوں ای چھٹا جوان آ مُھون پہ ڈھاٹا لپیٹ را کھا ہا، آنکھن میں لال ڈورا ہا۔ جندگی میں پہلی بر ای دیکھا ہاں یا مارے کچھ کہی نہ جا سکے کہ کون ہا، کہاں سُو آیا ہا؟ کہاں چلا گا۔ اچھی بات ای ہے کہ اُن نے کائی کی جان نہ لی بس گہنا اور نگدی اے لے گا ہاں۔

"تم نے کچھ نہ کری تم بی تو میو ہو؟"

(جاری ہے)

میو ایمپلائز ڈیٹا، فوائد کیا ہونگے؟

عرض کیا ھے!
میو خاں دھنگل (سیالکوٹ)

صدائے میو کی خبر کے ذریعہ معلوم ہوا کہ یکم جولائی سے تمام محکموں کے میو ایمپلائز کا ڈیٹا جمع کرنے کا سلسلہ شروع کیا جارہا ہے۔ڈیٹا جمع کرنا کوئی آسان کام نہیں مگر کرنا بہت ہی ضروری ہے۔ہم اپنی قوم کے افسران کی بے مروتی کا گلہ تو کرتے ہیں لیکن ایسا کام کوئی نہیں کرتا جس سے سانپ بھی مرجائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔میں نہیں جانتا کہ میو ایمپلائز کا ڈیٹا جمع کرنے کا مقصد کیا ہے مگر اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ اس کے فوائد بہت ہیں اور اس سے پوری برادری مستفید ہوسکتی ہے۔

میو ایمپلائز کا ڈیٹا صدائے میو والے کریں یا کوئی اور اس بات سے کوئی غرض نہیں۔اس بارے میں کچھ مشورے ہیں جن پر عمل کرلیا جائے تو اس کے دور رس نتائج ہوسکتے ہیں۔

(1) ایک ایسی کمیٹی تشکیل دی جائے جو اس ڈیٹا کی نہ صرف محافظ ہو بلکہ میو افسران سے روابط رکھنے کی بھی مجاز ہو۔

(2) ہر محکمہ کا الگ الگ ریکارڈ رکھا جائے اور میو ایمپلائز کے مسائل کو بھی مدنظر رکھا جائے۔

(3) برادری کے کسی بھی شخص کو کسی محکمہ یا ادارے میں جائز کام ہو تو وہ برادری کے کسی بھی افسر سے خود رابطہ کرنے کی بجائے اپنا مسئلہ مخصوص کمیٹی کے سامنے رکھے اور وہ کمیٹی اپنے طریقے سے اُس مسئلے کو حل کرائے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ صدائے میو کی ٹیم ہر ضلع میں میو ایمپلائز کے کٹھ کرکے اُن سے بات چیت کرے گی کہ وہ کس طرح اپنی قوم کے پڑھے لکھے نوجوانوں کیلئے اپنا کردار ادا کرسکتے ہیں۔یہ بہت اچھا قدم ہوگا کیونکہ اس سے نہ صرف تمام میو ایمپلائز وافسران رابطے میں آجائیں گے بلکہ ان کے اندر بھی اپنوں کیلئے احساس پیدا ہوگا۔بہت ساری جگہ دیکھا گیا ہے کہ کسی بھی علاقہ میں کوئی میو افسر چلا جائے تو ہم بلاوجہ ہی اُس کے دفتر پر چڑھائی کئے رکھتے ہیں جس کی وجہ سے نہ صرف میو افسر دوسروں کی نظر میں آجاتا ہے بلکہ اس کے مخالفین برادری پرستی کا ایشو بنا کر میو افسر کیخلاف سازشیں شروع کردیتے ہیں اور ایک نہ ایک اس کا ٹرانسفر ہوجاتا ہے یا پھر وہ خود اپنوں کی سوچ سے تنگ آکر جانے پر مجبور ہوجاتا ہے۔

میو ایمپلائز کا ڈیٹا جمع ہونے کا فائدہ کسی ایک فرد یا تنظیم کو نہیں ہوگا بلکہ یہ پوری برادری کے مفاد میں ہے اس لئے میو تنظیموں سمیت ہر شخص کو اس میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے کیونکہ یہ دو چار دن یا مہینے دو مہینے کا کام نہیں اس میں سال یا اُس سے بھی زیادہ لگ سکتا ہے۔میں اپنی قوم کے ایسے بہت سے لوگوں کو جانتا ہوں جو اپنی برادری کیلئے اچھی سوچ تو رکھتے ہیں مگر کسی بھی تنظیم میں سسٹم نہ ہونے اور خودنمائی کو اہمیت دینے کی وجہ سے خاموش ہیں۔ہر گاؤں اور شہر میں اپنی قوم کا درد رکھنے والے پڑھے لکھے لوگ موجود ہیں اور کچھ کرنا بھی چاہتے ہیں جب بھی انہیں کہیں سے بھی روشنی کی کوئی کرن نظر آئی تو وہ یقیناً بغیر کسی کی کوشش کے میدان میں کود پڑیں گے۔

ہماری قوم کی بدقسمتی ہے کہ اچھی اچھی باتیں سبھی کرتے ہیں مگر اچھا بننے کیلئے کوئی تیار نہیں۔سادگی سے شادیاں کرنے کی باتیں کرنے والے بہت ہیں یقیناً ان باتوں سے بہت سے لوگ سادگی سے شادیاں کربھی رہے ہونگے لیکن سادگی کی باتیں کرنے والوں میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو اپنے بچوں کی شادیاں پورے ٹھاٹ باٹ اور کاروں کے لین دین سے کرچکے ہیں۔کونسا ایسا کام ہے جو صدق دل سے کیا جائے اور اس کے نتائج سامنے نہ آئیں۔خالی باتوں سے تو انڈیا والی حالت ہوتی ہے دو چار دن کی جنگ میں ان کے چینل دیکھتے تو ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے آدھا پاکستان ختم کردیا ہے اور باقی چند دن کی مار ہے، نتیجہ سامنے آیا تو معلوم ہوا کہ پاکستان کو مٹانے والے ایک ہی وار میں ہزاروں جانیں گنوا کر اپنی بچت کیلئے دوسروں کے سامنے التجائیں کررہے ہیں۔اپنی قوم کیلئے کچھ کرنا ہے تو سنجیدگی سے کریں اگر مقصد خودنمائی اور تشہیر ہی ہے تو خدارا اس کام سے باز آجائیں ورنہ وہ دن بھی آجائے گا جب کوئی کسی کی بات سننے کو تیار نہیں ہوگا۔

جی ہاں! فائدو ہر صورت پوری قوم لُو پہنچے گو

موہے شعروشاعری سُو کوئی خاص لگاؤ تو نہ ہے پر جب بی کدی کہیں بی کائی شاعر کو کلام پڑھن کی فرصت ملے ہے تو اچھا شعر دل میں بیٹھ جاواں۔اپنی اور اپنی قوم کی حالت دیکھوں ہوں تو شاکر شجاع آبادی کا شعر یاد آجاواں اُن نے کتنی گہری بات کری ہے کہ:

توں محنت کر محنت دا صلہ جانے خدا جانے
تو دیوا بال کے رکھ چا، ہوا جانے خدا جانے
پوری تھیوے یا نہ تھیوے مگر بیکار نئیں ویندی
دعا شاکر توں منگی رکھ دعا جانے خدا جانے

ہماری پوری برادری میں دوسران پہ تنقید کرن والاںؒ کی تو کوئی کمی نہ ہے ایسو ہر قوم اور برادری میں ہووے ہے اپر اِن تنقید کرن والاؒن میں ایک دو ایسا بی رہا ہاں جن کا الفاظ سُو پڑھن والا اے پتو لگ جاوے ہے کہ یائے کوئی ایسی تکلیف یا یا میں ایسو بغض یا حسد ضرور ہے جو واہے چین نہ لین دیوے۔

پچھلے دنن میں نے 27 سال کی بھاگ دوڑ میں جو محسوس کروواپے کتاب لکھن اور میو ایمپلائز کا ڈیٹا جمع کرنے کی پوسٹ لگائی تو سوائے ایک بندہ کے پوری برادری نے میرو حوصلو بڑھایو۔مانو کہ بھوکن والا... پے پتھر مارو گا تو اُو اور گھنو... گو اپر میں بھی میوہوں روز اللہ سُو دعا کروں ہوں کہ یا اللہ ہم نے بی صبر کرن والان میں شامل کرلے پھر بی غصہ میں آکے چھوٹو موٹو جواب دین کی غلطی کر بیٹھا ہاں حالانکہ کائی کو بی جواب دین سُو پہلے ہم میو تنظیمات کونسل کا کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو سُو کہوا ہاں کہ فلاں بندہ کا یہ یہ فرمودات ہاں ان نے سمجھا لیو اپر اُن کا سمجھان پہ بی کائی کی سمجھدانی میں بات نہ بیٹھے تو ہم بی کدی کدی جواب دین کی بے وقوفی کرجواں ہاں حالانکہ میو دشمن ہوئے یا سجن کہیں نہ کہیں آمنو سامنو ہو ہی جاوے ہے اور پھر فضول کا الزامات لگان والاؒ کی سکل دیکھن والی رہے۔

میں فضول باتن میں وقت ضائع نہ کروں یہ بات بی بس یا مارے لکھ دی ہاں کہ حسد کی آگ میں جلن والا ایک بھائی نے ایک گروپ میں کہی ہے کہ میں (حافظ سلمان) ساری برادری اے لوٹ کے کھا گو اور برادری میں موہ سُو بڑو فراڈی کوئی نہ ہے یا بھائی سمیت پوری برادری کو میرو چیلنج ہے کہ ہزارن لاکھن تو دور کی بات اگر کائی سُو سو روپیہ کی ہیری پھیری بی کری ہے تو سامنے آئے۔اگر اخبار کی ممبر شپ اور اجتماعی شادین کا فنڈ سُو فراڈ کہو ہے تو ایسا بندہ کے مارے... کے سوا کچھ بی نہ کہہ سکاں۔

یہ فضول کی بات ہاں جو فضول میں ای لکھ دی۔

کتاب لکھن میں تو ٹیم لگے گو وا میں جو بھی لکھوں گو اللہ اے حاضر ناظر جان کے سچ لکھوں گو اور ساتھ ای یا دعا اے بی کروں گو کہ اگر میں غلط بیانی کروں تو میں دنیا میں ای عبرت کو نشان بن جاؤں البتان یا بات اے بغیر کائی کا نام لکھے ضرور لکھوں گو کہ پوری برادری میں چند لوگن نے موسُو تکلیف کی اصل وجہ ہے کہا اُن نے میری برائی کرے بغیر نیند کی نہاوے۔

بہت سا بھائی میو ایمپلائز کا ڈیٹا اے جمع کرن کی وجہ پوچھ را ہاں حالانکہ کئی بر بتائی ہے کہ یا کو مقصد کوئی ذاتی فائدو نہ ہے ایک ایسو سسٹم بنان کی کوشش ہے جا کو فائدو پوری برادری لُو ہر صورت پہنچے گو کیں کہ پاکستان کو کوئی ادارو ایسو نہ ہے جا میں میو ملازم یا افسر نہ ہوواں۔

ہر کوئی یا بات کہہ دیوے کہ ہمارا لوگ اپنان کو کوئی کام تو کراں ای ناں حالانکہ یا میں کائی افسر کو نہ بلکن ہمارو اپنو قصور اے ہم دوسران سُو تو جھک جھک کے ملاں ہاں اور اپنان سُو ایسے ملاہاں جیسے اُو سرکار کو نہ ہمارو ملازم اے، کائی اپنا کی کامیابی پہ خوش ہون کی بجائے گن گن کے وا کی برائین نے ڈھونڈ ڈھونڈ کے لوگن کے سامنے بیان کراں ہاں، کوئی یائے بی نہ سوچے کہ یار کدی یا سو میرو کام بی پڑ سکے ہے میں یا کی فضول کی برائین نے کروں گو تو یہ بات چھپ تو نہ سکیں وائے بی کائی نہ کائی طرے پتہ لگ ای جائے گو۔ہم کائی اپنا لُو عزت دین کو تیار نہ ہاں اور چاہوواں ہاں کہ ہمارا ناجائز کام بی کرن جاواں۔

کوئی ہمارا بارا میں کچھ بی کہے اللہ نے چاہی تو ہم یا کام اے کرکے رہنگا اور یو بی بتا دوں کہ میو ایمپلائز کو ڈیٹا ہمارے پے قوم کی امانت ہوئے گی۔کائی بی طرے وا کی تشہیر نہ کری جائے گی اور نہ ای یا کی کوئی ڈائریکٹری بنائی جائے گی البتان سارو ریکارڈ کمپیوٹر میں سیو ہوئے گو جا تک پہنچ صرف وا کمیٹی کی ہوئے گی جو برادری یا میو تنظیمات کونسل کا مشورہ سُو بنائی جائے گی۔جب یو کام ہوجائے گو تو اپنا کام کے مارے کائی اے کائی کے پے جان کی ضرورت نہ ہوسے کام صرف کمیٹی لُو بتایو جائے گو آگے کی ذمہ داری کمیٹی کی ہوئے گی۔اللہ نے چاہی تو کوئی جائز کام تو رُک سے نہ اور ناجائز کام کروایو نہ جاسے۔

ہم نے سوشل میڈیا پہ میو ایمپلائز کو ڈیٹا جمع کرن کی پوسٹ چلائی تو ملک بھر سُو بہت سا لوگن نے رابطو کروا اور یا کام کی نہ صرف حوصلہ افزائی کری بلکن ڈیٹا جمع کرنے میں اپنو کردار ادا کرن کا عزم کو اظہار بی کرو۔ہم نے پوسٹ میں یو بی لکھی کہ برادری کی کوئی بی تنظیم یا کام میں ہمارو ساتھ دینو چاہئے تو ہم واہے بی ٹیم کو حصو بناں گا اپر مجال ہے کائی ایک بی تنظیم کا بندہ نے بھول کے بی رابطو کرو ہوئے اور کرساں بی ناں اپر جب ہم نے یو مشکل کام کرلیو تو سب ٹھیکیدار بنن کے مارے ضرور آنگا ابھی تو اُن نے ہین ناشتہ، وا کے پیئے لینچ اور فلاں کے مہیں سُو ڈنر کی پوسٹن سُو ای فرصت نہ ہے۔

ہم بار بار کہاں کہ ساری تنظیم ہماری اپنی ہاں اپر نہ جانے کائیں لُو کوئی ہماری یا بات مانن لُو ای تیار نہ ہے اللہ جانے اُن کی ذہنیت میں کوئی کھوٹ ہے یا پھر ہم میں کوئی ایسی کمی ہے جو ہم ایک دوسرا اے برداشت کرن لُو ای تیار نہ ہاں۔

آخر میں بس اتنو ای کہن گا کہ میو ایمپلائز کو ڈیٹا جمع کرنو کوئی آسان کام نہ ہے اور نہ ہی یو ایک آدھ مہینہ کی بات اے یا کے مارے کم از کم تیس چالیس ہزار فارم بی پرنٹ کرانا ہاں کوئی بھائی یا کام میں ہمارو ہاتھ نہ بٹا سکے تو جتنی بی فرصت ہوئے اپنا نام سُو فارم چھپوا کے ڈونیٹ کردے یا سُو ریکارڈ میں نہ صرف ان کو نام بی شامل ہوجائے گو بلکن اُن کو اپنی قوم پہ احسان بی ہوئے گو۔ہوسکے اے برادری کا لوگن سُو فارم چھپوان پہ بی کچھ لوگ ہمن سُو فراڈیا کہاں اور کہتا رہاں کیں کہ بندہ کی عادت بدل سکے اے فطرت کدی نہ بدلے اور کام کرن والان کے مارے یہ بات کوئی معنی نہ راکھاں۔

تحریک آزادی کے فراموش کردہ آنکھوں دیکھے خونی منظر

قارئین کرام کی معلومات میں اضافہ کیلئے تحریک آزادی کے حوالے سے میو مہاجرین کے تجربات وتاثرات اور دلخراش واقعات پر مبنی معروف ادبی شخصیت ومورخ سردار عظیم خاں میو کی کتاب "تقسیم ہند اور میوات" سے اقتباس کا سلسلہ شروع کیا جارہا ہے امید ہے اس سے تحریک آزادی میں میو قوم کی قربانیوں کا آنکھوں دیکھا حال پڑھ کر ہمیں نہ صرف میو ہونے پر فخر محسوس ہوگا بلکہ اپنے وطن سے محبت بھی دوگنی ہوجائے گی

حسینی بیوہ دولت خاں گوت پاہٹ سابقہ رہائش موضع اکبر پور تحصیل نگر ریاست بھرتپور حال مقیم موضع جاہمن لاہور کینٹ نے تحریک ازادی کے حوالے سے اپنے تاثرات میں بتایا کہ 1947ء میں میری عمر 30 برس تھی۔میں شادی شدہ اور دو بچوں کی ماں تھی، میرے بیٹے کا نام خوشی محمد میو اور بیٹی کا نام بھریاں تھا۔

حسینی بی بی کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے گاؤں میں مسلم لیگ کا نام نہ سنا تھا اور نہ ہی مجھے پاکستان کے حوالے سے کوئی علم تھا۔1947ء کے ہنگاموں سے پہلے میوات میں بالکل امن تھا، کبھی کوئی فساد نہ ہوا تھا اور ہندو مسلمان بالکل بھائیوں کی طرح رہتے تھے۔ہمارا ہندوؤں کی شادی بیاہ، خوشی غمی میں آنا جانا تھا۔ہماری شادیوں میں ہندوؤں کیلئے علیحدہ کھانا بغیر گوشت کے پکتا تھا۔

بھرتپور شہر سے فساد ہوتا ہوا ہمارے علاقے میں پھیلا۔مجھے آج تک سمجھ نہیں آئی کہ لڑائی کیسے اور کیوں شروع ہوئی۔اچانک ہی باہر سے ہندو بلوائی آگئے اور انہوں نے مقامی ہندوؤں کو ساتھ ملا کر دھاڑ بنادی اس دھاڑ میں شامل ہندوؤں نے مسلمانوں کے گاؤں جلانا شروع کردیئے۔ہمارے دیہات میں اکثریت چھان والے گھروں کی تھی جن میں فوراً آگ لگ جاتی تھی اور سارا گاؤں جل جاتا تھا۔اس آگ کی لپیٹ میں آکر بہت سے انسان بی جل جاتے تھے بقیہ گاؤں چھوڑ کر بھاگ جاتے اور ہندو بلوائی بلا روک ٹوک لوٹ مار کرتے تھے۔ہمارا گاؤں ابتدا میں حملوں سے محفوظ رہا مگر جب دھاڑ اور ریاستی فوج کا دباؤ بڑھا تو ہمارے بنیئے نے جو نگر میں رہتا تھا ہمیں پیغام بھیجا کہ آپ لوگ گاؤں سے چلے جائیں۔حالات ہمارے قابو سے باہر ہیں۔آپ پر حملہ ہونے والا ہے، ہم اپنا گاؤں چھوڑ کر اپنے والدین کے گاؤں موضع الاوَڑا ریاست الور آگئے۔ہمارے گاؤں کے جاٹوں نے ہمیں کوئی نقصان نہ پہنچایا بلکہ ہلکے پھلکے سامان سمیت گاؤں سے نکلنے میں ہماری مدد کی تھی۔

ہندوؤں کا مطالبہ تھا کہ شدھی ہوجاؤ یا علاقہ چھوڑ دو ورنہ مار دیں گے۔ہمارے علاقے میں بوٹولی گاؤں کے کافی میو شدھی ہوگئے۔ہمارے گاؤں میں نہ تو کوئی میو قتل ہوا نہ کوئی عورت اغوا ہوئی مگر قریبی دیہات ڈُنداول اور شیاما کا میں میوؤں نے مقابلہ کیا جس کی وجہ سے وہاں شدید لڑائی ہوئی اور بہت سے لوگ مارے گئے، مرنے والے تمام لوگ میو تھے۔ڈُنداول میں مواسی میو نے غداری کی اور دھوکے سے میوؤں کے ہتھیار اکھٹے کرکے ہندو دھاڑ کو حملے کی دعوت دے دی۔دھاڑ نے سارے گاؤں کو خون میں نہلا دیا اور میوؤں کی اکثریت قتل کردی گئی۔بہت کم لوگ فرار ہونے میں کامیاب ہوئے۔

موضع الاوَڑا میں ہم دو تین ماہ رہے بعد میں ریاست الور میں بھی حالات خراب ہونے سے مسلمانوں پر حملے شروع ہوگئے۔حملے کی اطلاع پر ہم نے الاوَڑا بھی خالی کردیا اور سوائے ایک مولوی کے تمام لوگ گاؤں سے نکل گئے، مولوی نے باوجود کہنے کے گاؤں نہ چھوڑا۔دھاڑ نے اُسے شدید زخمی کیا اور اپنی دانست میں مار کر پھینک دیا مگر مولوی صاحب بچ گئے۔الاوَڑا سے نکل کر ہم کالا پہاڑ کی طرف چل دیئے تاکہ پہاڑ عبور کرکے انگریزی علاقہ کے گاؤں ڈھونڈ بھونڈ پہنچ سکیں۔راستہ میں کالا پہاڑ کی گھاٹیوں کو الور کی فوج نے گھیرا ہوا تھا۔انہوں نے اندھا دُھند فائرنگ کردی جس سے ہزاروں میو مارے گئے۔عورتیں، بچے جوان، بوڑھے سبھی مرنے والوں میں شامل تھے۔یہ خون ریزی میرے سامنے ہوئی۔خوش قسمتی سے ہمارا خاندان محفوظ رہا۔زخمی اور شہید تو وہیں رہے باقی بھاگ گئے۔ان زخمیوں اور شہیدوں کا مال ودولت بھی دھاڑ اور فوج نے لوٹ لیا۔یہاں لاشیں کئی دن تک پڑی رہیں جنہیں بعد میں گڑھوں میں پھینک دیا گیا۔

ہمارا خاندان کچھ عرصہ ڈھونڈ بھونڈ میں رہا۔میری بیٹی بُھریاں اسی گاؤں میں فوت ہوئی۔ڈھونڈ بھونڈ میں ہمارے خاندان کے دیگر لوگ بھی آکر مل گئے۔پھر ہم موضع اگول آگئے جہاں سے کچھ عرصہ بعد ہم سوھنا کیمپ منتقل ہوگئے۔تھوڑے دن کیمپ میں رہنے کے بعد بذریعہ گاڑ گاؤں ریلوے اسٹیشن سے گاڑی میں سوار ہوئے۔ریل گاڑی میں سوار ہونا بھی کسی عذاب سے کم نہ تھا۔ایک خاص تعداد کو آگے بلا کر رسّی تان دی جاتی اور باقی لوگوں کو واپس بھیج دیا جاتا۔اس طریقے سے کئی لوگ اپنے خاندانوں سے بچھڑ گئے۔

گوڑ گاؤں سے بذریعہ بھٹنڈو ہم فاضلکا بنگلہ پہنچے۔بھٹنڈو کے قریب اُجاڑ جگہ میں ریل گاڑی رکوادی گئی تھی۔ڈبے میں گرمی، حبس اور بدبو بہت زیادہ تھی۔کھڑکی کھولی تو دیکھا کہ سکھوں کا جتھا ٹرین کو گھیرے ہوئے تھا۔انہوں چھتّی نامی ایک عورت کو چوٹی سے پکڑ کر کھڑکی سے کھینچ لیا ہم نے اُسے اندر کی طرف کھینچا۔ریل کی چھت پر بیٹھے لوگوں نے یہ منظر دیکھ کر نیچے چھلانگ لگادی اور لڑائی شروع ہوگئی۔سکھوں کے پاس بندوقیں تھیں انہوں نے ہمارے لوگوں کو بندوقوں کے بٹّوں سے مارا مگر کوئی جانی نقصان نہ ہوا۔فاضلکا سے ہم خانیوال آگئے اور تقریباً پندرہ دن وہاں رہے۔خانیوال میں ہمیں ایک باغ میں پناہ ملی پھر ہم لاہور آگئے اور کافی عرصہ کیمپوں میں رہے بعد ازاں ہمیں موضع جاہمن میں زمین الاٹ ہوگئی۔زمین کا قبضہ حاصل کرنے میں ہمیں کسی وقت کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ہم اپنی مرضی سے پاکستان نہ آئے تھے بلکہ ہندو دھاڑ اور ملٹری نے زبردستی ہمیں اپنے گھروں سے بے دخل کیا تھا اور جان بچانے کی غرض سے ہم یہاں آگئے۔

جب ہم موضع جاہمن میں آئے تو ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا ہم نے مزدوریاں کیں تاکہ خوراک کا کچھ انتظام ہو۔بی آر بی نہر کی کھدائی شروع ہوئی تو شروع میں ہمیں اجرت آٹے کی صورت میں ملی پھر 12 آنے مزدوری ملنے لگی۔میں اپنے چھ دن کے بچے کو چھوڑ کر اپنے شوہر کے ہمراہ نہر پر مزدوری کرنے جاتی تھی اس نہر نے بہت سے غریب لوگوں کو زندگی شروع کرنے کیلئے مزدوری فراہم کی۔

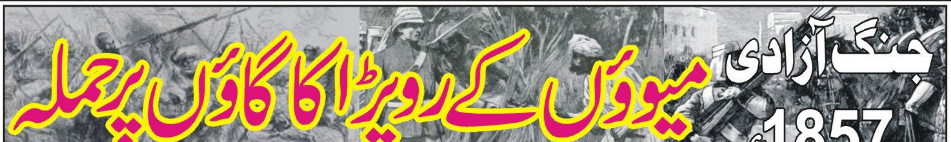

جنگ آزادی 1857ء
میوؤں کے روپڑاکا گاؤں پر حملہ

گزشتہ سے پیوستہ

10 نومبر 1857ء کو دہلی کے کمشنر مسٹر سانڈرز نے سینٹرل انٹیلی جنس ریکارڈ آفس کو مطلع کیا کہ برگیڈئیر شاور کا کالم میواتیوں کی لڑائی میں ناکامی پر 8 نومبر کو دہلی واپس پہنچا۔ مزید بتایا کہ یہ ٹوٹ پھوٹ گیا ہے۔ میوؤں سے تھکا دینے والی مہم کے بعد آدمی اور جانور بڑی حد تک تھک کر چور ہیں۔ میوؤں کو تابع کرنے کیلئے پھر ایک نیا متبادل کالم منظّم کیا گیا جو فوراً میوات کو بھیجا جائے گا اسکا ساز وسامان دہلی اور میرٹھ سے اکٹھا کیا گیا ہے تاکہ اُسے تازہ دم رکھا جائے۔ شاور نے ان کے 50 گاؤں جلا دیئے ہیں تاہم جودھپور کالشکر کا راؤ تولہ رام اور میوؤں سے آملنے کا خطرہ بھی ہے جسے روکا جائے ان کو سختی سے دبا دینا ضروری ہے اس مقصد کے تحت یہ حرکت پزیر کالم دہلی سے 9 نومبر کی رات کو میوات کیلئے چل نکلا۔ کرنل گرارڈ کی کمان میں ی یہ گڑگاؤں جائے گا اور باغیوں کا پیچھا کرے گا چاہے وہ جدھر بھی ہوں۔ گویا برگیڈئیر شاور کا نامکمل مشن گھراؤ جلاؤ کو پورا کرنے میں مشغول ہوگا۔

گڑگاؤں سٹیٹیکل رپورٹ Goorgaon Statistical Report کے ریفرینس سے آپکو

ایک قوم کی حیثیت سے میو جرات مند، مہم جو اور آزادی سے محبت کرنیوالی ہے، کبھی دہلی میں کسی کو سکون سے حکومت نہیں کرنے دی

معلوم ہوجائے گا کہ یہ بڑے وسیع پیمانہ پر بااثر طاقتور لوگ ہیں۔ گڑگاؤں میں میوقوم کی تعداد ایک لاکھ دس ہزار نفوس، 409 گاؤں کے ساتھ تین لاکھ ایکڑ زمین کے مالک ہیں۔ یہی ہے وہ قوم جو بلا تاخیر و بلاخوف ایک دم جنگ آزادی میں کود پڑی۔

شاور کے برگیڈ کی دہلی واپسی پر نیا کالم کرنل گرارڈ کیلئے تشکیل دیا گیا۔ اُس نے 9 نومبر 1857ء کو ریواڑی کیلئے بذریعہ گڑگاؤں مارچ کیا اس خیال سے کہ جودھپور لشکر کو نارنول میں ہی میوات کی طرف جانے سے روکا جائے۔ 13 نومبر کو اطلاع ملی کی انکا دشمن نارنول میں ہے اسلئے کنود کو مارچ کیا۔ 15 نومبر کو برٹش کنود پہنچ گئے۔ باغیوں نے ان پر حملہ کردیا جن کی پانچ ہزار فوج کے ساتھ پانچ یا چھ توپیں تھیں۔

2 نومبر کو انٹیلی جنس ڈیپارٹمنٹ کے انچارج ولیم میئور کو کمشنر دہلی مسٹر سانڈرز کی رپورٹ ملی کہ برگیڈئیر شاور نے آگاہ کیا کہ اس کے کالم کو میواتیوں کیخلاف فل فورس سے مارچ کرنا چاہئے اسکا کہنا ہے کہ وہ لوگ سونا (دہلی سے 4 کلومیٹر جنوب میں) کے نزدیک گاؤں اور پہاڑوں میں کافی تعداد میں آباد ہیں کچھ پانڈیز (میرٹ آنے والے منگل پانڈو کے ساتھی) اور گھوڑ سوار بھی اُن سے ملے ہوئے ہیں اگر میں (سناور) اس خطہ کو جائے بغیر چھوڑ آؤں تو وہ دوبارہ مقابلے کیلئے آجائیں گے پھر یہ بڑی مصیبت دے سکتے ہیں۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ریواڑی سے کسون اور تاؤڑو سے ہوتا ہوا سونا جاؤں۔ اس نے رپورٹ میں یہ بھی کہا کہ شاور کے آدمی تھک کر چور ہیں، بہت سے بیماری اور کمزوری سے بے کار ہوکر رہ گئے ہیں انہیں آرام چاہئے۔ ساٹ بیٹری کے گھوڑے بمشکل توپوں کو کھینچنے کے قابل ہیں۔ پیدل فوج پانچ سو یا چھ سو سے زیادہ اکھٹے نہیں ہوتے۔ ایک رجمنٹ جسے کماؤں، سارے کیمپ میں صرف 90 کام کے ہیں۔ سانڈرز کے مطابق پورے کالم کو دہلی واپس آنے پر پھر سے فٹ کیا جائے گا یا ایک متبادل کے طور پر رجمنٹ ان کی جگہ جو مارچ کرنے کے قابل نہیں بنائی جائے گی۔ ظاہر ہے یہ شاورز کے دہلی آنے پر ہی ہوگی لیکن اس کے واپس گڑگاؤں پہنچنے پر اُسے پتہ چلا ہے کہ میواتی بہت طاقتور پوزیشن سے جمع ہوئے ہیں بغیر کسی فوجی طاقت کے ان کے خلاف کالم کی ایک معقول تنظیم نو ظاہراً مطلوب ہے

ریواڑی سے دہلی کو واپس ہوتے ہوئے وہ دور دور تک آگ اور تلوار چلاتا ہوا آتا رہا۔ راستے میں جو گاؤں آئے ان کو اندھا دھند جلایا ایک رپورٹ کے مطابق میوؤں کے 50 گاؤں جلائے۔ اس کیخلاف رد عمل بھی ہوا۔ شاور کے ہی اپنے الفاظ ہیں کہ جب سے میں گڑگاؤں میں جنوب سے داخل ہوا میں دشمن کے ملک میں تھا۔ جتنے بھی کیمپ لگائے اور مارچ کئے ان کے دوران دشمن کے گھوڑ سواروں کی زد میں تھا۔ جس گاؤں سے بھی گزرتا مجھے ہر گاؤں سے حملوں کی توقع تھی اس لئے مجھے مسلسل دشمن سے چوکنا رہنا پڑتا تھا۔

سرہیربرٹ (1851-1911) کلونیل اڈمینٹر یڑ اور نسلی نگار انالسٹ نے اپنی کتاب ''دی پیپلز آف انڈیا'' میں میوقوم کے متعلق اپنا تجزیہ اس طرح دیا کہ ایک قوم کی حیثیت سے یہ جرات مند، مہم جوئی کی روح سے بھرپور، ان کی آزادی سے محبت کی وجہ سے قرون وسطیٰ کے زمانے میں دہلی کی گورنمنٹ کو سکون سے حکومت نہیں کرنے دیا اور نہ ہی باہر کی حکمرانی کو میوات میں تسلیم کیا۔

سر رزلی کا میوقوم کے تاریخی تجزیہ کے مطابق 1857ء کی جنگ آزادی شروع ہوئی تو میوقوم فوراً اس میں کود پڑی۔

برگیڈئیر شاور میواتیوں سے شکست کھا کر 8 نومبر کو دہلی پہنچا۔ اسکا کالم بہت زیادہ ٹوٹا ہوا تھا کیونکہ دونوں افراد اور جانور از حد تھک چکے تھے۔ وہ میواتیوں سے مشقت زدہ جنگی کاروائیوں سے گزرے تھے۔ برٹش کی 19 نومبر کی انٹیلی جنس رپورٹ کے مطابق: جودھپور لشکر کی اطلاع ملی کہ وہ ریواڑی کے تولہ رام اور میواتیوں سے مل کر بڑی طاقت بن جائے گا اس کو روکنے کیلئے ایک متبادل نیا کالم منظّم کیا گیا اس نیت کے ساتھ کہ اس کو کرنل گراوڈ کی کمان میں بھیجا جائے۔ یہ کالم 9 نومبر کی رات کو ہی بذدیعہ گوڑگاؤں رواڑی کی طرف جانے کیلئے نکلا اس نے 15 نومبر کو کتھور کے نزدیک اپنا کیمپ قائم کیا۔ 11 بجے دن باغی فوج ان پر حملہ آور ہوئی۔

5000 طاقتور افراد نے پانچ یا چھ توپوں کے ساتھ لڑائی شروع کی جو دوپہر سے شروع ہوئی تو توپوں کی گرج دونوں طرف سے بھاری تھی۔ آزادی پسندوں نے مورچے ایک سرائے میں بنائے ہوئے تھے۔ ان کے گھوڑ سوار بڑی ڈھٹائی کے ساتھ لڑے۔

برٹش کی طرف سے کرابی نیرز Carabineers اور گائیڈز ہارس Guides Horse نے بھی خوب فائرنگ کی۔ آزادی پسندوں کی کئی گھنٹوں کی سخت لڑائی کے بعد وہ اپنی پوزیشن سے ہٹا دیئے گئے ان کی تمام توپیں برٹش کے ہاتھ لگ گئیں۔ شام تک وہ پوری پسپائی میں تھے، برٹش کے 70 افراد مارے گئے اور کچھ زخمی ہوئے جن میں کئی افسران بھی تھے۔ کرنل گرارڈ کو جان لیواز خم آیا جو فوراً بعد چل بسا مگر آزادی پسندوں کو شکست ہوئی۔ کرنل گرارڈ کا حرکت پذیر کالم ریواڑی کے

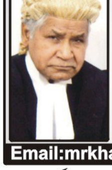

میوفریڈم فائٹ

بیرسٹر کے بی خاں میو
(لندن)
Email:mrkhanmayo@yahoo.co.uk

مضافات میں کچھ عرصہ ٹھرا، مجاہد دو حصوں میں بکھر گئے۔ گھوڑ سوار تپوکڑا اور پیدل تجارہ کی طرف نکل گئے۔ کرنل سٹین نے کرنل گرادڈ کی جگہ سنبھالی۔ اس دوران اطلاع آئی کہ کوئی کئی ہزار میو اور سینکڑوں کی تعداد میں گھوڑ سوار ڈسٹرکٹ گڑگاؤں کے گاؤں کوٹ اور روپڑا کے مقام پر جمع ہوگئے ہیں۔ مسلسل تین دن سے

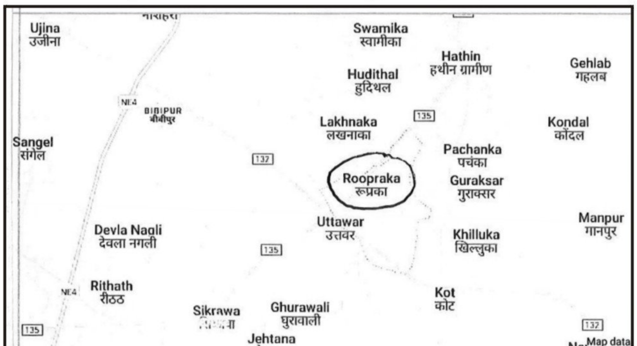

Rupraka village under Hathin, Faridabad of Haryana state using Google Maps data.

برٹش کے دوست راجپوتوں کے گاؤں ہتھین پر حملہ آور ہیں اور اس کے بعد بلول پر چڑھائی کرنی ہے جہاں گورنمنٹ کا خزانہ بھی ہے۔

ڈرومنڈ سہنہ کیمپ سے ایک دستہ کے ساتھ وہاں پہنچا اور دوسرے دن ''روپڑاکا'' پر چڑھائی کر کے 450 لوگ مار ڈالے اور کئی گاؤں جلا دیئے۔ اس واقعہ کی نام نہاد رپورٹس حکام بالا، گورنر جنرل اور پھر برطانیہ کی پارلیمنٹ تک گئیں ایسی ہی اور خونی داستانیں بھی برطانیہ پہنچیں۔ پارلیمنٹ نے ایسٹ انڈیا کمپنی پر الزام لگایا کہ ایسے واقعات کمپنی کی بدانتظامی کی وجہ سے رونما ہوئے ہیں۔ بمع دیگر وجوہات ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت کو بلاواسطہ برٹش گورنمنٹ نے لے لیا اور ہندوستانیوں کو وہی حق دے دیئے جو انکے عوام کے تھے اسی بنا پر آزادی کی تحریکیں چلیں اور بلا آخر ہندوستان اور پاکستان ملک معرض وجود میں آئے۔

روپڑاکا گاؤں کی قتل غارت گری!

کیپٹن ڈرومنڈ کی رپورٹ کے مطابق یہ میو چھرکلوت پال کا گاؤں اور علاقہ ہے جو قدیمی میوات کا حصہ رہا ہے۔ برٹش کا خود ریکارڈ کہتا ہے کہ روپڑاکا گاؤں انہوں نے راکھ کا ڈھیر بنا دیا اور نزدیک کے دوسرے تقریباً 12 گاؤں جو میوقوم کے تھے بالکل سرد موسم میں آگ لگا کر تباہ کر دیئے جیسے نہ ہونے کے برابر ہوں۔ ایسی تباہی سے انسانی ناقابل برداشت تکلیف

روپڑاکا گاؤں راکھ کا ڈھیر بنا دیا اور 12 گاؤں جو میوقوم کے تھے سرد موسم میں آگ لگا کر تباہ کر دیئے جیسے نہ ہونے کے برابر ہوں

کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے جو میوقوم نے ان کے اقتدار کے خلاف ملک کی آزادی کیلئے برداشت کیں۔

کیپٹن ڈرومنڈ سونا پردلیس پیادہ فوج کے تازہ ترین دستہ نمبر 22 کی کمانڈ کرتے ہوئے ہتھن کیمپ سے بتاریخ 19 نومبر 1857ء دہلی کمشنر مسٹر سانڈرز کے نام:

رپورٹ:

مسٹرفورڈ (گڑگاؤں کے کلکٹر) کا اپنے حاضر سروس فوجی کالم کے ساتھ موجود نہ ہونے پر میں اپنی ڈیوٹی سمجھتا ہوں کہ آپ کو اطلاع دوں کہ سونا ہتھن اور بلول کے مقامی افسروں سے خفیہ معلومات حاصل ہوئی ہیں کہ کئی ہزار میوز Mayos تقریباً سو گھوڑ سوار گڑگاؤں ڈسٹرکٹ میں کوٹ اور روپڑا کے مقام پر جمع ہوگئے ہیں اور لگاتار تین دن سے ہمارے راجپوت دوستوں کے گاؤں پر حملہ کر کے ان کو برباد اور تباہ کرنے کی نیت ہے اور اس کے بعد بلول کی طرف بڑھنے کا ارادہ ہے جہاں گورنمنٹ کا خزانہ ہے جو ان کے ہاتھ لگ جائے گا۔ میں ان کی تجاوزات کو روکنا مناسب سمجھتا ہوں اور ایسی مصیبت اور آفت کو قابو کرنے کیلئے ان کے خلاف تشدد سے کام کیا جائے۔ میرے کام کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

سونا شہر کی حفاظت کیلئے ہم نے لفٹیٹ گرانٹ LFT GRANT کے ماتحت ایک چھوٹی پارٹی ٹوانہ ہارس اور مکمل کمپنی پیدل پولیس کی چھوڑی ہے۔ میں کل ہی اس جگہ پہنچ گیا تھا۔ میرے ساتھ 50 ہڈسنز اور 50 ٹوانہ ہارس اور کافی دیسی افسران 119 رنک اور قابل (عام سپاہی) کماؤ بٹالین بمع لیفٹیننٹ ٹمپل اور رانگٹن ہیں۔ اس صبح میرے لئے کمک ایک کمپنی کی فسٹ پنجاب پیادہ (کوک کی) بلب گڑھ سے ماتحت لفٹٹ گرانٹ کے اس درج بالا فوجی طاقت کے ساتھ دشمن (میواتیوں) پر حملہ کرنے آگے بڑھا۔ میواتی گاؤں کی تفصیل بمع ایسی فصلوں کے جو یکجا کی ہوئی تھیں میری فورس (فوج) نے جلادی۔ صرف روپڑاکا پر مزاحمت ملی۔ دیواروں اور درختوں کی آڑ میں گاؤں کے آگے اکھٹے ہوکر جنگ کیلئے تیار ہوگئے۔ ہمارے اوپر توڑے دار بندوق سے فائرنگ بڑی ہوشیاری سے کھول دی، میرے آدمیوں نے اپنی بند رکھی حتیٰ کہ وہ 100 گز کے فاصلے تک آگئے تب تابڑ توڑ گولیاں برسا کر ان پر چھرے وال بندوقوں کے ساتھ پل پڑے جن میواتی گاؤں کی فصلیں جلائی گئیں ان گاؤں میں پوچنکا، گوہ پور، مال پوری، چیلی، روپڑاکا، اوٹاوڑ، کوٹ، منگلا یتا کا کلوکا، گورکسر، ملوکا اور جھنڈا شامل ہیں۔

میوز نے افراتفری میں جان بچائی اور ہماری پیادہ فوج گاؤں میں اُن سے لڑتے ہوئے یہاں اور آگے تک ان کے 50 آدمی مار دیئے اور گھوڑ سوار فوجی جیسے وہ پسپا ہوئے کاٹ ڈالنے میں کامیاب ہوئے۔ میرا اندازہ ہے کہ وہ تین ہزار پانچ سو تھے اور انکا نقصان مرنے والوں کا کم از کم چار سو کا تھا۔ مجھے یہ کہنے میں خوشی ہے کہ ہماری ہلاکتیں بہت کم ہیں۔ میرے پاس امید رکھنے کی ہر وجہ ہے کہ جو مقصد میرے سامنے تھا اس طرح جارحانہ طور پر حاصل ہوگیا۔ نہ صرف میوز شکست کھا گئے بلکہ ان کے گاؤں اور جائیدادیں بھی جلادی اور تباہ کردیں اور دوست جاٹوں کے گاؤں جواب تک ایک محاصرہ کے اندر لگاتار حملوں سے ان کے دشمنوں نے رکھے ہوئے تھے کچھ حد تک تمام خدشات سے سکون میں ہیں اور اب آزاد ہیں اپنے گھر کے باہر کام کرتے ہیں۔ ڈرومنڈ اپنی رپورٹ میں لکھتا ہے کہ اس علاقہ کے میو بھی مزید حملوں کے اظہار کی ناامیدی اور ناسمجھی کے پیش نظر توقع ہے کہ جو سبق ان کو پڑھایا ہے اپنی اطاعت کو اصحابِ اقتدار کے سامنے پیش کرنے کو جلدی سے راغب ہونگے۔

29 نومبر 1857ء کو دہلی کے کمشنر اور گورنمنٹ کے ایجنٹ لیفٹننٹ Mr C.B Saunders نے پنجاب کے چیف کمشنر کے ملٹری سیکرٹری کو میواتیوں سے لڑائی کے بارے خط لکھا۔ وہ لکھتے ہیں کہ ''میرا اعزاز ہے کہ میں پنجاب کے کمشنر کی اطلاع کیلئے ساتھ میں جڑی ہوئی کیپٹن ڈرومنڈ کی تفصیلی رپورٹ کی ایک کاپی آپ کو بھیج دوں جس میں ڈسٹرکٹ گڑگاؤں کے ایک مقام سونا ایک ڈی ٹیچمنٹ De Tachment (رسالہ) کی کمان کرتے ہوئے ہتھین کے مضافات میں 19 نومبر 1857ء آزادی پسند لڑاکا میواتیوں کے گاؤں روپڑا پر حملہ کیا جس میں اعلیٰ قسم کی کامیابی ہوئی وہ مزید لکھتے ہیں کہ میرے خط نمبر 1 کی کاپی بھی جو آج کی تاریخ کی ہے جس میں اس افسر کی خدمات جو اس نے سرانجام دیں کو تسلیم کیا ہے اور اس کی کمانڈ میں ان افسروں اور ان افراد کو بھی جو اس موقع پر موجود تھے۔ (جاری ہے)

.....لاہور اور کوٹرادھاکشن کے علاقہ میں میوخواتین ایمپلائز کا ڈیٹا جمع کرنے کی مجاز بہنیں.....

برائے لاہور سٹی
ثوبیہ جاوید میو
گرین کیپ نزد گجومتہ میٹرو اسٹیشن
فیروز پور روڈ لاہور

برائے کوٹرادھاکشن
شگفتہ امید گل
چک نمبر 55 نیا نکی کوٹرادھاکشن
ضلع قصور

چوہدری ناصر محمود میو کے ہمراہ چاہ بھڑکی والا اور چاہ رحیم خاں والا (خوجہ) میں چوہدری قمرالدین میو، پیر ابراہیم خاں، چوہدری اکرم میو، چوہدری آس محمد، سابق کونسلر محمد اکبر میو، شمس الدین میو، چوہدری اقبال میو، چوہدری عتیق میو، چوہدری عبدالرحمٰن اور دیگر معززین برادری سے ملاقات کے بعد گروپ فوٹو

میرے محسن اور شجاع آباد میں منفرد پروگرام کی تیاری!

رپورٹ: حافظ سلمان طارق میو

صدائے میو کے قارئین کو سب سے پہلے تو یہ بتادوں کہ ادارہ صدائے میو پر بے شمار لوگوں کے احسانات ہیں اور انہی کی وجہ سے آج تک ''صدائے میو'' پوری آب وتاب کے ساتھ اپنے وجود کو قائم رکھے ہوئے ہے لیکن والدین کی دعاؤں کے بعد میری ذات پر صرف چار افراد کے احسان ہیں جنہیں میں کبھی فراموش نہیں کرسکتا۔ پہلے محسن کا نام شہید اجمل خاں ہے ان کی ذات سے میں نے کوئی ذاتی فائدہ تو حاصل نہیں کیا لیکن انہوں نے مجھ پر جتنا اعتماد کیا اور جس طرح میری ہر بات کو حرف آخر سمجھا وہ میرے لئے اعزاز کی بات ہے لیکن ایسا دو چار دن میں نہیں ہوا اس کے لئے بہت سے لوگوں کی مخالفت اور سازشوں کا سامنا بھی کرنا پڑا شہید اجمل خاں نے مجھے جو عزت دی اسی کی وجہ ہے کہ کوئی کچھ کرے یہ نہ کرے لیکن میں ان کی شہادت سے لیکر آج تک ہر سال ان کیلئے زیادہ سے زیادہ قرآن خوانی اور دعائیہ تقریبات کا اہتمام کرانے کی کوشش کرتا ہوں۔ میرے دوسرے محسن کا نام نجم الحسن میو ہے پندرہ سال قبل جب بہت سے لوگوں نے مل کر مجھے تباہ کرکے برادری سے آؤٹ کرنے کی کوشش کی تو الٹرا کیمیکلز کے ڈائریکٹر بھائی نجم الحسن ہی تھے جنہوں نے دوران تعلیم ہی میرے بڑے بیٹے کو اپنی کمپنی کا حصہ بنا کر نہ صرف مجھے حوصلہ دیا بلکہ آج میری اور میرے بچوں کی خوشحالی میں انہی کا کردار ہے۔ تیسرے محسن کا نام حاجی نعیم پاہٹ ہے جن کی وجہ سے 25 سال کرائے کے مکانوں میں دھکے کھانے کے بعد آج اپنے ذاتی گھر میں بیٹھا ہوں اور رحمت پارک کے چیئرمین میرے ہی کہنے پر گزشتہ چھ سال سے اجتماعی شادیوں کی میزبانی بھی کررہے ہیں اور اب تک وہ اجتماعی شادیوں سمیت مختلف پروگرامز میں تقریباً 29 لاکھ روپے خرچ کرچکے ہیں اور انہوں نے اپنا خوبصورت اور تمام تر سہولیات سے آراستہ آفس بھی ہمارے حوالے کررکھا ہے جس میں ہمارے اکثر پروگرام بھی ہوتے ہیں۔ میرا چوتھا محسن شجاع آباد کے بھائی چوہدری ناصر محمود ہیں جو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے 2008ء سے اب تک میو امن کانفرنس، تین میو سپوت ایوارڈ، ایک جشن آزادی کا پروگرام اور ایک جشن فتح پاکستان سمیت دیگر پروگرامز پر کم وبیش 20 لاکھ روپے خرچ کرچکے ہیں اور اخبار کے معاملے میں بھی ہمیشہ اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

نفسانفسی کے اس دور میں ذاتی تشہیر اور خودنمائی کیلئے خرچ کرنے والے لوگ تو بہت ہیں لیکن بغیر کسی ذاتی مفاد اور رشتے داری کے میرے جیسے غریب بندے کے کہنے پر بے دریغ خرچ کرنے والے آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں حالانکہ میری ذات سے آج تک کسی کو کوئی فائدہ پہنچا ہے اور نہ میں پہنچانے کے قابل ہوں یقیناً میرے والدین کی دعائیں ہی ہیں جو میرے کام آرہی ہیں اور میرا احساس کرنے والوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے۔ آپ حیران ہونگے کہ تین سال قبل ڈرتے ڈرتے میں نے اپنا مکان شروع کیا تو میواتی دنیا کے سرپرست جمیل احمد میو، عمان والے حاجی اسلم میو، الٹرا کیمیکلز والے بھائی نجم الحسن، محترمہ ناصرہ میو، پاکستان صدائے میوفورم کے رہنماؤں حاجی نور محمد میو، چوہدری اقبال سحر خاں، چوہدری نعیم حنیف میو اور ملک سرور سبحانی نے جس طرح میرا حوصلہ بڑھایا اُسے میں کبھی فراموش نہیں کرسکتا۔

معذرت چاہتا ہوں شجاع آباد کی برادری خاص طور پر بھائی چوہدری ناصر محمود میو کی طرف سے نومبر میں برادری کے تاریخی اور منفرد پروگرام کے بارے لکھنے لگا تو سوچا کیوں نہ ان احباب کا بھی ذکر کیا جائے جن کی وجہ سے کٹھن حالات اور مشکلات کے باوجود بھی آج تک حوصلہ نہیں ہارا۔ خیر 24 سالوں میں میرا ضلع ملتان کی تحصیل شجاع آباد سینکڑوں بار جانا ہوا اور ہر بار ہی نیا حوصلہ ملا۔ یوں تو شجاع آباد کی برادری کے سب ہی لوگوں کی سوچ اور اپنی قوم کیلئے کوششیں قابل تحسین ہیں لیکن مرحوم چوہدری عالمگیر اور چوہدری ناصر محمود جیسے لوگ بھی ہیں جو کام کرنے والوں کا نہ صرف ساتھ دیتے رہے بلکہ کام کرنے والوں کو کبھی مالی معاملات میں بھی پریشان نہیں ہونے دیا۔ اپنی قوم کے لئے جذبہ رکھنے والوں کا ذکر کروں تو چوہدری شاہد رحمان، چوہدری ربنواز کونسلر، حاجی سردار محمد میو، پیر ابراہیم خاں، چوہدری قمرالدین، چوہدری حسن خاں میو، چوہدری حنیف میو، چوہدری منور اسلام، چوہدری موسیٰ میو، ماسٹر دین محمد عارف، ارسلان ارشد میو، شفیق بلو میو، عزیز الرحمٰن میو، اسامہ منیر اور چوہدری شرف علی جیسے بہت سے لوگ ہیں جن کی محنت اور قربانیاں میرے سامنے ہیں اور چوہدری آس محمد، سہیل اختر میو، چوہدری دلفراز میو ایڈووکیٹ، حاجی سعید بن صادق اور دادا لیاقت علی جیسے لوگ بھی ہیں جو اپنی برادری کیلئے بہت کچھ کرنے کے باوجود نہ جانے کیوں کافی عرصہ سے خاموش تماشائی ہیں۔

31 مئی کو چوہدری حسن خاں میو کے ڈیرہ علی ٹاؤن میں ہونیوالے جشن فتح پاکستان کی تقریب میں شرکت کیلئے جانا ہوا تو دوسرے دن بھائی ناصر محمود نے

چوہدری ناصر محمود میو کے ہمراہ پاکستان کسان اتحاد ضلع ملتان کے صدر چوہدری اظہر خاں جوئیہ سے ملاقات کے موقع پر

پہلی بار شجاع آباد کے وہ تاریخی مقامات دکھائے جو پہلے کبھی نہ دیکھے تھے اس شہر کی تاریخ پر انشاءاللہ پھر کبھی لکھوں گا۔ اس کالم میں قارئین کرام کو جو بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ بھائی ناصر محمود میو اس بار نومبر میں صرف میو سپوت ایوارڈ کا پروگرام ہی نہیں کررہے بلکہ اس کے ساتھ کچھ ایسا کرنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں جس کی مثال پاک وہند کی میو برادری میں نہیں ملتی۔ ہم جب بھی دوست احباب سے مل کر گاڑی میں بیٹھتے تو اگلی منزل تک یہی مشورہ کرتے کہ ایسا کیا کیا جائے جسے برادری کے لوگ ہمیشہ یاد رکھیں اور ایسا آج تک کسی نے کیا بھی نہ ہو۔

پروگرام میں ابھی چار ماہ ہیں اس لئے بہت کچھ سوچ کر کرنے کی کوشش کی جائے گی ابھی تک صرف یہی طے ہوا ہے کہ چوہدری ناصر محمود میو کسی سے فنڈ لینے کی بجائے ذاتی جیب سے 18 کنال میں چھ ہزار افراد کا پنڈال سجائیں گے اور پنڈال میں بارہ پال اور پلاکڑا کے کم از کم سوسوا افراد کے الگ الگ پنڈال بنائے جائیں گے اور ہر پال کے تین تین بزرگ میوقوم کے روایتی لباس میں ملبوس ہونگے اور ہر پال کے بزرگوں کی سر پر الگ الگ کلر کی پگڑیاں ہونگیں، ہر پنڈال میں پالوں کی تاریخ کے حوالے سے کچھ ایسا کیا جائے گا جس سے انکی تاریخ اور اہمیت سمجھنے میں آسانی ہو۔ میو بھائی چارہ کانفرنس کے پروگرام کی اہمیت بنانے کیلئے ابھی بہت کچھ سوچا اور کیا جائے گا چونکہ پروگرام کا نام بھائی چارہ ہے اس لئے برادری کی تمام فعال فلاحی تنظیموں کے پانچ پانچ نمائندوں سمیت دیگر برادریوں کی اہم شخصیات کو بھی دعوت دی جائے گی اور ساتھ ہی 2025ء میں میٹرک اور انٹر کے امتحان میں قابل ستائش نمبر حاصل کرنے والے طلباء کی حوصلہ افزائی بھی کی جائے گی۔

اس بار شجاع آباد جانے کا مقصد تو جشن فتح پاکستان کے پروگرام کی تیاری تھا لیکن دو دن کی بجائے ایک دن پہلے گیا تو معلوم ہوا کہ پروگرام کیلئے پہلے کی طرح نہ کوئی کٹھ کیا گیا اور نہ ہی میو بستیوں میں جاکر کسی کو باقاعدہ دعوت دی گئی۔ ناصر بھائی کی کاروباری مصروفیت نے شام تک منجمد کئے رکھا بمشکل ایک ہی جگہ چاہ رحیم والا (خوجہ) ہی جاسکے۔ رات کو دس بجے راجہ رام ظریف شہید ٹورنامنٹ میں شرکت کیلئے چلے گئے جہاں رات کا ایک بج گیا۔ فائنل مقابلہ بھی میو الیون اور ملتان سلطان الیون کے درمیان تھا۔ مقامی ایم پی اے سمیت بہت سے لوگ ملتان سلطان کی حوصلہ افزائی کررہے تھے انہوں نے چھ اوورز میں 116 رنز بنائے تو میو الیون کی کامیابی ناممکن نظر آرہی تھی ہم بیٹنگ شروع کرنے سے پہلے میو الیون کی ٹیم کے پاس گئے تو انکا اعتماد اور حوصلہ دیکھ کر خوشی ہوئی پہلے ہی اوور میں دو تین چھکے لگے تو انتظامیہ کو دس ہزار دینے کے باوجود ناصر محمود بھائی نے ہر چھکے پر ایک ہزار روپے انعام کا اعلان کیا تو میو الیون کے اوپنر نے چھکوں کی بارش کردی اور بغیر کسی نقصان کے پندرہ چھکے لگا کر میو الیون کی ٹیم مسلسل تیرے ٹورنامنٹ کا فائنل بھی جیت گئی۔ یہاں بھی ناصر بھائی نے اپنوں کی بے دریغ حوصلہ افزائی کرکے اپنی گاڑی کی سکرین پر لکھے ہوئے ''میو نام ہی کافی ہے'' کی لاج رکھ لی۔

میو الیون کی جیت پر جہاں خوشی ہورہی تھی وہیں اگلے دن کے پروگرام کی تیاری پر دل بے قرار ہونے لگا کہ پروگرام کس طرح کامیاب ہوگا، چار پانچ سو افراد کا انتظام اور کھانا بہت زیادہ لگ رہا تھا۔ ناصر بھائی اور ان کے والد چوہدری حسن خاں یہی کہہ رہے تھے کہ فکر نہ کریں انتظام سے زیادہ لوگ آئیں گے اور الحمداللہ ایسا ہی ہوا۔ پاکستان صدائے میوفورم کے رہنماؤں سمیت برادری کی کسی خاص شخصیت کی شرکت کے بغیر ماشاءاللہ ہمیشہ کی طرح بہت اچھا پروگرام ہوا اور میو برادری کے علاوہ دیگر برادریوں کے معززین نے بھی بھرپور شرکت کی۔ پروگرام میں سابق صوبائی وزیر رانا اعجاز نون اور دیگر برادریوں کے معززین نے پاک فوج کے ساتھ جس طرح پاکستان کیلئے میو قوم کی خدمات اور قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا وہ بھی اپنی مثال آپ تھا۔

کامیاب پروگرام کے آگلے روز پاکستان صدائے میوفورم کی تنظیم سازی اور اخبار کے سلسلے میں پرانے اور نئے دوست احباب سے ملاقات کیلئے نکلے۔ مٹوٹلی، چال لشکری والا، چاہ چوہدری والا، چاہ بھڑکی والا چاہ رحیم والا، چاہ چٹ والا اور شجاع آباد میں نئے اور پرانے احباب سے ملاقات کی اور نومبر کی میو بھائی چارہ کانفرنس کے حوالے سے مشاورت کے ساتھ ساتھ ضلع ملتان، ملتان شہر، تحصیل شجاع آباد اور تحصیل جلالپور میں تنظیم سازی کیلئے کمیٹیاں بھی تشکیل دی گئیں اسی دوران پاکستان کسان اتحاد ضلع ملتان کے صدر چوہدری اظہر خاں جوئیہ سے بھی ملاقات ہوئی یوں تو ہم سب ہی برادریوں کی عزت کرتے ہیں لیکن اظہر خاں جوئیہ کے اندر اپنائیت اور چاہت دیکھنے میں آئی اُسی نے آنے سے پہلے اُ کے گھر جانے پر مجبور کردیا۔ ان کے بار بار کے اسرار کے باجود ہم ان کی دعوت تو نہ کھا سکے لیکن ان کی پرکشش شخصیت ہمیشہ کیلئے اپنے دل میں بسا کر واپس آگئے۔ ہماری قوم کو بھی جوئیہ صاحب کی طرح محبت کرنے والے لوگوں کی ضرورت ہے۔ امید ہے جشن فتح پاکستان کی طرح نومبر میں ہونیوالی میو بھائی چارہ کانفرنس میں بھی اظہر خاں جوئیہ جیسے دیگر بدرایوں کے معززین بھی ہمارے شانہ بشانہ ہونگے کیونکہ ہمارا مقصد نفرتیں مٹا کر محبت کا پرچار کرنا ہے۔

میو کالونی مٹوٹلی میں ملاقات کے بعد چوہدری شاہد رحمان، چوہدری ربنواز کونسلر، چوہدری دین محمد عارف میو چوہدری ناصر محمود میو اور چوہدری شرف علی میو سے ملاقات کے بعد گروہ فوٹو

چاہ چٹ والا میں چوہدری ناصر محمود میو، چوہدری حنیف میو، چوہدری محمد موسیٰ، محمد شفیق بلو میو، محمد اکبر میو اور دیگر معززین برادری سے ملاقات کے موقع پر گروپ فوٹو

پاکستان صدائے میوفورم ضلع ملتان کے چیف آرگنائزر چوہدری ناصر محمود میو کے ہمراہ چاہ لشکری والا میں چوہدری منور اسلام میو، چوہدری خان محمد، چاہ چوہدری والا میں چوہدری بشیر میو محمد وقاص میو، محمد اکرم میو اور شجاع آباد میں چوہدری اکرم ظہور اور دیگر سے ملاقات کرتے ہوئے

صدائے میو اخبار کی ٹیم کو 15 ویں سالگرہ مبارک
EVA,PU,PCU اور سکول شوز کی تمام ورائٹی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
طارق شوز
ہول سیل پوائنٹ شوروم
عاطف ندیم
0315-8535755
طارق محمود میو
0301-4846133
بالمقابل پٹرولنگ پولیس چیک پوسٹ نزد مصطفےٰ آباد (للیانی) نہر

ZOOM
حاجی نیاز اینڈ عرفان
جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں (الحدیث)
پٹرولیم
ایک کلومیٹر صوئے آصل ہیر روڈ ضلع لاہور
حاجی محمد نیاز بھاگوڑیا (شیراپوتا)
0300-8463844
محمد عرفان جٹ
0313-4987011
ZOOM

ٹنڈوالھیار اور گردونواح میں
کسی بھی قسم کے مکانات، مارکیٹ اور پلازے وغیرہ کی معیاری اور پائیدار تعمیر کے لئے
آج ہی رابطہ کریں
ٹھیکیدار
شہاب الدین میو
سابق سینئر نائب صدر
میو اتحاد ٹنڈوالھیار
0301-3560615

100%
قدرتی، خالص اور جنگلی
SHAMMAAS HONEY
مختلف اعلیٰ اقسام کا شہد دستیاب ہے
شمّاس مکس اچار
عجوہ کھجور
شمّاس شہد مرکز
صرف کاروباری اور ڈسٹری بیوٹر رابطہ کریں
زوم پٹرول پمپ مین رائیونڈ روڈ قصور
چیف ایگزیکٹو
محمد سرور خان میو
0333-4921386

ٹنڈوالھیار میں معیاری فرنیچر کی تیاری کا بااعتماد مرکز
المھران
فرنیچر ہاؤس
نزد بھائی جی ہوٹل چمبڑ روڈ
ٹنڈوالھیار
پروپرائیٹر
عبدالرزاق میو

تمام تر سہولیات سے آراستہ رہائشی سکیم
3 مرلہ 4 مرلہ 5 مرلہ 7 مرلہ
نیو
آبادی سرائچ
صوئے آصل سے صرف 5 کلومیٹر جانب سرائچ
چیف ایگزیکٹو
چوہدری نوید سرفراز
0300-4870945
ہیڈ آفس
جلکے سٹاپ مین فیروز پور روڈ لاہور

حکومت پنجاب سے اہلیان آرائیاں کی
اپیل
تحصیل رائیونڈ کا مشہور قصبہ آرائیاں سالہا سال سے مسائل کا شکار ہے سیوریج نہ ہونے کی وجہ سے گلی محلوں میں کھڑے گٹر کے پانی سے بہت سی بیماریاں جنم لے رہی ہیں۔ حکومت پنجاب اور مقامی نمائندوں سے اپیل ہے کہ وہ آرائیاں کے مسائل کی طرف بھی توجہ دیں
انشاءاللہ
چیئرمین
UC
آرائیاں
چوہدری سعید اقبال میو
0300-4649920

ایمانداری ہمارا نصب العین
کوالٹی میں نمبرون
کرم اللہ
پٹرولیم
TOTAL
کانا کاچھا فلائی آور نیو ڈیفنس روڈ
لاہور
چیف ایگزیکٹو
حاجی نیاز خاں باگھوڑیا
0300-8463844

مُسلم کمانڈر! جس نے کبھی شکست کا منہ نہ دیکھا!

مسلم کمانڈر جس نے ایک مسلم خاتون کو آزاد کرانے کے لیے فوج کشی کی، وہ کمانڈر جو صلیبیوں کے لیے موت کا فرشتہ ہوا کرتا تھا، جس نے 50 سے زائد جنگیں لڑیں اور ایک بار بھی شکست نہیں کھائی بلکہ اس سے بھی تعجب کی بات یہ ہے کہ آپ کی فتوحات ان علاقوں تک پہنچی جہاں قرون اولیٰ کے فاتحین بھی نہیں پہنچے تھے! وہ ایک بے مثال قاضی اور عادل حکمران بھی تھا جو ہمیشہ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ موت کسی محل میں نہیں میدان جہاد میں آئے۔ اپنی موت سے کچھ عرصہ قبل اپنے وزرا کو بتایا:

''میں زمانہ طالب علمی سے سوچتا تھا کہ اگر تقدیر مجھے اندلس کا طاقتور ترین شخص بنا دے تو میں اس سلطنت کو عظمت کی ان بلندیوں تک پہنچا دوں گا کہ یہاں کے شہری ہونے پر سب فخر کریں گے۔''

اس نوجوان نے اندلس کی حکمرانی کا خواب اس عمر میں دیکھا تھا جس میں ان کے ساتھی گپ شپ اور تفریحی مشاغل میں مصروف رہتے تھے۔ ''تاریخ اندلس'' کے مطابق اس کے کیریئر کا آغاز بھی عجیب و غریب انداز میں ہوا۔ کہتے ہیں کہ پانچ طالب علم قرطبہ کے ایک باغ میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے یہ نوجوان غالباً پکنک منانے کے لیے یہاں آئے تھے کیونکہ کھانے پینے کا سامان بھی ان کے پاس تھا۔ یہ سب کھا پی رہے تھے اور ایک دوسرے سے باتیں بھی کر رہے تھے لیکن ان میں سے ایک طالب علم گم سم کسی خیال میں ڈوبا ہوا خاموش بیٹھا تھا۔ اس کی شکل وصورت سے شرافت اور ذہانت ٹپک رہی تھی، ماتھے پر غرور کی علامات بھی تھیں۔ ساتھی طالب علموں نے اسے چھیڑتے ہوئے خاموشی کا سبب پوچھا تو وہ چونک کر بولا:

''مجھے یقین ہے کہ میں بہت جلد اس ملک کا حکمران بن جاؤں گا اسی وقت کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ میں نے اس ملک کے مسائل کو کیسے حل کرنا ہے؟'' اس کے ساتھی یہ سن کر ہنسنے اور اس کا مذاق اڑانے لگے۔ اس نے اس ہنسی مذاق کا کچھ بھی اثر نہ لیا اور بڑے اعتماد سے بولا:

''دوستو! وہ وقت دور نہیں جب قوت، طاقت اور حکومت میرے ہاتھ میں ہوگی اور میں پورے اندلس کا حکمران ہوں گا۔ تم لوگ ابھی سے مجھ سے مانگ لو جو تمھیں چاہیے کہ یہ وقتِ قبولیت ہے۔ بتاؤ! تم سب کن کن عہدوں پر مامور ہونا چاہو گے؟''

اس کے دوست پھر ہنس دیئے لیکن جب اس خوبرو نوجوان نے ان کو مجبور کیا تو ان میں سے ایک بولا:

''میاں! ہمیں تو آج کی یہ میٹھی روٹیاں اور خستہ ٹکیاں بہت اچھی لگیں تو تم مجھے انسپکٹر بازار مقرر کر دینا تا کہ جب جو چیز چاہوں بڑے شوق سے کھاؤں۔''

دوسرا بولا: ''ہمیں تو یہ انجیر بہت پسند آئے۔ تم مجھے مالقہ کا قاضی بنا دینا کہ وہ میرا وطن بھی ہے اور وہاں کے انجیر بھی بہت لذیذ ہوتی ہے۔''

تیسرے نے باغ کے ہرے بھرے درختوں کی طرف دیکھ کر کہا: ''مجھے تو یہ سرسبز باغ بہت پسند ہے، تم مجھے قرطبہ کا حاکم بنا دینا۔''

چوتھا خاموش بیٹھا اس متکبر دوست سے زیادہ اپنے بقیہ ساتھیوں پر پیچ وتاب کھا رہا تھا کہ وہ اس سے عہدے اس انداز سے طلب کر رہے تھے جیسے وہ سچ مچ بادشاہ اندلس ہو گیا ہو۔ جب اس نے اس سے پوچھا تو وہ غصہ سے بولا:

''جب طاقت تمھارے ہاتھ میں آ جائے تو میرے سارے جسم پر شہد مل دینا تا کہ خوب مکھیاں بیٹھ کر بھنبھنائیں اور کاٹیں۔ پھر منہ کالا کر کے گدھے پر الٹا سوار کرا کے سارے شہر میں گشت کرا دینا۔''

وہ بولا: ''دوستو! گھبراؤ نہیں ایسا ہی ہوگا۔''

پھر قدرت کو بھی یہی منظور تھا اور ایک وقت آیا کہ وہ نوجوان اندلس کا وزیر اعظم بنا اور وزیر اعظم بھی ایسا کہ اندلس کی تاریخ میں پھر ایسا وزیر اعظم کوئی دوسرا نہ بن سکا اور پھر اس نے اپنے تمام دوستوں کی خواہشات بھی من وعن پوری کیں۔ اس حوالے سے ایک روایت مختلف انداز سے بیان کی جاتی ہے کہ ایک دن قرطبہ کی مسجد میں محمد بن ابی عامر اور ان کے ساتھی اپنے اپنے مستقبل کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ ابن ابی عامر نے خود کو مستقبل میں سلطنت کا وزیر اعظم بتایا تو دوست بے ساختہ ہنسنے لگے۔ ایک شوخ لڑکے نے طنزیہ شعر بھی چست کر دیا۔ محمد بن ابی عامر کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ انھوں نے کہا: ''یہ تو ہو کر ہی رہے گا۔ ابھی وقت ہے اپنے لیے جو مانگنا ہے مانگ لو۔'' یہ سن کر ایک دوست نے استہزائیہ انداز میں کہا:

''اے ابن ابی عامر! مجھے قاضی بننے کا شوق ہے تم مجھے میرے آبائی شہر مالقہ کا قاضی بنا دینا۔''

دوسرے نے پولیس کا اعلیٰ کا عہدہ مانگا۔

تیسرے نے کہا کہ مجھے شہر کے تمام باغات کا نگران بنا دینا۔ جس لڑکے نے طنزیہ شعر پڑھا تھا۔ اس نے حقارت سے کہا: ''تمہاری اگلی سات نسلوں میں بھی کوئی وزیرِاعظم بن گیا تو میرا منہ کالا کر کے گدھے پر شہر میں گشت کرانا۔'' اور پھر لڑ کا پچھتایا۔

ماہ وسال کی گردش نے جب اس نوجوان کے خواب کو حقیقت میں بدلا تو وہ محمد بن ابی عامر ''الحاجب المنصور'' کے نام سے مشہور ہوئے۔ جس میں حاجب ان کا عہدہ اور المنصور ان کی غیر معمولی فتوحات کے لیے دیا گیا نام تھا۔ آپ اندلس کے بہترین منتظم جب کہ عالم اسلام کے بہادر اور فاتح سپاہ سالار رہنے۔ ان کے عہد میں عوام خود کو بہت محفوظ خیال کرتے تھے۔ آپ کے دور میں اندلس کو جو عروج نصیب ہوا وہ دوبارہ نہ مل سکا جبکہ دوسری طرف وہ اسلام کے ایک بہادر سپاہی اور اپنے دین کے محافظ بھی تھے جس نے میدان جنگ میں عیسائیوں کو بدترین شکست دی تھی جس کی بنا پر وہ المنصور سے سخت نفرت کرتے تھے۔ انھوں نے کئی علاقوں کو فتح کے بعد مرکز کے صوبے کے طور پر اپنی سلطنت سے جوڑا اور خراج وصول کر کے اسے مالی طور پر مستحکم کیا۔ انھوں نے اندلس میں اعلیٰ پائے کا انتظام رائج کیا اور ہر شعبے میں قاعدہ مقرر کیا۔ اس عہد میں رشوت اور بدعنوانی کی سختی سے بیخ کنی کی گئی جب کہ اہل علم وادب کی بڑی قدر افزائی اور وظیفے مقرر کیے۔

مشہور برطانوی مورخ اور ماہر آثار قدیمہ اسٹینلے لین پول نے المنصور کے بارے میں لکھا:

''عبدالرحمن سوئم نے جس عظیم اندلس کا خواب دیکھا تھا اس کی تعبیر المنصور کے عہد میں ہوئی۔''

ابن ابی عامر اندلس اور مسلم تاریخ کا ایک ایسا جگمگاتا کردار ہے جس کی آب وتاب کئی سو سال گزر جانے کے بعد بھی ماند نہیں پڑی۔ اندلس کے اس فرماں روا کا آبائی وطن جنوبی اسپین بتایا جاتا ہے جہاں انھوں

آئینہ اعجاز

0301-6320334
ejazmeo68@yahoo.com
اعجاز خاں میو (پسرور)

نے 938 عیسوی میں ایک ساحلی شہر الخضر ا کے متوسط گھرانے میں آنکھ کھولی تھی۔ ابن ابی عامر کے جد امجد کا نام عبدالمالک المعفری تھا جو اندلس کی پہلی فتح کے زمانے میں حضرت طارق بن زیادؒ کے سپاہیوں میں سے ایک تھا اور یہاں الخضرا کے قریب آباد ہوا تھا۔ اسی سپاہی کی آٹھویں نسل میں محمد بن ابی عامر پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم آبائی علاقے میں اس دور کے دستور کے مطابق مکمل کر کے مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے قرطبہ آنے والے محمد بن ابی عامر کو دوران تعلیم بڑا آدمی بننے کا شوق پیدا ہوا اور انھوں نے حاجبُ السّلطنت (وزیرِاعظم) بننے کا خواب دیکھنا شروع کر دیا ابن عامر نے قرطبہ سے قانون اور ادب کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اسی شہر کی کچہری میں بطور عرضی نویس کام شروع کر دیا۔ اپنی سنجیدگی، دل جمعی، قابلیت اور نکتہ سنجی کے باعث وہ شاہی حکام کی نظروں میں آئے اور ان کے توسط سے شاہی خاندان کے ساتھ تعلق قائم ہو گیا۔

بعض تذکروں میں آیا ہے کہ خلیفہ وقت کو اپنے دونوں شہزادوں کے لیے اتالیق اور جائیداد کا حساب رکھنے کے لیے محرّر چاہیے تھا اور محمد بن ابی عامر اس کے لیے منتخب ہو گئے۔ قسمت ان کے خواب اور عزم و ارادے کے ساتھ تھی اور وقت نے کچھ اس تیزی سے کروٹ بدلی کہ ابن عامر وہ شخص بن گئے جس کے تعاون اور مدد سے خلیفہ ہشام اوّل کے انتقال کے بعد بارہ سالہ ولی عہد ہشام دوم مسند خلافت تک پہنچے اور پھر اسی نوعمر خلیفہ نے اپنے محسن کو حاجب جیسے اہم ترین عہدے پر فائز کیا۔ ابن عامر کا یہ عہد چھتیس سال تک رہا جس میں انھوں نے عیسائی لشکروں سے باون جنگیں لڑیں اور ہر بار میدان سے فاتح بن کر لوٹے۔ وہ المنصور کے لقب سے مشہور ہوئے۔ اس سے قبل وہ قاضی کے عہدے پر بھی فائز رہے تھے۔

تاریخ قرطبی میں ہے کہ اندلس کے حکمرانوں میں سے کوئی ابن ابی عامر المنصور جیسا نہیں گذرا۔ اس نے 50 سے زائد جنگیں لڑیں اور انہی جنگوں میں اس کی وہ مشہور لڑائی بھی شامل ہے جو رومیوں کے خلاف لڑی گئی اس میں مسلمانوں کو دو پہاڑوں کے درمیان میں ایک ایسی تنگ جگہ سے گذرنا تھا جہاں سے ایک وقت میں صرف گھڑ سوار مشکل سے گذر سکتا تھا چنانچہ رومیوں نے بے شمار فوج لا کر اس تنگ درے کو بند کر دیا۔ منصور کو صورت حال کا علم ہوا تو اس نے وہاں سے خیمے اکھڑ وائے اور مضبوط عمارتیں بنانے کا حکم دیا اور چاروں طرف اپنے گورنروں کو احکامات جاری کر دیے کہ میں نے استخارے کے بعد یہاں قیام کا فیصلہ کر لیا ہے۔ چنانچہ یہاں ایک شہر آباد کر رہا ہوں تم لوگ مزدوروں اور کاریگروں کو جلد یہاں بھجوا دو۔ رومیوں نے جب یہ منظر دیکھا تو صلح کے لیے جھک گئے۔ منصور نے کہا:

''میں تم سے اسی وقت صلح کروں گا جب تم اپنے بادشاہ کی بیٹی میرے نکاح میں دو گے۔''

رومیوں نے جواب دیا:

''ایسی ذلت کا تو ہم تصوّر بھی نہیں کر سکتے۔''

چنانچہ انھوں نے ایک بہت بڑا لشکر تیار کر کے لڑائی کا ارادہ کر لیا۔ دوسری طرف منصور کے پاس 20 ہزار شہسوار تھے۔ دونوں لشکروں کا خوفناک مقابلہ ہوا۔ مسلمانوں کو شکست ہوئی۔ منصور اپنے بیٹے اور چند مجاہدین کے ساتھ اکیلا رہ گیا۔ اس نے حکم دیا کہ میرا خیمہ کسی بلند جگہ پر نصب کیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ مسلمانوں نے اپنے امیر کا خیمہ دیکھا تو دوبارہ اکٹھے ہو گئے اور پھر ایسا ڈٹ کر مقابلہ کیا کہ رومیوں کو عبرتناک شکست ہوئی۔ ان کے بہت سارے آدمی مارے گئے۔ بہت سے گرفتار کر لیے گئے۔ رومیوں نے پھر صلح کی درخواست کی۔ منصور نے اپنی پرانی شرط دہرائی اور ساتھ بہت سے مال ودولت کا بھی مطالبہ کیا۔ رومی راضی ہو گئے اور روم کے معززین نے وہ مال اور لڑکی منصور تک پہنچائی۔ لڑکی کو الوداع کرنے والے رومیوں نے لڑکی سے کہا:

''اب تم اپنی قوم کی فلاح کے لیے کچھ کرنا۔''

تو اس لڑکی نے جواب دیا: ''عزت عورتوں کے جسم سے نہیں مردوں کے نیزوں سے حاصل کی جاتی ہے۔''

جب منصور فتح مند ہو کر واپس اپنے شہر پہنچا تو ایک عورت نے کہا:

''آپ اور دوسرے لوگ خوشیاں منا رہے ہیں جبکہ میں رو رہی ہوں کیونکہ میرا بیٹا تو رومیوں کی قید میں ہے۔''

منصور نے اسی وقت لشکر کو واپسی کا حکم دیا اور جب وہ دوبارہ شہر میں واپس آئے تو ان کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا۔

ایک مرتبہ غرسیہ والی ریاست لشکبنس کے پاس منصور اعظم کا کوئی ایلچی گیا۔ غرسیہ نے اس کا شاندار استقبال کیا اور اسے اپنے پورے ملک کی سیر کرائی اس دوران میں ایلچی کو معلوم ہوا کہ یہاں ایک گرجا میں ایک مسلمان عورت قید ہے جس کو راہبوں نے اپنا قیدی بنا رکھا ہے۔ ایلچی نے واپس آ کر منصور کو سارے حالات سنائے اور اس قیدی عورت کا بھی تذکرہ کیا۔ چنانچہ منصور اسی وقت فوج لے کر ریاست لشکبنس پر حملہ آور ہوا۔ وہ جب ریاستی حدود کے قریب پہنچا تو غرسیہ عاجزانہ خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی:

''جناب میں کسی گستاخی کا مرتکب تو نہیں ہوا پھر آپ نے میرے ملک پر حملہ کیوں کر دیا؟''

منصور نے جواب دیا:

''تو نے وعدہ کیا تھا کہ اپنے ملک میں کسی مسلمان کو قید نہ رکھے گا پھر تمھارے فلاں گرجے میں ایک مسلمان عورت کو قید کیوں رکھا گیا ہے؟''

غرسیہ نے فوراً عورت کو منصور کے حوالے کیا اور ساتھ ہی اس گرجے کو بھی مسمار کر ڈالا جس میں وہ عورت قید تھی۔

8 اکتوبر 1002 عیسوی (392 ہجری) میں قسطلہ کے آخری جہاد سے واپسی پر مدینہ سالم کے مقام پر المنصور کا انتقال ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث کہ اللہ کی راہ کی گرد وغبار اور جہنم کا دھواں اکھٹا نہیں ہوں گے پر عمل کرتے ہوئے اس کی زندگی بھر یہ روٹین رہی کہ وہ جب بھی کسی جہاد سے واپس آتا تو اپنے جسم اور لباس پر پڑی گرد کو بڑی احتیاط سے ایک جگہ پر جھاڑ کر اسے ایک برتن میں محفوظ کر لیتا اور یہ برتن ہر جہاد میں اس کے ساتھ ہوتا تھا۔ چنانچہ اپنی تمام عمر کے جہادوں کی جمع شدہ خاک کو اپنی عمر کے آخری وقت میں اپنے بیٹے عبدالمالک کے حوالے کیا اور اسے وصیت کی:

''مجھے قبر میں دفن کرنے کے بعد یہ خاک میرے بدن پر چھڑک دینا۔''

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

شانِ میوات

ہندوستان سے دین اسلام کی خاطر پاکستان پنجاب کے گاؤں سرانوالی ضلع سیالکوٹ کی جانب ہجرت کرنے والے مہاجر کمیونٹی (میو) کے اکابرین اہلسنت حنفی علماء کرام کے انمول ہیروں میں سے ایک قیمتی ہیرا سلسلہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ اور راجشاہیہ کے عظیم پیشوا ابوالفیض قاری محمد یحیٰؒ عابدالمدنی المعروف قاری میاں صاحب سوندھویںؒ کی ولادت 1315 ہجری 1898 عیسویں کو موضع سوندھ شریف تحصیل نوح ضلع گوڑگانواں میوات میں ہوئی۔

حضور قبلہ مرشدی ابوالفیض محمد یحیٰؒ عابد سوندھویں کی ولادت شیخ المشائخ، سلطان العارفین ابوالفیض علامہ الشاہ محمد عظیم ہادی، میاں قادری و راجشاہی المعروف میاں جلال الدین سوندھویؒ اس دور کے عالم باعمل اور روحانی وعلمی شخصیت کے پرنور گھرانے میں ہوئی اور اپنے نور جمال سے اس گھرانے کو مزید منور کیا۔ آپ ایک عظیم روحانی بزرگ تھے۔ اچانک ایک دن عظیم سانحہ آپ کے قلب پر گزار کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ شفقت پدری سے محروم ہو گئے اس وقت حضرت کی عمر تقریباً ڈھائی برس کی تھی، آپ کے والد ماجد حضرت شیخ المشائخ مولانا محمد عظیم ہادیؒ 45 سال کی عمر میں اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے۔

ابوالفیض قاری میاں صاحبؒ وہ عظیم روحانی شخصیت تھے جو کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ علاقہ میوات کے لوگوں نے آپؒ اور آپ کے والد ماجد مولانا عظیم ہادیؒ سے نور ایمانی وفیض روحانی بیشمار برکتیں حاصل کیں اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے اور انشاء اللہ تا قیامت جاری رہے گا۔ آپ کے سر سے بچپن میں ہی والد ماجد کا سایہ اُٹھ گیا تھا تو آپ کی پرورش آپؒ کی والدہ ماجدہ اماں امیر بیگم صاحبہؒ نے کی۔

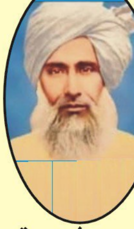

آپؒ کی والدہ ماجدہ بھی ایک باحیاء، باکردار، عابدہ، زاہدہ خاتون تھیں۔ آپؒ کے داداجان پیرومرشد، مجدد وقت مولانا محمد عبداللہ شاہ قادری سوندھویؒ نے بھی آپؒ کی پرورش میں کسی قسم کی کوئی کمی نہ چھوڑی تھی اور ابتدائی تعلیم وتربیت آپؒ نے اپنے داداجان کے زیر سایہ مدرسہ اسلامیہ راجشاہیہ سے حاصل کی۔ آپ کو اچھی آواز اور قرات کی وجہ سے قاری صاحب کہہ کر بلایا جاتا تھا، آپ

حکیم محمد رفیق میو (سرانوالی) ڈسکہ

کے والد ماجد اور والدہ ماجدہ کی خواہش تھی کہ بیٹا بڑا ہو کر اچھا قاری اور عالم بنے آپؒ کی والدین کی یہ خواہش اور دعا قبول ہوئی۔

اپنے بڑوں کی طرح آپؒ کے اندر مہمان نوازی کا شوق کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ضیافت میں خوب لطف محسوس کرتے اور مہمانوں کی خوب قدر کرتے۔ آپؒ بلند اخلاق، علم، دوستی، انسانیت پروری اور غم خواری میں اپنوں اور بے گانوں میں محبوب ومقبول تھے۔ اصلاح وتربیت میں بھی آپؒ کا انداز منفرد ہوتا تھا کہ باتوں باتوں میں چھوٹی چھوٹی باتوں سے بڑی باتوں کی طرف توجہ دلا دیا کرتے۔ آپؒ نے اپنے والد ماجد کے مزار سے طریقہ اویسیہ سے روحانی وباطنی فیوض وبرکات حاصل کیں اور آپؒ نے اپنے دادمرشد کی بیت کی اور ان سے سلسلہ خمسہ میں خرقہ خلافت اور اذکار کی اجازت پائی اور پھر اپنے چچا قلندر وقت، امام العارفین مولوی الشاہ محمد عمر سوندھوی، میاں، قادری راجشاہیؒ سے دلاالخیرات شریف، درود مستغاث، دعا حزب البحر کی اجازت کے ساتھ ساتھ سلاسل خمسہ کی خلافت واجازت پائی۔

آپؒ کی والدہ ماجدہ اماں امیر بیگم بہت ہی خوش اخلاق، نیک سیرت اور محنتی خاتون تھیں، نہایت پرہیز گار متقی، نماز روزے کی پابند اور روزانہ صبح اٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت انکا معمول تھا اور حضرت قبلہ سراپائے شفقت باوقار، بارعب اور پرکشش شخصیت تھے۔ بے پناہ محبت وکمال اور عقیدت یہ سب اجداد کی نظر بے مثال کا اثر تھا کہ انکا ہر قول وفعل سنت کے مطابق ہوتا۔ آپؒ نے اپنے دونوں صاجزادوں کو خرقہ خلافت سے نوازا اور حضرت قاری میاں صاحبؒ کا سلسلہ طریقت حضرت ابولمظفر، ولی ابن ولی صاجزادہ محمد ظہیر الدین ظہیر میاں القادری، راجشاہیؒ سے چلا اور سلسلہ نسب، پیکر وصبر ورضا حضرت میاں محمد شفیع ساجد القادری راجشاہی سے جاری ہے۔ حضور قاری میاںؒ صاحب کا وصال 11 جون 1978ء گول کوٹھی حویلی میاں صاحب سرانوالی میں ہوا اور آپ کا مزار شریف بھی سرانوالی ضلع سیالکوٹ میں ہی ہے۔

چوہدری حسن خاں میو | چوہدری ناصر محمود میو | چوہدری حمزہ ناصر | حاجی سعید بن صادق | چوہدری اسلم میو | چوہدری موسیٰ خاں | چوہدری منور اسلام | چوہدری رب نواز کونسلر | چوہدری شاہد رحمان | چوہدری عرفان میو | چوہدری قمر الدین میو | پیر محمد ابراہیم خاں | چوہدری محمد اقبال میو | چوہدری محمد حنیف میو

کرنل (ر) محمد علی میو | چوہدری ظفر اقبال | چوہدری سعید اقبال

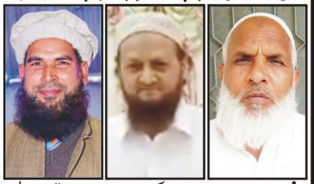

انجینئر امین خاں | محمد علی میو سکھر والے | چوہدری عتیق الرحمٰن

شجاع آباد اور دیگر علاقوں سے جون میں بننے والے ''صدائے میو'' کے ممبران کی لسٹ

شجاع آباد کے سالانہ ممبران

(1) چوہدری حسن خاں میو (علی ٹاؤن) شجاع آباد
(2) چوہدری ناصر محمود میو (جمیلہ سٹی) شجاع آباد
(3) چوہدری حمزہ ناصر میو (جمیلہ سٹی) شجاع آباد
(4) محمد اکبر ملتانی (جمیلہ سٹی) شجاع آباد
(5) حاجی سعید بن صادق (پاکستان ایگرو) شجاع آباد
(6) چوہدری محمد موسیٰ میو (ہاؤسنگ کالونی) شجاع آباد
(7) چوہدری اسلم میو (اسلم فرنیچر ہاؤس) شجاع آباد
(8) چوہدری محمد حنیف میو (چاہ چٹ والا) شجاع آباد
(9) محمد اکبر میو (چاہ رحیم بخش) شجاع آباد
(10) چوہدری قمر الدین میو (چاہ بھکی والا) موضع خوجہ
(11) پیر محمد ابراہیم خاں (چاہ رحیم خاں) موضع خوجہ
(12) عتیق الرحمٰن میو (چاہ رحیم والا) خوجہ
(13) چوہدری اقبال میو جند (خوجہ) شجاع آباد
(14) چوہدری آس محمد میو (چاہ نوکوٹ) خوجہ
(15) چوہدری رب نواز کونسلر (میو کالونی) مٹوٹلی
(16) چوہدری شاہد رحمان (حاجی والا) مٹوٹلی
(17) چوہدری شرف علی (چاہ حیات والا) شیخ پور شجرہ
(18) چوہدری عرفان میو (قیصر پور) شجاع آباد
(19) چوہدری منور اسلام (چاہ لشکری والا) شجاع آباد
(20) محمد وقاص میو (چاہ چوہدری والا) شجاع آباد

دیگر علاقوں کے ممبران

(1) کرنل (ر) محمد علی میو (پاک عرب) لاہور
(2) انجینئر امین خاں (گورنمنٹ ٹیکنیکل کالج) قصور
(3) چوہدری ظفر اقبال میو (پی او ایف سکیم) لاہور
(4) چوہدری سعید اقبال میو (آرائیاں) رائیونڈ
(5) محمد علی میو سکھر والے (ناظم آباد) کراچی

چوہدری شرف علی | محمد وقاص میو | چوہدری آس محمد میو

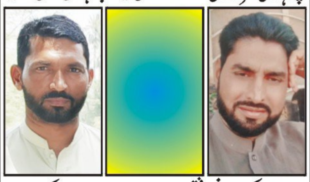

چوہدری اکبر ملتانی | فتح محمد میو چاہ جمیدوالا | محمد اکبر میو

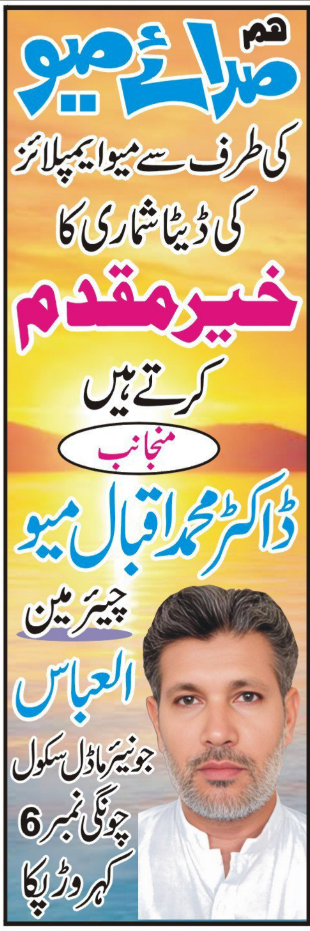

کرنو ہے تو کچھ تو سمجھو بھائی!

خوش فہمیاں
احمد فہیم میو
(لاہور)
0300-4513576

جون 2025 کا صدائے میو جو صدائے میو کو سالگرہ نمبر بی تھا میں حافظ سلمان صاحب کو ایک مضمون چھپو ہے جا کے ذریعے حافظ صاحب نے کئی اہم پہلون کی طرف توجہ دوان کی کوشش کری ہے۔ کوئی بی ذمہ دار میو یا تحریر اے پڑھ کے سوچن پہ ضرور مجبور ہوئے گو کہ ہمارا یہ مسئلہ کیوں پیدا ہویا اور ان مسئلان کو حل کہا ہے؟۔ حافظ صاحب نے اپنی تحریر میں میو تنظیمات اور میو تنظیمات کونسل کو ذکر سب سو پہلے کرو ہے یا مارے ہم بی سب سو پہلے یائی مدعا پہ بات کرنگا۔

سن 2017ء میں میو تنظیمات کونسل ملک بھر میں سبھی میو تنظیمات کا باہمی روابط اور ان کی کارکردگی اے مثبت سمت میں آگے بڑھانا اور ان تنظیمن کی ان کا مقاصد کا حصول کے مارے مناسب رہنمائی فراہم کرنا کے مارے بنائی گئی ہی۔ ای بات سچی ہے کہ میون کی بہت سی تنظیم بس نام کی تنظیم ہاں جن کو نہ تو کوئی مناسب تنظیمی ڈھانچہ ہے، نہ انن نے اپنا مقاصد درست بنایا ہاں اور نہ ان مقاصد اے پانا کے مارے کوئی لائحہ عمل ترتیب دے راکھو ہے، نہ ای ان تنظیمات کو کوئی دستور موجود ہے جا پہ چل کے وے اپنا کام کی تکمیل کراں اور اپنا مقصد اے پاسکاں۔

اگرچہ میو تنظیمات کونسل نے کئی قابل ستائش کام کراہاں عام حالات میں جن کو حاصل کرنوں آسان کام نہ ہو۔ ہین میں ای بتانوں بی ضروری سمجھو ہوں کہ میواتی زبان کی نادرہ اور دیگر قومی اداران میں رجسٹریشن نوئی نہ ہوگی اگر میواتی دنیا کا لکھاری اور شاعرن کی دس بارے سال کی محنت نہ ہوتی اور میواتی دنیا نے میواتی زبان و ادب اور تاریخ میو کا حوالہ سو کتابن کی چھپائی نہ کری ہوتی تو ای کام سدا امدابی نہ ہو پاتو۔ آپ سب قاری جانتا ہونگا کہ میواتی دنیا ایک باقاعدہ رجسٹرڈ تنظیم ہے جا کا مقاصد اور لائحہ عمل، کام کرنا کو طریقہ کار اور ہر رکن کی ذمہ داری تحریری طور پہ موجود ہی۔

میو تنظیمات کونسل جا کی اکثر تنظیم بے بنیاد ہاں مطلب ای کہ رجسٹرڈ نہ ہاں یا مارے ای آپ بی ہوا میں معلق ہے۔ ایسے لگے ہے کہ ہم ایک ہوائی قلعہ میں رہ را ہاں، ہم نے خیالی پلاؤ کی دیگ چڑھا راکھی اے جا کے چاروگھاں لو میو تنظیمات اور میو تنظیمات کونسل بیٹھی ہے۔ یعنی بقول سکندر سہراب میو کے کہ:۔

"ٹھاڈا کی سرداری اے"

میو تنظیمات کونسل کو اصل مقصد میو تنظیمات کا بانی اور دیگر اراکین لو رہنمائی فراہم کرنو اور ان کا مقصد کا حصول میں ان کو پیش آن والی مشکلات میں ان کی ساہتا کرنو، آپس میں ان کو رابطہ بحال راکھنو اور اتحاد و بھائی چارہ کی فضا قائم رکھنو ہو۔ پھر ان تمام تنظیمات ن نے لے کے قوم کا مشترکہ مفادات اور مقاصد کی طرف بڑھنو ہو۔ ہونو تو ای چہیے ہو کہ میو تنظیمات کونسل اپنا زیر سایہ غیر رجسٹرڈ تنظیمن نے قائل کرتی کہ وے پہلے تحریری طور پہ تنظیم کو مقصد اور لائحہ عمل تیار کراں اور اپنا آپ اے رجسٹر کرواواں اپر کئی برس بیت جان کے باوجود نہ تو کوئی تنظیم یا کام کے مارے راضی کری گئی اور نہ خود میو تنظیمات کونسل اپنا وجود اے رجسٹر کرواسکی۔ جب ہم طویل مدت گزرنا کے بعد بی **مصلحتن** کو شکار رہنگا تو پھر سدھار کیسے لایو جاسکے ہے۔

اب بی میو تنظیمات کونسل اے کچھ اصلاحات کرنی چہیاں کہ سب سو پہلے تو میو تنظیمات کونسل اپنا آپ اے رجسٹر کرواوے، اپنا مقاصد اور دستور العمل تحریری طور پہ تمام میو تنظیمن لو دیو جائے، طے ہونو چہیے کہ یا کونسل کو ڈھانچہ کیسے بنے گو، کون کون یا کی سربراہی اور رکنیت حاصل کر سکا ہاں، یا کو سربراہ کیسے منتخب ہوئے گو اور کتنی مدت کے مارے ہوئے گو وغیرہ وغیرہ۔ یا کام کے بعد میو تنظیمات کا کرتا دھرتا لوگ قائل کرا جاواں کہ وے اپنی اپنی تنظیم اے رجسٹر کرواواں۔

حافظ سلمان صاحب کو ای اعتراض بی بالکل درست ہے کہ ہمارا لوگ اچھو کام کرنیاں کو ہلہ شیری بی نہ دیواں اور کچھ تو کہا دینگا۔ سماجی، اصلاحی، فلاحی، سیاسی، ادبی اور ثقافتی کام کرنیان میں بہتر اور اچھو کام کرن والان کی باقاعدہ حوصلہ افزائی ہونی چہیے اور ای کام بی میو تنظیمات کونسل کا کرن کو ہے، ہر سال ہر تنظیم کی کارکردگی جانچی جاوے اور وا کے مطابق بہتر کارکردگی پہ تنظیم کا کار مختار اور تنظیم کی حوصلہ افزائی کری جانی چاہیے۔

ہماری میو قوم کو ایک بڑو المیہ یو ہے کہ ہمارا قول و فعل میں تضاد پایو جاوے ہے خاص طور پہ جہیز جیسا سنجیدہ مسئلہ پہ بی ہم لوگن میں اتفاق نہ ہے۔ اب تو ہمارا واڑی اپنا بیٹان کا رشتہ کرتی ہلیاں باقاعدہ جہیز مانگا ہاں اور کار کے بنا رشتہ کرنوں اچھو نہ سمجھا ہاں جب کہ ایسا بی ٹھونڈا ہاں جو اپنا بیٹان کے مارے جہیز میں کار لے چکا رہواں ہاں اپر تقریبات میں اسٹیج پہ بٹھایا جاواں ہاں اور وے مائک پہ جہیز کے خلاف لمبی لمبی تقریر نے کراہاں ای دو رخی خصلت کائی بی طریاں سراہی نہ جاسکے۔

صدائے میو ہمارے مارے ایک قومی اخبار کی سی حیثیت راکھے ہے، سو یا سو فائدو اٹھانوں چہیے اور ایسا ماں باپ تلاش کر کے قوم کے سامنے سراہا جاناں چاہیے ہاں جنن نے اپنا بیٹان کا بیاہ میں کسائیں بی قسم کا لالچ سو ہٹ کے گاڑی اور بھاری بھرکم جہیز لین سو صاف انکار کرو۔ وے لالچی لوگ بی قوم کے سامنے لایا جاناں چہیے ہاں جنن نے بیٹی والا سو مانگ کے بھاری بھرکم جہیز بی لیو اور چھوٹی بڑی گاڑی کی ڈیمانڈ بی ڈھٹائی سو بیٹی والا کے آگے رکھی۔

میر اواڑی بنیادی طور پہ جذباتی اور انا پرست یا خود پرست لوگ ہاں، بات کا بھلا یا برا ہونا کی جانچ کرے بنا اپنی انا اور اپنی پسند اے مقدم راکھا ہاں اور یہی بات غلط ہے۔ اچھی بات سراہی جانی چہیے اور بری بات یا برا کام پہ مثبت اور اصلاحی تنقید کری جانی چہیے۔ ہم نے جے ایک قوم کی طریاں اپنی اچھی شناخت بنانی ہے، قوم کی حیثیت سو ترقی کرنی ہے اور دنیا میں کوئی مقام بنانوں ہے تو اپنی اپنی انا اور ذاتی مفادات چھوڑ کے ایک پلیٹ فارم پہ اکٹھو ہونو پڑے گو، اپنی اندر برداشت پیدا کرنی ہوئے گی، قوم کی بھلائی اور اجتماعی مفادات اور تشخص کے مارے کھوا سو کھوو ملا کے کام کرنو ہوئے گو، دنیائے پتو چلے کہ ہم اپنا پرکھن کا اصلی وارث ہاں اور ان کی میراث آپسی بھائی چارہ اور دھرتی کی آن پہ کٹ مرن والا ہاں، ہم میو دلی بسان والا ہاں نہ کہ دلی اے اجاڑنے والا اور جینا کا یائی طریقہ میں قومن کی ترقی کو راز ہے۔

رولومت ماٹی قبرن کی بھولومت ان کا افکار
مٹ جاؤ گا نوں مت بھٹکو ہو کے ٹولی ٹولی یار

جوائنٹ فیملی سسٹم

آف دی ریکارڈ
متین قیصر ندیم میو
(احمد پور سیال)
mateenqaiser1977@gmail.com
03006821668

برصغیر پاک و ہند میں جوائنٹ فیملی سسٹم کا رواج ہے، والدین اور شادی شدہ بچے ایک ہی گھر میں رہتے ہیں جہاں اس سسٹم کے کچھ فوائد ہیں وہیں بہت سے نقصانات بھی ہیں اگر خاندان کے بزرگ سمجھ دار ہوں اور بچوں کو جوڑ کر رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہوں تو مسائل کم ہوتے ہیں۔ جوائنٹ فیملی میں گھر کے کام بانٹ کر کئے جاتے ہیں، یوں خواتین اور مردوں پر کام کا بوجھ کم ہو جاتا ہے ایسے ہی اخراجات بھی کم ہوتے ہیں۔ بڑوں کی موجودگی میں بچوں کی تعلیم و تربیت میں آسانی ہوتی ہے۔ کام کرنے والے والدین بچوں کو رشتے داروں کے پاس چھوڑ کر بے فکری سے نوکری کر سکتے ہیں۔ آیا کا خرچہ بھی بچ جاتا ہے لیکن جہاں خاندان کے بزرگ نا سمجھی سے کام لیتے ہیں گھر سازشوں کی آماجگاہ بن جاتے ہیں۔ بچے کسی قسم کی تربیت کی بجائے غلط اقدار و افعال سیکھنے لگتے ہیں۔ اخراجات اور ذمہ داریوں کی مناسب اور منصفانہ تقسیم نہ ہونے کے باعث لڑائی جھگڑے بڑھتے ہیں اور سب سے بڑی بات بچے کسی قریبی رشتے دار کے جسمانی استحصال کا شکار ہو کر کئی قسم کے نفسیاتی عارضوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

چونکہ ایک مسلمان کے لیے اسلام نے ہر کام میں رہنمائی کر دی ہے اور ہمارا یقین ہے کہ اسلامی طرز زندگی میں ہی ہماری بقاء و آسانی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوہر کے ان رشتہ داروں کو تنبیہ کی ہے جو بیوی کے لئے نامحرم ہیں۔ عورت کے لئے اپنے سسرال میں سے کسی کے ساتھ تنہا رہنا جائز نہیں سوائے ان کے جو اس قدر کم عمر ہوں کہ اس کو اس بات کا خوف نہ ہو کہ وہ اس کو فتنہ میں ڈالیں گے یا اس کے لالچ میں آئیں گے۔ شوہر کو اپنی بیوی کو ایسی رہائش فراہم کرنا چاہیے جو اسے نامحرم کی نظروں سے چھپائے جہاں وہ خود مختار ہو، جو اسے گرم سرد موسم سے بچائے۔ شوہر کی استطاعت کے مطابقت یہ کرائے کا یا خریدا گیا ایک کمرے، کچن باتھ روم کا اپارٹمنٹ بھی ہو سکتا ہے اور گھر بھی۔ بیوی نے نکاح نامے میں کسی بڑے گھر کی شرط لکھوائی ہو جس پر مرد راضی ہو چکا ہو۔ مرد کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اسے اپنے گھر والوں کے ساتھ رہنے یا کھانے پینے پر مجبور کرے۔ اگر مطلقہ بیوی کے لیے قیام و طعام واجب ہے تو اس سے بھی زیادہ مناسب ہے کہ شادی شدہ کے لیے رہائش فراہم کی جائے اس بنا پر شوہر کے لیے جائز ہے کہ وہ بیوی کو گھر کے کسی ایسے کمرے میں ٹھہرائے جس کی اپنی سہولتیں ہوں بشرطیکہ بلوغت کو پہنچنے والے کسی غیر محرم کے ساتھ فتنہ یا خلوت نہ ہو۔ شوہر کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ بیوی کو گھر میں ان کے لیے کام کرنے یا ان کے ساتھ کھانے پینے پر مجبور کرے۔ اگر وہ اسے اپنے خاندان سے بالکل الگ رہائش فراہم کرنے کے قابل ہے تو یہ بہتر ہوگا لیکن اگر اس کے والدین بوڑھے ہیں اور انہیں اس کی ضرورت ہے اور ان کے پاس ان کی خدمت کرنے کے لیے کوئی اور نہیں ہے اور وہ واحد طریقہ ہے کہ وہ خدمت کر سکتا ہے۔ وہ ان کے ساتھ رہے اس صورت میں بیوی صبر سے کام لے اور اپنے شوہر کو خوش کرنے کی کوشش کریں اور اس کی عزت اور اس کے خاندان کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں حتی الامکان مدد کرے۔

شوہر کے بارے میں ضروری ہے کہ وہ ان امور میں اس کی اطاعت کرے جو صحیح اور مناسب ہوں۔ سسرال میں سے کسی کے لیے بہو کی اجازت کے بغیر اس کے کے کمرے میں داخل ہونا جائز نہی سوائے شوہر کے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بارے میں کہ ''دیور موت ہے''، اس کا مطلب یہ ہے کہ دیور جیٹھ کے بارے میں کسی اور سے زیادہ خوف ہے اور اس سے برائی کی توقع کی جا سکتی ہے اور فتنہ زیادہ ہے۔ انہیں یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ بہو کو ان چیزوں میں سے کوئی بھی کرنے پر مجبور کریں جیسے کہ کھانا پکانا، کس طرح کپڑے پہننا یا دوسری چیزیں جیسے کام کرنا اور پڑھانا وغیرہ جب تک کہ وہ مشورے اور حسن سلوک سے نہ ہو۔ سسرال کے لیے اس میں دخل اندازی جائز نہیں۔ شوہر کی اپنے والدین سے ملاقاتیں ضرورت کی بنیاد پر ہونی چاہئیں۔ اس کے والدین کے ساتھ کچھ ایسا ہو سکتا ہے جس کی وجہ سے ان کے بیٹے کو ان کی عیادت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جیسے کہ بیماری وغیرہ شوہر کو اس پر توجہ دینا ہوگی۔ ان کے لیے بیوی اور شوہر کے نجی معاملات میں دخل اندازی کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر وہ شوہر کو اس بات پر راضی کریں کہ وہ سیر پر نہ نکلیں اور وہ بیوی کو گھر میں رہنے کو کہے تو اپنے شوہر کی بات مانیں، صبر سے کام لیں اور ثواب حاصل کریں۔

بیوی کو اپنے خاندان سے ملنے کے لیے ان میں سے کسی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے، یہ ان کا حق نہیں ہے۔ اسے صرف اپنے شوہر سے اجازت لینا ہوگی اور اگر وہ بیوی کو اجازت دے تو سسرال میں سے کسی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

دوسری طرف اگر ہم والدین کی خدمت کے حوالے سے اسلام کے احکام کا جائزہ لیں تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شریعت نے والدین کی خدمت میں بیٹے اور بیٹی کی کوئی تشخیص نہیں رکھی یا کوئی ایسا حکم موجود ہو کہ شادی شدہ بیٹی کے اوپر سے والدین کی خدمت کا حق ختم ہو جاتا ہے۔ جیسا یہ فرض بیٹے پر عائد ہے ویسا ہی بیٹی پر بھی خواہ وہ شادی شدہ ہو۔ یہ اور بات ہے کہ بیٹی اور بیٹے کے حالات ایک جیسے نہیں ہوتے، بیٹے کے پاس اس سعادت کو حاصل کرنے کے مواقع بیٹی کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہوتے ہیں کیونکہ بیٹی شادی کے بعد اپنے شوہر کی اور اپنے گھریلو حالات کی پابند ہوتی ہے اور شریعت میں اس کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ یہ خدمت ہر عورت اپنے اپنے حالات کے مطابق کرے گی۔ اگر تو وہ دوسرے ملک یا شہر میں رہتی ہے تو اس کے لیے روز روز آنا ممکن نہیں ہوگا، وہ اپنے والدین کو فون کر سکتی ہے، اگر وہ ضرورت مند ہیں تو ان کی مالی مدد کر سکتی ہے۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ والدین کو عموماً بیٹوں کے مقابلے میں بیٹیوں سے زیادہ جذباتی وابستگی محسوس ہوتی ہے تو بیٹیوں کو اپنے گھریلو حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس حوالے سے اپنی ذمہ داری یاد رکھنا چاہیے۔

چراغ سے چراغ بدل گیا.. بیٹی بہو کا گھر بدل گیا
گھر بدلہ رواج نہ بدلہ.... نہ ماں بدلی نہ ساس

ہمارے معاشرے میں زیادہ تر خاندان جوائنٹ فیملی سے وابستہ ہیں خواتین کو سب سے زیادہ مسئلہ اس طرز زندگی سے ہے۔ بزرگ والدین جن کی گھر میں حیثیت ساس سسر کی ہے اصل میں سربراہ ہوتے ہیں ان کی کل وقتی مصروفیت گھر میں موجودگی ہر کام ہر معاملے میں اپنی رائے کا اظہار کرنا اور فوائد و نقصان کی اپنے تجربے اور اپنے گئے وقت کے مطابق نتائج مرتب کرنا۔ اگر خیر سے نندیں اور دیور بھی موجود ہوں تو پھر پوری فرنٹ لائن فوج کے ہوتے امن وسکون کیسا؟ لاڈلا دلارا پسندیدہ بھائی بیٹا شادی سے پہلے دنیا جہان کی ساری اعلیٰ و ارفع خصوصیات کا حامل اکلوتی شخصیت ہوتا ہے ماں باپ کا فرماں بردار، بہن بھائیوں کا چہیتا شادی کے بعد رن مرید گمراہ اور جادو کے اثر میں آجاتا ہے شادی کے بعد دنیا بدلی بھائی بدلہ چڑیل ڈائن نے قابو کرلیا۔ دیکھیں بہو کے آنے سے نندیں کام کاج چھوڑ دیتی ہیں بہو آگئی ہے ساس سسر کی طبیعت مسلسل خراب ہو جاتی ہے جیسے شاید یہ زندگی کے آخری دن گزار رہے ہوں۔ بہو اپنے ماں باپ کا گھر چھوڑ کر نئے گھر کے طریقوں اور طرز پر غور کر رہی ہوتی ہے اس پر کڑی نظر رکھی جاتی ہے اس کے اٹھنے بیٹھنے کھانے پینے اور بولنے پہننے پر بولیاں شروع ہو جاتی ہیں ساس اور نندیں سارے دن اشاروں کی زبان سے بہت کچھ کہنے لگ جاتی ہیں نئی نویلی بہو کو اتنے افراد میں ایڈجسٹ ہونے اور سمجھنے میں کچھ وقت درکا ہوتا ہے جو شاید ہی کسی قسمت والی کو میسر آئے۔ جوائنٹ فیملی اور چھوٹا سا گھر جس میں میاں بیوی کو آپس میں بولنے کچھ کہنے کی آزادی نہ ہو پرائیویسی نہ ہو وہ اپنی پریشانیاں اور سارے دن کی روداد بھی نہ سنا سکے۔ اپنے دکھ درد اپنے جیون ساتھی کو نہ بتا سکے گھومتی آنکھیں چلتے پھرتے کردار دائیں بائیں موجود ہوں۔ وہ اگر اپنی ماں بہن کو اپنے احساسات بتا کر مشورہ مانگے تو مداخلت کے الزام سے زندگی اجیرن بنا دی جاتی ہے۔

بعض اوقات تو میاں بیوی اپنے ذاتی مسائل کو بھی ڈسکس نہی کر سکتے۔ تعطیلات کے ایام میں نندن کے درجن بھر بچے، گھر میں افراتفری شور شرابہ ہجوم کا ہجوم ذہنی سکون غارت مالی بوجھ اوپر سے بچوں کے لڑائی جھگڑے چیزوں کا ٹوٹنا۔ نت نئی فرمائشیں بہو کی آزادی اور گھریلو معاملات میں خواہ مخواہ کی ٹوکا ٹوکی ساس کی بڑبڑاہٹ شام کو شکایتی پنچایت کا انعقاد۔ ازدواجی دوری ان دیکھی دیوار بن کر رشتے میں دڑار ڈال دیتی ہے ذہنی ٹنشن سرد مہری ازدواجی تعلقات کی رسی کو جلانے لگتی ہے میاں بیوی میں انجانے فاصلے، وسوسے اور خواہشات کا خون بظاہر خوش باش مگر اندر کی دوری مرد کو گھر سے دور بے راہ روی کا شکار کر دیتی ہے اسی فسٹریشن میں خواتین سے بھی غلطیاں ہو جاتی ہیں حیرت کی بات ہے دانا اور زیرک تجربہ کار بزرگ بھی اس صورت حال کو بھانپ ہی نہی پاتے بات لڑائی جھگڑے علیحدگی خلع طلاق پر پہنچ جاتی ہے گھر کے افراد دوست احباب رشتے دار اور بچے بھی اس ناسور کی تباہی سے انجان ہوتے ہیں اکلوتا واش روم درجن بھر افراد۔۔۔۔ بیچاری کیا کرے شرم وحیا انجانا پن اور نئے افراد کا سامنا۔۔۔ شوہر کو یہ بات سمجھنی چاہیے اور اس کا حل بھی نکالنا چاہیے۔ اس بات سے آگے کا سوچیں ہمارے دور میں اسطرح ہوتا تھا وقت بدل گیا، اقدار بدل گئے، طور بدل گیے، طریقے بدل گیے۔ بعض گھروں واش روم بنتا ہے صحن میں اس میں بھی بہت سے مسئلے ہیں اٹیچ واش روم وقت کی ضرورت ہے جی ہاں جوائنٹ فیملی سسٹم کے فوائد بھی ہیں بزرگ موجود ہوتے ہیں دکھ سکھ میں ان کا تجربہ کام۔ آتا ہے گھر سے بے فکری ہوتی ہے ماں باپ موجود ہیں دیور موجود ہے نندیں ہیں سب رشتوں کا اپنا مقام ہے احساس ہے کردار ہے خوبصورتی ہے بہو کو گھر کا فرد سمجھیں بیٹی مانیں۔ اسکو وقت دیں رہنمائی کریں۔ گھر بسانے میں کردار ادا کریں اجاڑنے میں نہی۔ سائباں بنیں مالی بنیں گلستاں میں پھول کھلائیں کانٹوں کو راہ سے ہٹائیں اپنے بھلے وقت کا موازنہ آج کے دور سے نہ کریں۔ بیٹے کو تقسیم نہ کریں مساوات کرنے دیں متوازن میانہ روی ہی رشتوں کی خوبصورتی ہے۔ جوائنٹ سسٹم کے خوف سے، رشتوں کے بگاڑ سے گھر برباد ہوتے ہیں خاندان آپس میں دست و گریباں ہوتے ہیں دشمنیاں بڑھتی ہیں سسٹم برا نہی ہوتا اسکو چلانے والے غلط ہوتے ہیں اپنی مرضی کا رزلٹ چاہتے ہیں بھائی بھی محترم۔ بیٹا بھی محترم والدین بھی محترم بہنیں بھی محترم جی ہاں مگر بہو بیوی بھی تو محترم یہ بھی تو مانیں سب ٹھیک ہوگا نہ تعلیم غلط نہ رشتے غلط نہ گھر غلط صرف ہمارے رویے غلط جو تباہی کا موجب ہیں رویے قابل اصلاح بھی ہیں۔ آپ کی بیٹی کسی اور گھر کی بہو بنے گی کیا آپ کا نظریہ بدلے گا جوائی اچھا ہو تو احساس رکھتا ہے خاندانی آدمی ہے بیوی کا حق دیتا ہے بیٹا یہ سب کرے تو رن مرید۔ تعویزوں کا اثر، بہو نے ورغلا لیا سسرالیوں کے اثر میں چلتا ہے دہرا معیار کیوں؟؟؟ سوچ بدلیے رشتے خوبصورت ہو جائیں گے گھر اور گھر کا ماحول دلکش ہو جائے گا۔

جو چہرے پہ سجائے رکھتے ہیں ہنسی کی کرن
نہ جانے روح میں کتنے شگاف رکھتے ہیں

E-mail:
sada.e.mayo@mail.com

300-2481227

ماہنامہ صدائے میو

میئو ایمپلائز ڈیٹا فارم

محکمہ/ادارہ

ضلع

عہدہ/سکیل

نام: ______ ولدیت: ______

تعلیم: ______ گوت: ______

ڈیوٹی کہاں ہے؟: ______ گھر کے کل افراد: ______

کونسی میو تنظیم کے کام کو پسند کرتے ہیں؟ ______ فیملی کے ووٹوں کی تعداد: ______

کیا گھر میں مادری زبان میواتی بولی جاتی ہے؟ ______

رابطہ/واٹس ایپ نمبرز: ______

ایڈریس: ______

بچوں کی تعلیمی صورتحال کی تفصیل؟

ڈیٹا فارم پُر کر کے 0300-2481227 پر واٹس ایپ کریں/ آپکا ڈیٹا ہمارے پاس امانت ہے اس لئے کسی سے شیئر نہیں کیا جائیگا

قارئین کی محفل

ایڈیٹر کی ڈاک میں قارئین کھل کر اپنی رائے اظہار کر سکتے ہیں لیکن ان کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری ہے

میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری خوش آئند ہے، راؤ غلام محمد میو

محترم حافظ سلمان صاحب! آپ لوگ برادری کے اجتماعی مفاد کیلئے جو کام کر رہے ہیں اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ مختلف پروگرامز کے بعد آپ کی طرف سے میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کی شروعات خوش آئند ہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ کام بہت پہلے ہو جانا چاہئے تھا لیکن اسکا کریڈیٹ بھی شاید آپ کے حصے میں آنا تھا اسی لئے کسی اور نے اس طرف توجہ نہیں تھی۔ اس کام میں ہم سے جو بھی ہو سکا ضرور کرینگے۔

منجانب، راؤ غلام محمد میو (ڈپٹی کوارڈی نیٹر: میو تنظیمات کونسل) اسلام آباد

راؤ صاحب! عزت افزائی کا بہت شکریہ۔ سر جی بہت سے کام ایسے ہیں جنہیں کرنے کی ضرورت ہے لیکن سب ہی لوگ خودنمائی میں مصروف ہیں اس لئے ضروری کاموں کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں دے رہا۔

میو کالج اور میو ہسپتال کی باتیں کب تک سننی پڑیں گی، عرفان میو

محترم حافظ سلمان بھائی! جون کے صدائے میو میں میو فیڈریشن کے چیئرمین حاجی غلام رسول میو کا انٹرویو پڑھا۔ ان کی ساری ہی باتیں بہت اچھی لگیں لیکن یہ سمجھ نہیں آتا کہ ہمیں میو کالج اور میو ہسپتال کی باتیں کب تک سننی پڑیں گی آج تک ان پروجیکٹ پر سوائے باتوں کے کچھ بھی ہوتا ہوا نہیں دیکھا۔ سنا ہے برادری کے کئی پلاٹ تو بیچ دیئے گئے ان حالات میں لوگ کس طرح کسی کے بھی ساتھ تعاون کیلئے تیار ہونگے۔

آپکا بھائی، محمد عرفان میو (کورنگی ڈھائی نمبر) کراچی

عرفان بھائی! ہمارا المیہ تو یہی ہے کہ ہم باتیں ہی کرتے ہیں عملی کام کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں دیتا۔ باقی حاجی غلام رسول اچھے انسان ہیں دیکھتے ہیں میو ہسپتال کی تعمیر پر وہ اپنی باتوں کو عملی جامہ کب پہنائیں گے۔

چوہدری احسن رضا اور راشد خاں قوم کا فخر ہیں، شگفتہ وسیم

محترم بھائی حافظ صاحب! صدائے میو کے واٹس ایپ گروپ میں ممبر پنجاب اسمبلی چوہدری احسن رضا خاں اور ممبر سندھ اسمبلی راشد خاں میو ایڈووکیٹ کی اسمبلی کے اجلاسوں میں تقاریر سننے کو ملیں۔ ماشاءاللہ وہ اجتماعی مسائل پر جس دبنگ انداز میں بات کرتے ہیں ایسا پہلے کبھی نہیں دیکھا حالانہ پہلے بھی بہت سے لوگ اسمبلی کے ممبر رہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں چوہدری احسن رضا خاں میو اور راشد خاں میو ہماری قوم کا فخر ہیں۔

آپکی بہن، شگفتہ وسیم میو (پرانا کاہنہ) لاہور

شگفتہ بہن! آپ کی بات بجا ہے چوہدری احسن رضا خاں اور ایڈووکیٹ راشد خاں اسمبلی میں جس طرح عوام کے مسائل پر تقاریر کر رہے ہیں اس کی مثال سابقہ میو نمائندوں میں نہیں ملتی۔

تربیتی کنونشن تمام میو تنظیمات کو کرنے چاہئیں، عزیز الرحمٰن

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! پاکستان صدائے میو فورم کی طرف سے مری میں تین روزہ تربیتی کنونشن کے بارے میں جان کر خوشی ہوئی۔ تربیتی کنونشن برادری کی تمام تنظیموں کو کرنے چاہئیں تاکہ سب فضولیات سے نکل کر بامقصد کام کی طرف توجہ دیں۔ ہم نے دیکھا کہ بہت سی تنظیموں کے عہدداران کو ہی علم نہیں کہ ہماری کیا ذمہ داری ہے اور ہمیں اجتماعی مفاد کے لئے کس طرح کام کرنا چاہئے۔ ذہن سازی وقت کی اہم ضرورت ہے۔

آپکا بھائی، عزیز الرحمٰن میو (جلالپور بائی پاس) شجاع آباد

عزیز الرحمٰن بھائی! تربیت اور ذہن سازی کی طرف سنجیدہ لوگ ہی توجہ دیتے ہیں جن کے مقاصد ہی واضح نہیں وہ تربیت اور ذہن سازی کی اہمیت کو کیسے سمجھ سکتے ہیں بحرحال سب کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

ایمپلائز کا ڈیٹا سرکاری ملازمین تک ہی محدود کیوں؟ اختر میو

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! ایک دوست کی زبانی معلوم ہوا کہ صدائے میو کی طرف سے سرکاری میو ایمپلائز کا ڈیٹا جمع کیا جا رہا ہے جو کہ بہت اچھی بات ہے لیکن یہ کام سرکاری ملازمین تک ہی محدود کیوں ہے بہت سے ایسے پرائیویٹ ادارے بھی ہیں جو نیم سرکاری ہیں اور انکا پوری دنیا میں نام بھی ہے۔ اگر مناسب سمجھیں تو سرکاری اداروں کے ملازمین کے ساتھ مشہور پرائیویٹ کمپنیز کے ملازمین کو بھی شامل ضرور کریں۔

منجانب، چوہدری اختر علی میو (شالیمار ٹاؤن) لاہور

چوہدری صاحب! ہم آپ کی بات سے اتفاق کرتے ہیں اور اس بارے میں مشاورت بھی کی جا رہی ہے اور بہت سے پرائیویٹ اداروں کے ملازمین اپنا ڈیٹا بھی بجھوا رہے ہیں امید ہی آپ کے مشورے پر عمل کیا جائیگا۔

صدائے میو کی پندرہ سالہ محنت قابل ستائش ہے، مریم عمر

محترم سلمان بھائی! کالج کی چھٹیوں کی وجہ سے پہلی بار جون کے صدائے میو کا ایک ایک لفظ پڑھا غالباً یہ سالگرہ ایڈیشن تھا۔ صدائے میو میگزین کے بارے میں قیس چودھری اور آپ کے مضامین پڑھے تو معلوم ہوا کہ آپ لوگوں نے سلسلے کو جاری رکھنے کیلئے کتنی محنت کی ہے۔ ماشاءاللہ آپ لوگوں کی محنت اور آپ پر اعتماد کر کے سالہا سال سے کسی بھی مد میں آپ کے ساتھ تعاون کرنے والے قابل ستائش ہیں۔ اللہ آپ کو مزید ہمت عطاء فرمائے۔

آپ کی بہن، مریم عمر (موضع منہالہ) لاہور

مریم بہن! ہماری کوشش کی حوصلہ افزائی کرنے کا بہت شکریہ۔ بس ہمارے لئے دعا کرتی رہا کریں کہ اللہ ہمیں ایسے ہی اپنا کام کرنے کی توفیق اور ہمت سے نوازتا رہے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

احمد پور سیال کے چوہدری کنول خان میو وفات پا گئے

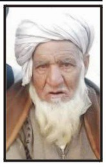

احمد پور سیال (متین قیصر سے) احمد پور سیال کی نواحی بستی میں چوہدری اقبال میو سبزی والے، محمد عباس میو ہوٹل والے کے والد اور انجینئر وسیم اقبال کے دادا چوہدری کنول خاں میو بڑی والے قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔

سیٹھ عبدالحمید کا بھائی غلام عباس احمد پور سیال میں انتقال کر گئے

احمد پور سیال (رپورٹ / متین قیصر ندیم) احمد پور سیال کے سیٹھ عبدالحمید میو اور ڈاکٹر غلام حسین کے بھائی، عامر عباس اور قیصر عباس کے والد محترم غلام عباس میو قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔

نارووال میں محمد طارق میو واپڈا والے دوران ڈیوٹی وفات پا گئے

نارووال (نمائندہ صدائے میو) ڈومالہ نارووال کے نواحی گاؤں کسووالی کے محمد طارق میو واپڈا والے دوران ڈیوٹی ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ نماز جنازہ میں بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

چوہدری اکبر میو جمیلہ سٹی والے کی والدہ محترمہ وفات پا گئیں

شجاع آباد (نمائندہ صدائے میو) صدائے میو شجاع آباد کی رابطہ کمیٹی کے ممبر چوہدری اکبر ملتانی کی والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ جنازہ میں بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

مترانوالی کے چوہدری حرمت خاں میو وفات پا گئے

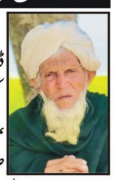

ڈسکہ (نمائندہ صدائے میو) ڈسکہ کے نواحی قصبہ مترانوالی کے کوٹ محمد خاں کے چوہدری نصیر میو، چوہدری محمد رفیق اور چوہدری محمد صدیق کے والد چوہدری حرمت خاں میو قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔

نشتر ہسپتال والے جمشید میو کے والد اختر میو انتقال کر گئے

ملتان (نمائندہ صدائے میو) جمشید میو نشتر ہسپتال ملتان والے کے والد محترم چوہدری اختر میو قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ کوٹھے والا چوک میں ہونیوالے جنازہ میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

چوہدری انور دیوکھارا کے چوہدری ممکن خاں میو وفات پا گئے

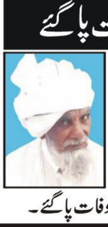

قصور (نمائندہ صدائے میو) چوہدری انور خاں میو دیوکھارا والے کے والد محترم، چوہدری شکیل انور اور ڈاکٹر عاطف انور میو کے دادا جان چوہدری ممکن خاں قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔

بزمِ ادب

میواتی گجل

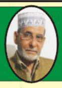

سکندر سہراب میو (لاہور)

کھوے کچھ اور کرے اور کچھ ایسا کو اِتبار کہا
جو منہ دیکھا ٹیکا گاڑھے ایسا یار کو پیار کہا
اب جا کا کوٹھی میں باسا اب جو کار میں گھومے ہے
موئے ملے تو پوچھوں واسو پیار بی ہے بوپار کہا
دل ہارے تو نیند نہ آواں دل جیتے تو دنیا جائے
مِیت پیت کا کھیل نیارا جیت کہا اور ہار کہا
میں سُونی سیڑک سُو ہٹ کے کِیکر نیچے بیٹھو ہوں
جو آوے سو موہے دیکھے میں بی ہوں اَخبار کہا
تیری چاہت کا جادل میں سوتا ساہاں پھوٹ پڑا

واکو رستو روک سکے گی ماٹی کی دیوار کہا
موسی چُپ چُپ ڈولاں یہ بی نا بولاں نا بات کراں
موسنگ تیرا کھوج میں نکلی ہاں ہرنن کی ڈار کہا
نا تو بولا چالا ہم سُو، نا آوا نا جاوا ہا
بُھول چوک جے ہو جاوے تو ماف نا ہووے یار کہا
بھری سبھا میں سنجھی نا ہے کائی نے بی بات مری
میرو سارو کرو کرایو جائے گو بے کار کہا
بیچ اَکھاڑے میو جی سائیں سُو لو لگ ری ہے
تیرو رتبو **سمجھنگا** یہ پاپی دنیا دار کہا؟

غزل

ڈاکٹر طاہر شبیر میو (لاہور)

دل سُلگتا ہے تو کب اس کا دُھواں ہوتا ہے
یہ ہے وہ درد جو آنکھوں سے عیاں ہوتا ہے
چھوڑ جاتے ہیں مرے پاس وہ اپنی یادیں
اُن کے جانے سے کہاں درد نہاں ہوتا ہے
چاند اُترا مِرے آنگن میں تو معلو ہوا
چاند سے رات کو روشن یہ جہاں ہوتا ہے

جب بھی ملتا ہے وہ جذبات مچل جاتے ہیں
اُس کو اس بات کا احساس کہاں ہوتا ہے
اُن سے کہنا یونہی اشک بہاتے کیوں ہو؟
جن کے رُخسار پہ اِک سیل رواں ہوتا ہے
لب و رخسار کی تعریف میں کچھ اہلِ سخن
شعر کہتے ہیں جو لفظوں کا زیاں ہوتا ہے

غزل

راؤ کلیم خاں کلیم میو (لاہور)

تمام کیسے ہوئی ہے حیات کس سے کہوں
لگی ہے کیسی مجھے کائنات کس سے کہوں
ہجوم تو ہے بہت، مگر آشنا نہیں کوئی
نہیں ہے دوست کوئی دل کی بات کس سے کہوں
شبِ فراق گذاری ہے کس طرح میں نے

کٹی ہے کیسے اکیلے میں رات کس سے کہوں
وہ جس کی یاد نے بیگانہ کردیا سب سے
کیا نہ اُس نے کبھی التفات کس سے کہوں
کچھ اور مجھ کو نہیں چاہئے زمانے سے
میرے لئے ہے بہت، تیری ذات کس سے کہوں

ماں!

سکندر علی صائم (لیہ)

ماں کی خاموشی!

جب ماں بولنا چھوڑ دے نا، بیٹا
تو سمجھ لو... دعائیں بند ہو گئی ہیں
جب کچن سے خوشبو آنا رُک جائے
تو جان لُو... زندگی سے برکت اُٹھ گئی ہے
وہ صبحیں جو ماں کی آواز سے جیا کرتے تھے

اب الارم بجتا ہے... پر دل نہیں جاگتا
ماں! صرف ایک لفظ نہیں تھی
ماں تو ایک دنیا تھی، جو چلی گئی
وہ چلی گئی لیکن
اب بھی خوابوں میں آ کر کہتی ہے
"بیٹا تھک گیا ہوگا... ذرا آرام کر لے!

نظم

آمنہ بہادر میو (لاہور)

جو محافظ تھے عزتوں کے!
انہی کے ہاتھوں لٹی ہے دنیا
یہ گدھ جو نوچ کر کھا رہے ہیں
تماشا بن کے کھڑی ہے دنیا
ہر اک چہرے پر لبادہ اوڑھے
وفا کے نام پر جھوٹی ہے دنیا

کوئی خون کا پیاسا، کوئی نفس کا پجاری
نجانے کس قدر ڈری ہے دنیا
اب یہاں کسی کو کسی سے نہیں خوف
دلوں میں زبردستی بسی ہے دنیا
یہاں ہر کسی کو ہر کسی سے ہے ڈر
نہ جانے کیسی بدلی ہے دنیا؟

غزا کو حال!

نمبردار گلفام خاں میو (ستھراہ) ڈسکہ

ٹُوئی نہ آنکھن سُو آنسو بہواں ہاں
ان کے بھیتر غزا والا رہوا ہاں
ہری بھری ہے بیرا جا سو یو بغیا
کھیتن کھیتن خون کا دھورا بہواں ہاں
ہر دم اِن پہ بمبّن کی بارش ہوئے
اِک ٹپکا پانی کی وے جو کہوا ہاں

کھلی آنکھن سُو دیکھی جنت اُن نے!
بھوک پیاس کی سختی ہنس ہنس سہواں ہاں
دھرم دین کو نام ہے خالی کاغذ پہ
باتن کی تعمیر تو دِنّوں ڈھواں ہاں
سُرخ سُرح ہے حیدر غزا کو منظر
توپن نیچے بالک بچّہ گھواں ہاں

میواتی گجل

قیوم رضا میواتی (وڈالہ سندھواں) ڈسکہ

سچ کا دیوا بل کے رہواں جھوٹ ہے گپ اندھیرو
جو بپتا میں ساتھ چلے گو اُو ہے جگ میں تیرو

دھن دولت کے پیچھے ہوگا سب کہواں یو میرو میرو
سب کچھ ہین رہے گو قیوم ای جوگی والو پھیرو

حاجی نیاز اینڈ عرفان پٹرولیم

ایک کلومیٹر صوئے آصل ہیر روڈ لاہور

کامیابی کے تین سال مکمل ہونے پر

حاجی نیاز باگھوڑیا | حاجی محمد بوٹا جٹ | حاجی محمد جاوید میو | محمد عرفان جٹ | حاجی ریاض شیر اپوتا | محمد شاہد میو

حاجی نیاز باگھوڑیا شیر اپوتا، حاجی ریاض شیر اپوتا، محمد عرفان جٹ، حاجی جاوید میو، حاجی محمد بوٹا جٹ اور محمد شاہد میو کو

ZOOM

تہہ دل سے **مبارکباد** پیش کرتے ہیں

ZOOM

بحریہ ٹاؤن کراچی میں پلاٹس کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ

نقد و آسان اقساط میں پلاٹ دستیاب ہیں

میو برادری کیلئے خصوصی ڈسکاؤنٹ

پراپرٹی زون

نیز کراچی کے دیگر علاقوں میں بھی پلاٹوں کی خرید وفروخت کا کام کیا جاتا ہے

B-231 الامین ٹاور مڈوے کمرشل B بحریہ ٹاؤن کراچی

لانڈھی، کورنگی میں 120-80-40 گز کے پلاٹ مناسب قیمت میں دستیاب ہیں

CEO **معین اختر میئو**

مرکزی جنرل سیکرٹری: پاکستان تحریک میوات

0322-9221951

صرف 15% ایڈوانس پر 60 ماہ کی آسان اقساط میں پلاٹ حاصل کریں

پتوکی سے چند منٹ کے فاصلے پر

MK DEVELOPERS PROPERTY

تمام تر سہولیات سے آراستہ

پروجیکٹ ایم کے ڈویلپرز

پیراڈائز پارک

ہلہ روڈ پتوکی

تفصیلات کیلئے رابطہ نمبرز

0303-9800777
0309-9830058
0302-9800077
0300-4762013

چیف ایگزیکٹو **مدثر اقبال**

والدین کی نافرمانی

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ سبحانہ وتعالیٰ گناہوں میں سے جس گناہ کو چاہیں معاف فرما دیتے ہیں مگر والدین کی نافرمانی کو معاف نہیں فرماتے بلکہ اس جرم کی سزا مرنے سے پہلے دنیا میں ہی مل جاتی ہے"۔

(مشکاۃ المصابیح 4945)

پاکستان پمپس اینڈ الیکٹرک موٹرز مینوفیکچرز ایسوسی ایشن (پیما) سے منظور شدہ وارنٹی کارڈ

ppemma

نام ہی گارنٹی ہے

R.T.M. 94238

کوالٹی اور معیار میں ہر سال پہلے سے بہتر

رہبر (رجسٹرڈ)

واٹر پمپس اینڈ موٹرز

Achievement Awards

رہبر پمپس کے 50 سال

پروپرائیٹرز حاجی غلام نبی میئو

055-4222620 +92 300 6401996

رہبر انجینئرنگ ورکس گوندلانوالہ روڈ گلہ روبی فین گوجرانوالہ